

وفا کے دیپ

عائشہ جمیل

صبح تقریباً 6 بجے کا وقت ہے

وہ اپنے جاگنگ ٹریک میں رینگ کر ہاتھ کانوں میں ہینڈ فری لگا کر اپنی ہی دھن میں ارگرد سے بے نیاز مگر ایک دم المٹ تھا دیکھنے والا کو یہ گمان گزرتا ہے کہ اس کو اپنے گرد نواح

ہونے والے حرکات کی بالکل خبر نہیں ہے مگر اس کے
دماغ میں کچھ دیر میں ہونی والی میٹنگ چل رہی تھی اور
آنکھیں چاروں طرف ہمیشہ کی طرح جائزہ لینے میں مصروف
تھی وہ روز اس پارک میں آتا تھا 5.6 ہائیٹ اور روزجم
جانے ایکسائیز کی وجہ وہ شاندار پرسنالٹی کا مالک تھا
ڈیپ بلیک آئییز میں اس کی بلا کی کشش تھی جسے کسی
کو اپنے حصار میں جکڑ کرے اور راہ فرار کے تمام راستے بند

کر دے کشادہ پیشانی پر چمکتی پسینے کی بوندیں صاف کرے
وہ جلدی سے اپنے مقرر کردہ روانڈ لگانے کے بعد اب اپنے
گھر کی جانب چل دیا جو اس پارک سے کچھ فاصلے پر تھا اس
کے جانے کے بعد اس پارک کی 2 لڑکیوں نے بھی
ٹھنڈی سانس بھری اور گیٹ کی طرف چلی گی وہ مغرور
شہزادہ ہمیشہ کی طرح نولیفٹ کرانے بعد جا چکا تھا اب

پارک کی رونق نہیں تھی وہ دونوں بھی واپس کی راہ پکڑ کر روز

کی طرح مایوس ہو کر چل دی

#####

اٹھو منا بیٹے 6 بجے گے ہیں اور کتنا سونا ہے پھر کالج "

سے لیٹ ہو جاوگی اور ہمیشہ کی طرح بنا ناشتہ کے جاوگی

کتنی بار سمجھایا صبح کا ناشتہ کتنا ضروری ہوتا ہے انسان کے

لیے مگر تم بات کب مانتی ہو میری رات دیر تک جاگتی اور

"پھر صبح اٹھتی نہیں

فرزانہ بی بی نے اپنی اکلوتی بیٹی کو جاگتے ہوئے بولی

ساتھ ساتھ اس کا کمرہ سمٹنے لگی

اچھا مائے اٹھ جاتی ہوں اب صرف 6 بجے ہیں 10 "

"منٹ اور سونے دیں

اس نے تکیہ منہ پر رکھتے ہوئے بولا

بس کرو منا! اب تم بچی نہیں ہو اٹھ جلدی پھر تمھاری "
تائی می امی ناراض ہوگی کہ میں نے تمہیں بگاڑا ہوا ہے اور
یہ کیا تم کبھی کس نام بلاتی اور کبھی کس نام سے کیا
"خراب عادت ہے یہ تمھاری

وہ اس کے پاس بیٹھی اور اس کے بالوں میں انگلیاں

چلانے لگی

منا نے تکیہ ہٹائے بنا اپنا سر ماں کی گود میں رکھا اور بولی

وہ خوش کب ہوتی ہیں؟ اور آپ میری ماں میری سہیلی "

میرا باپ میرا بھائی می میری بہن میری ہمدرد میری ہم راز

سب ہیں جو مرضی بلاو آپ کو

کسی کو تکلیف ہے میں کیا کروں میری طرف سے سب
بھاڑ میں جائیں میں ایسی ہی ہوں کس کے لیے نہیں
"بدلنا مجھے"

وہ منہ پھلا کر بولی

برى بات اچھى بيٺياں ايسے نهیں بولتى وه هميشه سوچ "

سمجھ کر اور تول کر بولتى هيں اور يه بے کار لفظ کتنى بار منع

"کيا هے نه بولا کرو تم روکتى نهیں هو

چلو جى اب بنده ترواز ساتھ لے کر گھومے هر بات کو "

پهلے تولے پھر بولے حد هے يار اور اس لفظ کچھ برا جس

" نے جانا هے اس نے جانا هے

بہت بری بات دعا کرتے ہیں سب کے لیے اور "
اپنے لیے اللہ سب پ اپنا رحم کرے اور تولنے کا وہ مطلب
نہیں جو تم بول رہی ہو اپنا لہجہ اور الفاظ درست کرو ورنہ
"کبھی بڑی پریشانی ہو جائے گی
وہ اپنی نادان بیٹی کو سمجھاتے ہوئے بولی

اچھا مائے اب بس کریں جیسا آپ بولیں گی میں کروں "

گی بس آپ یہ تائی می امی کے بھوت سے خود بھی ڈرنا

"چھوڑیں اور مجھے بھی ڈرانا بند کریں

وہ بولتے ہوئے اٹھی اور اپنے لمبے براون سلکی بال

سمیٹنے لگی جوڑا بنا کر واش روم کی طرف چلی گی

جب کہ فرازنہ بی بی فقط سر ہلا کر گی

ان کی یہ اکلوتی بیٹی اپنی ہی مرضی کی تھی وہ جتنا اس کو
چپ رہنے کو بولتی تھی وہ اتنا ہی سب سے مقابلہ کرتی تھی

وہ وہاں سے اٹھی اور کچن میں جا کر ناشتہ بنانے لگ گئی یہ
ان کی روز کی ذمہ داری تھی جس کو نبھانے کب سے نبھا
رہی تھی بلا معاوضہ بنا تعریف کے

اس گھر میں اور وہ لوگ موجود تھے مگر یہ ڈیوٹی صرف فرزانہ
بی بی کی تھی جس پر ان کی لاڈلی بیٹی کو ہمیشہ سے چڑ
تھی

#####

وہ ابھی نہا کر آیا تھا دیوار گیر الماری سے اپنا مخصوص ڈریس
نکالا زیب تن کر کے آئی نے کے سامنے کھڑا اپنا بالوں پر
جیل لگا کر نفاست سے سیٹ کرنے کے بعد اپنے چہرے
کو مسیئی چراز کرنے بعد اب وہ اپنے مضبوط کلائی می پر
نہایت خوبصورت گھڑی باندھا رہا تھا بلیک ڈائل کی گھڑی
- اس کے سفید کلائی می پر بڑی بھلی لگ رہی تھی

اچانک فون بجنے پر اس نے بلیو ٹوتھ کان میں لگائی اور
کال کینکٹ کر کے اپنی باقی کی تیاری میں لگ گیا اور
ساتھ انگلش میں کچھ بولنے لگا اور ساتھ ہی خود پر مردان
پرفیوم کا اسپر کر کے ایک بار خود پر تنفیدی نگاہ ڈالی اور
ڈریسر اور سائیڈ ٹیبل سے اپنا وائیٹ کیز اور فائی لز
اٹھا کر روم سے باہر آگیا مستحکم چال چلتا ہوا ناشتے کی ٹیبل
تک آیا جہاں ابھی تک کوئی نہیں آیا تھا نہایت پرسکون

ساناشتہ کر کے ملازم کو اپنے جانے کا بتا کر اپنی جیپ
میں بیٹھا اور اپنی منزل کی طرف چل دیا

#####

وہ نہا کر باہر آئی تو پانی ابھی ابھی اس کے برائون بالوں
سے پانی موتیوں کی مانند ٹپک رہا تھا بھاگم بھاگ اپنی یونفارم

پہنی اور کالج کے لیے تیار ہونے لگی بیگ میں بکس کو جیسے
ٹھونس کر بھرا اور نرم بالوں پر کیچر لگا کر آنکھوں میں فقط
کاجل کی لائی ن لگائی اور ہونٹوں پر ہلکا گلابی گلوں لگا
کر جوگر پہن کر سر کو اچھی طرح دوپٹہ سے کور کیا اور باہر
آگئی۔

جہاں پورا گھرانہ ناشتے کے لیے موجود تھا

اس کی کرسی پر ہمیشہ کی طرح اس کی تائی کی بیٹی
بیٹھی تھی جو اس کو دیکھ کر جل گئی تھی وہ اتنا میک اپ
کرنے کے باوجود منا برابری نہیں کر پا رہی تھی اس کی
گوری رنگت پر برؤ ان بڑی بڑی آنکھیں ستواں ناک اور گلابی
ہونٹوں کسی بھی میک اپ کے محتاج نہیں تھے

اس کو دیکھ کر جہاں کسی کی نظروں میں جلنے اور حسد
آئی تھی وہی کسی نظروں نے اس کے چہرے کا طواف
کیا تھا مگر وہ ہمیشہ کی طرح اپنی موج میں تھی

"اٹھو بھی میری جگہ سے"

وہ اپنا بیگ صوفے پر ڈال کر آئی می اور رنم سے بولی جو
اس کے تایا فرقان کی بیٹی تھی اور اس وقت وہ جان بوجھ
کر منا کی کرسی پر بیٹھی تھی

'تم کہی اور بیٹھ جاو یہ جگہ تمہارے نام تو نہیں'
رنم بالوں کو جھٹک کر ادا سے بولی

بات سنو! میری تم یہ جگہ میری ہے رہی میں روزیہاں "
بیٹھتی ہوں تایا ابو کی ساتھ والی کرسی پر اور رہی نام کی بات
"تو صبر کرو"

وہ بولی اور اپنے بیگ سے پرمنٹ ماکر نکلا اور رخم کو کھڑا
کر کے اس پر اپنا نام لکھا

منال ریحان صدیقی

اب اس پر میرا کیا میرے باپ کا بھی نام لکھا ہے اب "

"کرسی کے پاس بھی مت بھٹکنا ورنہ

وہ اس انگلی دکھا کر بولی

تو سب سے پہلے دانیال کی ہنسی نکلی جس جو وہ اپنی ماں

کے آنکھ دکھانے پر کنٹرول گیا

کیا بد تمیزی ہے صبح صبح روز کا تمہارا تماشہ ہے منال اب "

" تم بڑی ہوگی ہو یہ لڑائی می جھگڑا اچھا لگتا ہے

صالحہ بیگم سے بیٹی کی اتنی بے عزتی برداشت نہیں

ہوئی می

تائی امی! یہ بھی روز میری جگہ پر بیٹھ جاتی ہے اگر "

میں بڑی ہوئی ہوں تو یہ آپ کی لاڈلی بھی بڑی ہوئی

" ہے اس کو بھی سمجھائے کوئی

وہ دوبدو بولی تو صالحہ بیگم کا غصہ عرش پر پہنچتا اس

سے پہلے وہ کچھ کرتی

فرقان صاحب نے بیچ میں بول کر ان کو خاموش کیا

رنم تم بھی کیوں تنگ کرتی ہو بہن کو جانتی وہ ہمیشہ "
سے یہاں میرے پاس بیٹھتی ہے تم ادھر اپنی ماں کے
ساتھ

وہ اخبار سے نظریں ہٹا کر بولے

"ابو آپ نے دیکھا کیا کیا اس نے"
رنم نے کرسی کی طرف اشارہ کیا

"تو بیٹا آپ نے بھی چھوٹی بہن سے غلط بات کی نا"

وہ رنم کو سمجھاتے ہوئے بولے

میری بہن نہیں یہ کزن ہے میرے چاچو کی بیٹی اور "

آپ صرف میرے ابو ہیں بھائی می اس کا ہے نہیں آپ

صرف میرے اور بھائی می کے ابو ہیں یہ آپ کے مرحوم

بھائی کی بیٹی ہے یعنی بیٹیجھی ہے بس آپ اس کے ابو

"نہیں اس کے ابو مرگے ہیں

اور منال کو اس کی یہ بات ایسے لگی جیسے کوئی می اس کو
کنڈچھری سے ذبح کر رہا ہے اس کی برؤان آنکھیں آنسو سے
بھر گی اور وہ جھٹ سے وہاں سے اٹھی اپنا بیگ اٹھا کر گھر
سے باہر چلی گی

ناشتہ لاتی فرازانہ بی بی نے بامشکل خود کو سنبھالا تھا وہ
جانتی تھی ان کی بہادر اور نڈر نظر آنے والی بیٹی کی بس یہی
کمزوری تھی

جب اس کو جاتا دیکھ کر رنم اور اس کی ماں کے کلیجے میں
جیسے ٹھنڈ اتری تھی

فرقان صاحب نے تاسف سے سر ہلایا اور اپنے بیٹے دانیال کو اس کے پیچھے جانا کا بولا جس کا صالحہ بیگم انکار بھی نہ کر سکی وہ فرقان صاحب کے غصے سے باخوبی واقف تھی

وہ روتی ہوئی جا رہی تھی اس اپنے اللہ سے شکایتوں کی لمبی فہرست تھی جس میں سب سے اوپر اس بابا کی دیتھ کی شکایت تھی کہ اللہ نے اس کے بابا کو اس سے بہت

جلدی چھین کر اس پر سب کو ہنسنے اور اس کو رونے کا
موقع دیا تھا یہ اس کی زندگی کا ایسا زخم تھا جس کا کوئی
مرہم کوئی دوا نہیں تھی

وہ رو کر اپنے اللہ سے باتیں کرتی جا رہی تھی کہ سامنے سے
آتی گاڑی نہ دیکھ پائی اور گاڑی کی بریک لگانے کی
آواز پر وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ چیختی تھی قریب تھا کہ وہ

گاڑی اس کو روندھ کر نکل جاتی کسی نے اس کو کیٹھنچ کر
سائیڈ پر کیا تھا اور وہ آنکھیں بند کر کے بے تحاشہ چیخ رہی
تھی

وہ بے تحاشہ چیخ رہی تھی آنکھیں مسلسل بند ہی تھی کافی
دیر تک اس کا چیخنا سن کر اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ

پھیرا اور اس کو لڑکی کو بازو سے پکڑا اور ایک دم سے جھنجھوڑا

اور بلند آواز میں بولا

"خبردار اب اگر تم چیخنی تو ورنہ میں لگاؤں گا ایک"

اس کی آواز سن کر منال نے چیخنا بند کیا اور ایک آنکھ
کھول کر اس کی جانب دیکھا تو جھٹ سے دوسری آنکھ بھی
کھول دی

کیا بات ہے مرنے کے بعد میں جنت میں ہوں اور میرا "
"باڈی گارڈ بھی ہے
وہ اس کو دیکھ کر بولی

اوتے ہلیومس ڈرامہ کوئی ین زندہ ہو تم اسی دنیا میں اور "

"کوئی ی باڈی گارڈ نہیں ہوں میں تمہارا

وہ اپنے بارعب لہجے میں بولا

اچھا مجھے ایک بار تو یہی لگا تھا"

"ویسے لگتے تو باڈی گارڈ ٹائیپ ہی ہو

منال اس کے گرد گھوم کر اس کا جائی زہ لیتے ہوئے بولی

تھی

؟"تمہارا یہ پورشن خالی ہے"

اس نے کنپیٹی کی طرف اشارہ کر کے بولا

جس کا منال نے برا سا منہ بنا کر جواب دیا ابھی وہ کچھ

بولتی سامنے سے آتے ایک فوجی سو بجر کو دکھ کر اس کی

آنکھیں جگنو کی طرح چمکی تھی

واہ جی"

سرپلز ایک سیلفی لے لیں میرے ساتھ "وہ اس کو دیکھ
کر خوشامدی سے بولی

جب وہ ساتھ کھڑے بندے کو دیکھ رہا تھا

جو اس کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

سر، سر پلنز سر! ایک ریکوسٹ ہے سر پلنز ایک سیلفی "
 بنالیں میرے ساتھ پورے کالج نے جل جانا ہے جب
 میں ان کو دکھاؤں گی میری کزن رنم وہ مر جائے گی
 " صدمے سے پلنز پلنز سر یہ میری خواہش پوری کر دیں

وہ ہاتھ جوڑ کر بولی

الہی بخش! پوری کردو اس بے چاری کی خواہش جلا لیے "

یہ اپنے کالج والوں ہو سکتا ہے یہ اس کی آخری خواہش ہو

کیوں آنکھوں کو زبان کا استعمال کم ہے زبان کا زیادہ ہے

محترمہ کا

کسی اور کے مرنے سے پہلے خود ہی شہید نہ ہو جائے اگلی

"گاڑی سے

وہ بول کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

جب کہ منال الہی بخش کے ساتھ خوشی خوشی سیلفی
بنا کر اب الہی بخش سے آٹو گراف لے رہی تھی

اور ساتھ ساتھ اس کی زبان فراٹے سے چل رہی تھی

آپ کتنے اچھے ہیں سر کتنے نائی س ایک وہ بندہ تھا"

ذرا سا گاڑی سے کیا بچایا اتنی باتیں سنادی کہ میں پاگل

ہوں اور آپ کو کیسے بولا میرے ساتھ سیلفی لے لیں اور پتا

نہیں کیا کیا جیسے وہ آپ کا کوئی می بڑا آفیسر ہو بندے کی

شکل اچھی ہو تو چاہیے کہ بات بھی اچھے سے کرے یہ کیا

منہ بنا کر پھرے مجھے دیکھیں میں ہر وقت خوش رہتی ہوں

"جی بھی اتنی پیاری ہوں

وہ اترا کر بولی

"سرٹیل ہے، وہ تو پورا سرٹیل کہی کا ہسنہ"

بول کر منہ بنایا اور الہی بخش سے آؤگراف کی بک لے
اپنے بیگ میں رکھنے لگی اور مسکرا اس کا شکریہ بولی اور اس
کو ہمیشہ اپنے بیگ میں موجود چاکلیٹ سے دو چاکلیٹ نکال
کر دی۔

یہ آپ کے لیے ایک اس سرٹیل کو بھی دے دینا "

"شاید آپ کا باڈی گارڈ ہے

وہ بول کر اپنا بیگ پہننے لگی

وہ سیئٹر ہیں میرے اور ان کا نام میجر روحان ہے جس کو "

آپ بار بار ---- وہ بول کر ایک پل کے لیے روکا

جون ئی پر تو جون ئی پر سینرز بھی ان کی بہت عزت
کرتے ہیں مگر آپ

وہ بول رہا تھا اور منال کے طوطے اڑ گئے مانو سارا خون خشک
ہو گیا مارے شرمندگی کے اپنے ناخن چبانے لگی

جب الہی بخشش کو میجر روحان نے آواز دی

اب آؤ گے الہی بخش یا کوئی می لیٹر لکھنا پڑے گا "

تمہارے نام

"پہلے ہی بہت دیر ہوگی ہے اس ڈرامے میں

"جی، جی سر آیا"

الہی بخش جلدی سے بولا اور اپنے قدم گاڑی کی طرف

بڑھائے

اس کو جاتا دیکھ کر منال ہوش میں آئی جیسے وہ بھاگ
کر ان کی گاڑی تک آئی مگر جب تک میجر روحان نے
گاڑی زن کر کے وہاں سے نکالی

اور وہ پیچھے سے پاؤں چختی رہی گی اور منہ بنا کر بولی "سی

کہا تھا ہے ہی

"سرٹیل

#####

گاڑی میں بیٹھ کر الہی بخش نے اس کو مسکرا کر دیکھا

تو جواب وہ مسکرایا

"لگتا تمہاری کوئی می رشتہ داری تھی اس لڑکی سے"

وہ دھیان سے ڈرائی پو کرتے ہوئے بولا

نہ جی سر جی وہ تو آپ نے بولا تا اس کے ساتھ وہ کیا "

"کہتے ہیں

وہ ذہن پر زور دے کر بولا

"سلیفی"

وہ موڑ کاٹتے ہوئے مختصر سا بولا

ہاں جی وہی"

آپ نے بولا تھا جو وہ بنائی می پھر آئوگراف کا بولی وہ دیا اور

"اس کو آپ کا بتایا

کیا بات ہے تمہاری تم میری ہر بات مناتے ہو اور سیلفی "

کے بعد آؤ گراف بھی دیتے ہو لتا ہے تمہارا تمہاری بیوی کو

"بتانا پڑے گا

وہ سنجیدگی سے بولا

"اور میرا کیا بتایا تم نے اس کو"

نہ سر جی ایسی کوئی ی بات نہیں وہ تو بیٹی کی طرح "
ہے میری او آپ کا یہ بتایا کہ آپ سینیئر ہیں ، میرے ار آپ
"کی بڑی عزت ہے جوین ئی راور سینیئر کے سامنے

وہ بولا

اچھا اور تمہیں یہ سب بتانے کی ضرورت کیوں پیش "
؟"آئی ی پوچھ سکتا ہوں میں

"وہ سر جی"

اس بولنے کے لیے منہ کھولا

چھوڑیں سر جی یہ اس نے دی ایک آپ اور ایک میرے "

لیے "الہی بخش نے اس کے آگے منال کی دی ہوئی

چاکلیٹ کی جو اس نے پکڑی اور الہی بخش کو سوالیہ انداز

میں دیکھنے لگا

"کیا بول رہے تھے تم بتاؤ خاموش کیوں ہو گے تھے"

"جانے دے سر جی نیچی ہی ابھی"

وہ بولا

"پھر بھی کیا بولا تمہاری اس نیچی نے جو تم چھپا رہے ہو"

؟"آپ غصہ تو نہیں کریگے"

"نہیں کرتا یار بول بھی دو اب کیا پھیلیاں بھجھا رہے ہو"

"وہ سمجھی آپ میرے باڈی گارڈ ہو اور بولی"

ہاں یہ تو پتا وہ مجھے بول رہی تھی باڈی گارڈ لگتے ہو"

یہ ان لڑکیوں کا سرحدا پار کی فلم دیکھ کر دماغ خراب

ہو گیا ہے ان کا قصور نہیں ہے

"اچھا اور کیا بولی

اس کی سوئی می وہی اٹکی تھی

"سر جی! وہ بولی"

!"کیا بولی بھی"

"سرٹیل"

وہ ایک دم سے بولا اور سر جھکا گیا

جب روحان نے پہلے نا سمجھی سے سر ہلایا اور ایک دم بریک
لگائی اور الہی بخش کو دیکھا

جو کسی مجرم کی طرح سر جھکا کر بیٹھا تھا

"سرٹیل"

ایک بار خود بول کر اپنا منہ سامنے مرر میں دیکھا اور ہنسنے لگا
ہنستے ہوئے آنکھوں میں پانی آگیا

جب الہی بخش اس کو تعجب سے دیکھنے لگا جو شاید عید کے
عید زبردستی مسکراتا تھا

#####

وہ لوگ ہیڈ کوارٹر آگے تھے جہاں ان کی آج بہت اہم

میٹنگ تھی

اس نے گاڑی روکی اور اتر کر اپنے سینئر آفیسر کے روم

پر ناک کرنے لگا

"یس کم ان"

!"السلام علیکم، سر"

اس سلیوٹ کرنے بعد سلام کیا
وعلیکم السلام ، آؤ شہزادے ! میں تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا "
"آج لیٹ ہو گے خیر تھی ؟ بیٹھو
انہوں نے اس کو چئی ئی پر بیٹھنے کا بولا
سور ی سر ! بس سر خیر تھی وہ ایک چھوٹا سا ایکسڈنٹ "
"ہو گیا تھا"

وہ بولا

کرنل اشفاق نے اس کو باغور دیکھا اور بولا

"لگتا ہے بہت پیارا ایکسڈنٹ تھا آج کا"

"جی سر! میں سمجھا نہیں"

وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا

بات یہ ہے جو ان آج تمہارے چہرے عجیب سی "

مسکراہٹ ہے جو تمہارے چہرے کا پہلے کبھی حصہ نہیں

تھی اور تو اور پہلے تمہارے کپڑے بھی نیٹ کلین ہوتے

"تھے

وہ معنی خیزی سے مسکرائے

؟ "جی کیا سر"

وہ نا سمجھی سے بولا

"کچھ نہیں ہم میٹنگ کرتے ہیں"

باقی کے تمام لوگ ایک ایک کرے ان کے روم میں جمع

ہوتے ہو گے

سب اس کو دیکھتے اور سر نیچے کر کے دبی دبی ہنسی
ہنستے اور کرنل اشفاق کے دیکھنے پر مکمل خاموشی ہو جاتی

بلا آخر دو گھنٹے کی میٹنگ کے بعد وہ باہر نکلے تو اس نے
اپنی کولیگ کو دیکھا جو ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں بار
ادھر ادھر دیکھ رہا تھا

کیا ہوا تجھے احتشام! آج ایسے کیوں بے ہیو کر رہے ہو "
؟" سب جسے مجھے نہیں کوئی می عجبہ دیکھ لیا ہو

"کچھ نہیں تو جا جہاں جانا ہے تجھے "
احتشام اپنی ہنسی کنٹرول کر کے بولا

مجھے کہی نہیں جانا تو بول کیا بات ہے اس طرح کیوں "

" دیکھ رہا ہے مجھے جیسے میرے سینگ نکل آئے ہیں

" سینگ تو نہیں تیرے پوشیدہ چکر ضرور نکل آئے ہیں "

؟ "اب اس کا کیا مطلب"

وہ چڑ کر بولا

تو جا! اگر کہی جانا ہے کوئی ی کال میسج کچھ بھی میں "

" ہوں یہاں سب سنبھال لوں گا تو فکر نہ کر

احتشام اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا

مجھے لگتا ہے تیرا دماغ خراب ہو گیا بھابھی میکیے تو نہیں "

؟" چلی گی

میرا تو دماغ خراب نہیں ہوا اور تیری بھابھی گھر ہی ہے "

پر مجھے لگتا ہے تو اور تیرا دماغ ضرور چل گیا ہے اور

" عنقریب میری بھابھی تیرے گھر آ جائے گی

؟"کیا مطلب کس کی بھا بھی"

، میری بھا بھی، تیری بیوی، یہ لپ اسٹک والی"
مانا بڑا رومانٹک ہے پر اس کو اوپر سے کور تو کر لیتا کسی
کوٹ سے تو اچھا تھا ساروں کو اپنی لو اسٹوری ضرور سنائی
تھی"

احتشام نے اس کے کندھے سے تھوڑا نیچے اشارہ

کر کے بولا

اور خود ہنسنے لگا

اس نے جلدی سے احتشام کی انگلی والی جگہ دیکھا تو اس

کا رنگ ارگیا

تین انگلیوں سے ماتھا مسلنے لگا

اور بولا

یار! جیسا تو سمجھا رہا ہے ویسی بات نہیں ہے وہ تو ایک "

"چھوٹا سا حادثہ تھا

"واہ میرے یار! کیا حادثہ تھا تیرا تو دن بن گیا عیش کر"

وہ آنکھ مار کر بولا اور چلا گیا

جب اس کے جانے کے بعد روحان نے اپنا سر پکڑ لیا اور
سب کی ہنسی اور کرنل اشفاق کی باتیں یاد کر کے غصہ
کرنے لگا

"کیا مصیبت تھی تم تماشا لگوا دیا میرا"

وہ اپنی اسکن کلر کی شرٹ پر لگا لائیٹ پنک لر کی لپ
اسٹک کا نشان دیکھ کر بولا

جو شاید اس کو سڑک سے کھنچتے وقت لگا تھا جب وہ اس
کے سینے سے ٹکرائی می تھی

تمہیں تو میں دیکھ لوں گا مس پلھجڑی آج تم نے حدی "

"ہے آج تک میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا

وہ اپنی پاکٹ سے رومال نکال کر شرٹ سے داغ صاف
کرنے لگا

سر جی! یہ ایسے نہیں جائے گا پانی سے صاف کریں"

"پھر صاف ہوگا

پاس سے گزرتے سوئی پر نے اپنی قیمتی رائے سے نوازا

تمہیں بڑا تجربہ ہے اب تم رہتے تھے مشورہ دینے کے لیے"

"جاؤ یہاں سے اور کام کرو اپنا

وہ جل کر بولا

اور اٹھ کر واش روم کی طرف چلا گیا

آئیے کے سامنے کھڑا ہو کر شرٹ اتاری اور اس کو صاف

کرنے لگا

ساتھ ہی اس کے دماغ میں پھر سے صبح کا واقعہ گھوم گیا

"توبہ ہے کتنی چیختی ہے جھلی لڑکی"

اور پھر الہی بخشش کی بات یاد کر کے اس کے لبوں پر پھر
سے مسکراہٹ دوڑ گئی

"سرٹیل"

یہی بولا تھا اب بتاؤں گا ایک بار مل جاو کیا ہوں اور کیا"
کر سکتا ہوں پھر بتاؤں گا کیسا ہے یہ

"سرٹیل

کیا بات ہے تیری منال! تو نے سچ میں سلیفی لی وہ ایک "

"آرمی والے کے ساتھ

صبا اس کا موبائل دیکھ کر بولی

"یہ تو ہے تجھے پتا ہے ایک بھنڈ ہو گیا ہے مجھے سے "

وہ انگلیاں موڑتے ہوئے بولی

کیا ہوا؟ آج پھر تیری اور اس نک چڑی رنم کی بچی کی "

منہ ماری ہوئی می ہوگی، تجھے کتنا سمجھایا تھا اب ذرا اپنی

زبان کو قابو رکھنا ہم سب نے کالج ٹریپ پر مری جانا ہے

، مگر ناجی وہ منال ہی کیا جو بات سن لے اب وہ تیری

ٹائی می امی کے اور ٹائی می تیری امی تایا ابو کے کان

بھرے گی اور ہم سب نہیں جاسکیں گے لاسٹ ٹائی م کی

"طرح

صبا منہ بنا کر بولی

رنم سے کوئی می بات نہیں ہوئی می جو ہوا تیا ابو کے "

سامنے ہوا ہے تو اس کو دفع کر، میں تجھے بتاوں اب جو ہوا

وہ اس سے بھی برا ہوا ہے تو سن لے تو صدے سے

"مر جائے گی

وہ روہانسی ہو کر بولی

"چل بول اب تو نے کیا کر دیا ہے مس ڈرامہ کوئی یں"

"وہ نا یہ جو بندہ ہے نا سلیفی والا"

"ہاں آگے بھی بولے گی"

یہ نا مجھے صبح کالج آتے ہوئے ملا تھا تب نا میرا ایکسڈنٹ "

"ہونے والا تھا

کیا؟ کیسے؟ پہلے کیوں نہیں بتایا؟ کوئی می چوٹ تو نہیں "

"لگی تجھے ٹھیک تو ہے تو

صبا فکر مندی سے بولی

ہاں میں ٹھیک ہوں اور چوٹ بھی نہیں لگی مجھے بس "

"وہ نا

"!کیا وہ نا آگے تو بول"

"!اس کے ساتھ اس کا سنیئر بھی تھا"

اچھا پھر اس کے ساتھ پک کیوں نہیں بنائی می؟ تو نے "

" اس کے ساتھ بناتی نا

"یار اس نے مجھے گاڑی سے بچایا اور"

اور! کیا پوری بات کرنے کا کیا لے گی کب سے آدھی "

" ادھوری بات کر رہی ہے

صبا تپ کر بولی

یار اس نے مجھے نجانے کیا کیا کہا تو میں غصے ہمیں اس "

"کو سرٹیل بول دیا

"کیا، کیا؟ بولا تو نے"

وہ صدمے سے چلاتے ہوئے بولی

تو نے ایک آرمی آفیسر کو بولا، یہ تیری عقل گھاس چرنے "
گی تھی؟ پاگل ہوگی تھی؟ یا تیری عقل پر پردہ پڑ گیا تھا؟"
وہ صدمے سے نڈھال ہو کر بولی

تجھے کیا ہو گیا تھا یا تو نے کیا کر دیا بولتی تو سوچ سمجھ کر "

"

مجھے کیا پتا؟ الہام ہوا تھا مجھے وہ الہی بخش کا سین ئی رہے '

"پتا ہوتا تو ایسا کرتی

منال منہ ٹیڑھا کر کے بولی

بس کر! رہنے دیں تجھے عادت ہے بنا سوچے سمجھے بولنے "
کی یار لوگ ترستے ہیں آرمی والوں سے ملنے کے لیے اور تو
"ایسا بول کر آگی لعنت ہے تجھ پر

صبا کا صدمہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا

؟" اب بتانا کیا کروں "

وہ بولی

میں کیا بتاؤں سارا قصور تیری زبان کا ہے خندق ہے "

"اس کے آگے

وہ منال کے ہاتھ جھٹک کر بولی

ایسا کرتے ہیں وہ پھر کھی ملا تو سوری بول دوں گی "

"؟کیسا

منال بولی

جیسے وہ تو تیرے لیے پورے شہر کا چکر لگا رہا ہوگا کب "

شہزادی سے ملاقات ہو کب وہ پھر سے اپنے لیے لقب سنے

" اور تو اس پر احسان کرتے ہوئے معافی مانگے

مرجا تو! تیری جیسے دوست نہیں ہونا چاہیے جارہی ہو میں "
"اب بات نہیں کروں گی کبھی تجھ سے

منال خفا خفا سی بولی اور جانے کے لیے کھڑی ہوئی

اچھا روک جایا سوچتے ہیں کچھ اب ایسے تو نا کر میری "
"پیاری دوست ہے تو

صبا اس کے پیچھے آئی می اور اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی

وہ بندہ کیا نام ہے اس کا؟ جس سے تو نے آؤگراف لیا "

تمہا " صبا نے سوچ کر بولا

"الہی بخش "

ہاں وہی اپنی ڈائری چیک کر اس نے کیا لکھا ہے "

؟" کوئی می فون نمبر بھی دیا ہے کیا

" نہیں یہ تو نہیں دیکھا میں نے "

اس نے جلدی سے اپنی ڈائری دیکھی اور منہ بنا کر رکھ دی

وہاں کوئی می نمبر نہیں تھا فقط یہ لکھا ہوا تھا

دنیا مومن کے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے

#####

وہ اپنی شرٹ صاف کر کے پہن کر باہر آیا تو احتشام کے
اب زاہد اور بلال بھی واش روم کے باہر کھڑے تھے اور
اس کو بڑی ہی گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے

کیا ہے؟ کیا مصیبت آگئی ہے؟ جو ایسے میرے سر پر "
"کھڑے ہو

وہ کھا جانے والے انداز میں بولا

یہ تو سب تو بتائیے گا لالے کیا سین ہے "

بڑے ایکسڈنٹ ہو رہے ہیں، بڑی جانیں بچائی می جا رہی ہیں،

بڑی چاکلیٹ تقسیم ہو رہی ہے، اور یہ داغ، کیا کہنے وہ کیا

کہتے بلال؟ "احتشام نے اس کی شرٹ پر ہاتھ رکھ کر بولا

"ہاں داغ تو اچھے ہوتے ہیں"

بلال کو آنکھ مار کر وہ سارے قہقہے لگانے لگے

ہو گیا تمہارا بے ہود مذاق اور یہ سب کیسے پتا چلا تم لوگوں "

؟" کو

وہ ابرو اچک کر بولا

"fb"

"پر نیوز آرہی تھی"

زاہد سنجیدگی سے بولا تو سب اس کو دیکھنے لگے

اس کی بات سمجھ کر آنے پر وہ سب ہنسنے لگے

سیدھے سے بتاؤ تم لوگوں کو یہ سب کس نے بتایا ہے "

؟"

وہ سوچنے لگا

!الہی بخش"

؟ الہی بخش نے بتایا ہے نا

"اس کو تو چھوڑنا نہیں میں نے

وہ وہاں جاتے ہوئے بولا

اس لپ اسٹک والی کو بھی چھوڑنا بڑی جی دار لگتی اور "

! سمجھدار بھی

جس کو تو پہلی نظر میں آگیا کہ تو کیا ہے؟ اور وہ شیر کی
بچی تجھے تیرے منہ پر بول گی سلام ہے اس کی جرات کو
"زاہد نے باقاعدہ سلام دیتے ہوئے بولا

اس نے یہ سب مجھے نہیں الہی بخش کو بولا تھا"
مجھے بولتی تو میں بتاتا، اس کو اب دیکھ ایک بار مل جائے
"پھر بتاؤں گا میں اس کو

وہ منال کا چہرہ یاد کر کے بولا

ارے دوست یہ لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں ، تھوڑی "
 موڈی، تھوڑی لاپرواہ، پر بڑی کیوٹ ہوتی ہیں ، اگر کہی مل
 "جائے تو نرمی سے بات کرنا بہت نازک دل کی ہوتی ہیں
 بلال اس کو سمجھاتے ہوئے بولا

’تجھے بڑا تجربہ ہے لڑکیوں کا خیر ہے تجھے“

روحان بلال کے کندھے پر ہاتھ کھ کر بولا

”تجربہ تو ایک کا ہی ہے ابھی تک مجھے“

وہ شرما کر بولا

تو روحان بھی مسکرائے لگا

اس کو مسکراتے دیکھ کر وہ تینوں "یاہو" بولے

جو لڑکی تجھے پہلی ملاقات میں مسکرانا سیکھا گی ہے وہ "

تجھے کھول کر ہنسا سیکھا دے گی دوست! اس کا ہاتھ

"تھام لے ہمارا تو یہی مشورہ ہے، باقی تیری مرضی

احتشام اس سے بولا تو باقی سب نے اس کے تائی یدی کی

اور روحان سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا

گاڑی میں بیٹھ کر مرر سیٹ کر کے اپنا چہرہ اس میں دیکھا
اور نگاہ سامنے پڑی چاکلیٹ پر گی تو اس کی آنکھیں
جگمگانے لگی

"مس پھلجڑی"

بول کر گاڑی اسٹارٹ کر دی اور گھر کی جانب بڑھا دی

"مائے، مائے کہاں ہیں؟ آپ"

وہ کالج سے آتے ہی اپنی امی کو آواز دینے لگی

کیا بات ہے لڑکی کیا طوفان مچا رکھا ہے؟ آتے ساتھ "

کیوں گھر سر پر اٹھا رکھا ہے کیا ہو گیا ایسا؟ ماں تمہاری کچن

"میں ہوگی

صالحہ بیگم اس کو دیکھے کر بولی

تائی می مجھے پتا ہے میری ماں 24 میں 12 گھنٹے کچن "
میں ہوتی ہیں، یہ اتنا بڑا گھر میں سر پر اٹھا نہیں سکتی، اور
" طوفان میں نہیں آپ کی اولاد مچاتی ہے
وہ دوبدو بولی

بہت بدتمیز ہوتی جا رہی ہو تم دن بادن تمھاری ماں سے "

بات کرنی پڑے گی، لگام ڈالے تمہیں ورنہ پچھتانا پڑے گا،

"ایک دن ناک کٹواو گی

صالحہ بیگم نے اپنے دل کے پھپھو لے پھوڑے

تائی می! آپ میری ٹینشن نہ لے بس اپنی اولاد کی فکر "

کریں میری فکر کے لیے امی اور تایا ابوہیں ویسے آپ کی لاڈلی

نہیں آئی ابھی تک میرا اور اس کا کالج ایک ہی اور وہ
روز لیٹ آتی ہے اس پر کبھی توجہ دیں کون ناک کھواتا

"ہے میں یا وہ"

منال ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے خوفی سے بولی

! منال"

"حد میں رہو اپنی ورنہ میں حشر کردوں گی تمہارا

صالحہ بیگم غیض و غضب ہو کر بولی

وہ اس پر ہاتھ اٹھاتی اس سے پہلے نجانے کہاں سے فرزانہ

بی بی آئی می

"؟ کیا ہو گیا ہے اتنا غصہ کیوں کر رہی ہیں"

وہ اپنے نرم لہجے میں بولی

یہ تم اپنی اس بد زبان لڑکی سے پوچھو اس کا کچھ کرو "
سمجھاؤ اس کو، ورنہ رونا ہے تم کو اس کی وجہ سے ایک

، دن

شوہر تمہارا سر پر نہیں بیٹا اللہ نے دیا نہیں اور بھائی
تمہارا تمہیں پوچھتا نہیں ہمارا ساتھ نہ ہوتا تو کب سے
مرکھپ گی ہوتی تم ماں بیٹی، ہمارا احسان ماننے کے بجائے

زبان چلاتی ہے یہ لڑکی اگر اس کا یہی حال رہا تو کسی نے
"اس کو منہ نہیں لگانا سدا تمہارے سر پر بیٹھی رہے گی

اللہ نہ کرے بھابھی! کیسی باتیں کر رہی ہیں اللہ سب "

"کی بیٹوں کا نصیب اچھا کرے اور میری بیٹی کا بھی

وہ بھرائی می آواز میں بولی

"تائی می آپ کیا کوئی می"

"منال خاموش ہو جاو"

فرزانہ بی بی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو خاموش رہنے

کا بولا

"سوری بولو اپنی تائی می سے"

منال فرزانہ بی بی کی اس فرمائی ش پر منال کے گویا سر
سے لگی اور تلوؤں بجھی

ڈٹی پر ماں جی! میں نے ایسی کوئی بدتمیزی نہیں کی "
جو میں آپ کی جیٹھانی صاحبہ سے معافی مانگوں
" بات انہوں نے شروع کی تھی، اور بھی غلط

وہ بول کر پاؤں چٹکتی ہوئی ی اپنے کمرے کی طرف چلی
گی

دیکھا تم نے فرازہ کتنی بدتمیز ہوگی ہے میں اس کی "
دشمن نہیں ہوں لگے گھر جائے گی تو تنگ ہوگی میری رنم
" بھی ہے اس کو دیکھا ہے تم نے

"جی بھابھی میں سمجھاؤں گی اس کو"

وہ ہلکی س آواز میں بولی

"بہتر بھی یہی ہے"

صالحہ بیگ نخوت سے بول کر وہاں سے چلی گی

اور فرزانہ بی بی ایک بار پھر سے کچن میں چلی گی جہاں

بہت سے کام ان کے منتظر تھے

#####

وہ گھر آیا سارا گھر خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا وہ وہی لاونج میں
صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا سر کو صوفے سے
لگا کر آنکھیں موند لیں اور ٹائی می کی ناٹ ڈھیلی کرنے لگا

؟"کیا بات ہے روحان آج بہت تھک گئے ہو کیا"

حاجرہ خاتون کا نرم سا لہجہ اس کے کانوں سے ٹکرایا تو سیدھا

ہوا

نہیں امی جان ایسی کوئی ی بات نہیں آپ گھر پر ہیں "

" میں سمجھا شاید گھر پر کوئی ی نہیں اتنی خاموشی تھی

نہیں میں تو آج نہیں گی آفس اور بابا تمہارے ابھی "
 آئے نہیں، لائی بہ آج کالج سے جلدی آگی تھی اور شجاع
 " ابھی نہیں آیا

وہ اس کو تفصیل سے سب کا بتانے لگی

اچھا جی لائی بہ کیوں جلدی آگی؟ طبعیت ٹھیک ہے اس "
 "؟ کی اور آپ کیوں نہیں گئیں

وہ چھوٹی بہن کاسن کر تھوڑا پریشان ہو کر بولا

ہاں سب ٹھیک ہے میرا آج موڈ نہیں تھا، اور لائی بہ "

کے کالج نے شاید کوئی می ٹریپ پلان کیا ہے اس کی

تیاری کے چکر میں آج جلدی آگئی ہے اب ذرا مارکیٹ گی

" ہوئی می کچھ سامان لینا تھا

او کے !ٹھیک کب اور کہاں جانا ہے ؟ اس نے اور "

"؟ واپسی کب کی ہے

یہ تو نہیں پتا ابھی میری بات نہیں ہوئی می ایسا کرو "

"شام میں خود پوچھ لینا

وہ بولی

جی ٹھیک ہے میں بات کرو گا اس سے لیکن آپ بھی "
اس کو سمجھا دیں، اکیلے نہیں جانا اس نے شجاع جائے گا
"تو وہ بھی جائے گی ورنہ نہیں

وہ دو ٹوک انداز میں بولا

ہممم بات تو ٹھیک ہے تمہاری بول دوں گی میں اس کو "
"کھانا لگاؤں تمہارے لیے جب تک تم فریش ہو جاؤ

" اوکے ٹھیک ہے آپ کھانا لگائیں میں 10 منٹ تک آیا "

وہ اٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا

اور حاجرہ خاتون اس کے لیے کھانا لگانے لگی

#####

کمرے میں آکر اس نے بیگ ایک طرف پھنکا اور خود بیڈ پر

الٹی لیٹ گی اس کی برائون آنکھیں آنسو سے لبریز تھی

پتا نہیں کیا ملتا ہے ان لوگوں کو دوسروں کی زندگی میں "

دخل دے کر، جب دیکھو ایک ہی بات باپ نہیں،

بھائی می نہیں ہے

زخم پر زخم دیتے ہیں اور اللہ آپ بھی ان کو کچھ نہیں کہتے

"

وہ چھت کی طرف دیکھ کر بولی

اور آتکھ سے گرنے والے آنسو کو جلدی سے صاف کیا
جیسے کوئی می دیکھ لے گا تو اس کی کمزوری جان کر اس کو
مزید پریشان کرے گا

وہ ایسے ہی کافی دیر سے لیٹی اپنے اللہ سے باتیں کر رہی
تھی جب اس کی امی کھانا لے کر آئی
کھانے کی ڈش ایک طرف رکھ کر وہ اس کے پاس آکر بیٹھی
پیارے اس کے سہلانے لگی اور بولی

منا ابھی تک چلنج نہیں کیا تم نے؟ ایسے ہی پڑی ہو نماز "

بھی نہیں پڑھی ہوگی تم نے ابھی تک اٹھو میرا بچہ چلنج کرو

" اور کھانا کھا کر نماز پڑھو پھر بے شک آرام کرنا

مجھے نہیں کھانا اور نہ چلنج کرنا ہے نماز پڑھتی ہوں کچھ "

"دیر تک

وہ سستی سے بولی

برى بات هے بيٲا كھانے سے ناراض نهين هوتے اور تم "

كيوں بءتميزى كرتى هو اپنى تائى مى سے ؟ وه بڑى هين كوئى مى

بات كرتى هين تو برداشت كيا كرو ايسے جواب نه ديا كرو

، اچھى بيٲياں ايسا نهين كرتى اور تم تو ميرى سمجھدار بيٲى هو

"

امی آپ کو نہیں پتا وہ کیسی کیسی باتیں کرتی ہیں "

بندے کے دل کو چھلنی کر دیتی ہیں بار بار یہ طعنہ دیتی

ہے میرے ابو اور بھائی می نہیں ہے، اس میں میرا کیا قصور

جس اللہ نے مجھے بھائی می نہیں دیا وہ ان سے ان کا بیٹا

"چھن بھی سکتا ہے

وہ جل کر بولی

"اللہ نہ کرے"

فرزانہ دہل کے بولی

منا وہ تمہارے تایا کے بڑھاپے کا سہارے ہے کیسے منہ "
کھول کر بول دیتی ہو، تم کچھ تو خیال کیا کرو بولتے ہوئے

"

وہ اس کو سمجھاتے ہوئی می بولی

"بتائی می کرتی ہیں"

وہ خفگی سے بولی

میرا بیٹا برے کے ساتھ برا نہیں بنا جاتا اٹھو شاباش منہ "

دھو کر آؤ پھر میں اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں سے کھانے

"کھلاؤں گی

وہ اس کو لالچ دے کر بولی

"سچی اپنے ہاتھوں سے"
وہ جھٹ سے مسکرا کر بولی

"ہاں"

"ٹھیک ہے پھر"

وہ جلدی سے واش روم میں گی اور جھٹ پٹ منہ دھو کر
چوکرڑی مار اپنی امی کے سامنے بیٹھی اور اپنی ماں کے ہاتھ
سے کھانا کھانے لگی یہ اس کا ہمیشہ کا دستور تھا وہ جھوٹ
موٹ کی ناراض ہو کر یا کبھی ایسے ہی اپنی ماں کے ہاتھ سے
کھانا کھاتی تھی

NOVELNAGRI

روحان ابھی کھانے کی ٹیبل پر آکر بیٹھا تھا کہ شاپنگ بیگ سے لدی پھندی لائی بہ گھر میں داخل ہوئی می اور روحان پر نظر پڑتے ہی وہ چیختی چلاتی ہوئی می اس کے گلے لگ گئی۔ "بھائی می! کتنے دن کے بعد نظر آئے ہیں آپ، یہ کیا بات ہوئی می ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے اتنے اتنے دن نہیں مل سکتے اور کبھی غلطی سے آپ کو باہر دیکھ لیں تو ہمیں آپ سے انجان ہو کر گزرنا پڑتا ہے"

وہ شکوہ کرتے ہوئے بولی

توبہ ہے تم اور تمہاری شکایت اور یہ تم لڑکیاں کتنا چیختی "

؟" ہو گلہ نہیں دکھتا تمہارا

وہ منال کا چہرہ یاد کر کے بولا

؟" کیا چکر ہے بھائی می اور کون چیختی "

وہ آنکھیں گمھا کر بولی

کچھ نہیں، کوئی می نہیں، ویسے ہی تمہارے چیخنے پر بول " "
 رہا تھا اور رہی بات کافی دن نظر نہ آنے کی تو کافی دن
 سے ڈیوٹی ٹائی منگ کا ایشو ہے اور باہر انجان ہونا پڑتا ہے
 میرے بچے میری جاب ہی ایسی ہے بعض بار ہم ایسی
 پوزیشن میں ہوتے ہیں ہمارے ماں باپ کیا ہمارے
 سینئرز بھی ہمیں پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں مگر وہ
 " انڈر گروانڈ سپورٹ کرتے ہیں ہماری

روحان اپنی بہن کو سمجھاتے ہوئے بولا

جی بھائی! صبح کہا آپ نے یہ بات تو ہے اللہ کے بعد "

آپ لوگوں کے بھروسے ہم سکون سے سوتے ہیں کہ جب

"تک آپ لوگ ہو کوئی می ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا

وہ تائی یدی سے بولی

اچھا بتائیں نا میرے علاوہ اور کون تھی جو چیخنی تھی " "

اس کی سوئی می ابھی وہی اٹکی ہوئی می تھی

" لائی بہ۔۔۔۔۔ ایک بار بولا ہے کوئی می نہیں تھی "

وہ اپنے بارعب موڈ میں آتے ہوئے بولا

برى بات بيٺا بھائی مي کو تنگ نهیں ڪرو چلو جاو منہ ھاتھ "

"دھو ڪر آؤ ڪھانا ڪھاتے ھیں

حاجره خاتون نے اس کو ڏپتے ھوئے ڪھا

تو لائي به منہ بناتے ھوئے اٿھ ڪي

- جب تڪ شجاع نے زندگي سے بھرپور انداز ميں سلام ڪيا

اور بڑے بھیا کو دیکھ بھاگ کر بغیر ہوا

، کیا بات ہے چاند زمین پر ہے ، اور بھائی می کیا حال ہیں "

فٹ ہیں ، آپ نے آج ہمارے غریب خانے پر کیسے رونق

"بخشتی وجہ جان سکتا بھائی می جانی

وہ چچی رپر بیٹھتے ہوئے بولا

ہاں آج جلدی فری ہو گیا تھا، مجھے تم سے ضروری بات "

"کرنی تھی

"جی حکم کریں بھائی می جان حاضر ہے آپ کے لیے"

وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر بولا

شجاع! سیدھے طریقے سے بات سنو میری لائی بہ نے "
کالج ٹریپ پر جانا ہے، تم اس کے ساتھ جاو گے سمجھے
"میری بات کو، کوئی می اور پلان نہیں کرو گے تم

یار بھائی می یہ کیا بات ہوئی می پورا گروپ ہے ان کا، "
دوسری کلاس کی بچی تو نہیں ہے جو میں اس کا باڈی
گارد بن کر جاؤں گا اب بڑی ہے

وہ خود کو سنبھال سکتی ہے میرے اپنے کچھ پلانز ہیں

"مجھے بھی انجوائے کرنا ہے"

وہ چڑچڑے انداز میں بولا

بول لیا تم نے یا کچھ اور بولنا ہے پہلی بات وہ اب "

دوسری کلاس کی بچی نہیں جیسی اس کو ہماری زیادہ

ضرورت ہے، وہ اب بڑی ہے جوان بہنوں کی حفاظت زیادہ

کرنی پڑتی ہے اور پورا گروپ ہو بے شک، مگر جو بات
تمہارے ساتھ ہونے کی ہے وہ کسی اور کی نہیں
اور رہا تمہارا پلان اس کے لیے عمر پڑی ہے پھر کبھی پورا
کر لینا میرے بھائی می اپنی بہن کے لیے کبھی کسی پر
اعتبار نہیں کرنا، یاد رکھنا ہمیشہ یہ بات اور عورت ذات
ہمیشہ کمزور ہے اپنی حفاظت کے معاملہ میں اس کو پہلے

باپ، پھر بھائی، پھر شوہر، بیٹے کے تحفظ میں رہنا
" ضروری ہے "

وہ شجاع کو سمجھاتے ہوئے بولا

اللہ نہ کرے کبھی ہم اپنی انجوامٹ کر چکر میں اپنی بہن "

کو تنہا کر دیں، اور پھر اس کو ہمیں اتنا بھاری نقصان اٹھانا

"پڑے کہ نہ جی سکیں اور نہ مر سکیں

وہ شجاع کو سکے کا دوسرا رخ دکھاتے ہوئے بولا

اللہ نہ کرے بھائی کی کبھی کسی کی بہن کے ساتھ ایسا "

"کچھ ہو

وہ دہل کر بولا

دیکھو شجاع بہن بیٹی قیمتی خزانے کی طرح ہوتی ہیں ان " کی حفاظت ہمیں خود کرنی ہوتی ہے ، یہ بہن بیٹی ہماری ذمہ داری ہوتی ہیں ، ان کی ذمہ داری سے اگر کوتاہی برتنا ہے کوئی می تو اس کا بڑا بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے " ان کو میرے بھائی می

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا
جی بھائی می سمجھ گیا آپ فکر نہ کریں میں لائی بہ کے "
"ساتھ جاؤں گا اس کی پوری حفاظت کروں گا

لائی بہ کو آتا دیکھ وہ دونوں خاموش ہو گے

؟"تم کب آئے شجاع"

لائی بہ نے چھوٹے بھائی می کو دیکھا اور اور اس ہائی می

فائی می کیا

ابھی آیا ہوں چڑیل "وہ اس منہ چڑاتے ہوئے بولا"

"دیکھے بھیا یہ کیسے مجھے چڑیل بولتا شجاع کا بچہ"

وہ روحان سے شکایت کرتے ہوئے بولی

بہت بری بات ہے شجاع چھوٹی بہن کو ایسے نہیں کہتے۔"

اور لائی بہ تم بھی کیا شجاع کا نام لیتی بھائی می بولا کرو بڑا
"ہے تم سے"

بھیا اس لنگور----- کو بھائی می بولوں آپ بھی کمال "

"کرتے ہیں

وہ ہنستے ہوئے بولی

شجاع نے اس کی پونی ٹیل کیخچھی

"تم ہو ہی چڑیل "

"بھیا دیکھیں اس کو"

"چلو اب بس کرو تم دونوں اور خاموشی سے کھانا کھاؤ"

وہ ان دونوں کو ڈپتے ہوئے بولا

وہ ایک دوسرے کو منہ چڑاتے ہوئے کھانا کھانے لگے

#####

وہ بے دلی سے بیٹھی کھانا کھا رہی تھی جب اس کو فرزانہ

بی بی نے ٹوکا

؟'منا کیا ہے ایسے اداس کیوں ہو"

کھانا بھی اچھے سے نہیں کھا رہی

کوئی ی بات نہیں وہ تائی ی ہیں تمھاری برادشت کرلیا
کرو ان کی بات کچھ نہیں ہوگا، دیکھنا ایک دن بہت اچھے
دن آجائی یں گے تمھارے پاس ایک مضبوط سہارا ہوگا
، تمھاری اپنی فیملی ہوگی، تمھارا اپنا گھر ہوگا، جہاں تم اپنی
مرضی سے رہو گی اپنی مرضی سے اپنا گھر سجاو گی
"دیکھنا میری بچی ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا
وہ بولتے ہوئے ایک پل کے لئے خاموش ہوئی پھر بولی

اور میں اور تمہارے تایا ابو تو ہیں تمہارے ساتھ تمہارے "

"تایا کتنا خیال کرتے ہیں تمہارا

وہ منال کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی

امی جب سے میں نے ابو کو کھویا ہے نا، ایک خلا ہے "

جو میری زندگی میں اس کو کوئی ی پر نہیں کر سکتا اور تایا ابو
بے شک بہت خیال کرتے ہیں، میرا اور بہت پیارا کرتے
ہیں مگر امی وہ رنم اور دانیال کے ابو ہیں، میرے نہیں
--- اور کیا پتا ایسا کوئی ی شخص میری زندگی میں آتا ہے
بھی کہ نہیں؟ کیا وہ کبھی میرا سہارا بن سکے گا؟ نہیں جو
ہے نہیں میں اس کے بارے میں نہیں سوچ سکتی کیونکہ

میں جو بھی سوچتی ہوں وہ کبھی پورا نہیں ہوتا میں اپنا
، معاملہ اللہ پاک کے سپرد کرتی ہوں
وہ سب سے اچھا کرنے والے ہے میرے لیے جتنا وہ
"اچھا کرے اتنا کوئی می بھی نہیں
وہ آنسو صاف کرتے ہوئے نم آنکھوں سے مسکرا کر بولی

جب میری پیاری بیٹی اتنی سمجھ دار ہے تو پریشان کیوں "

ہوتی ہے؟ جب وہ جانتی ہے کہ اس کی ماں سے بھی بڑھ

کر وہ ذات ہے جو ستر ماؤں سے بڑھ کر پیار کرنے والی

ہے

اور بہتر چاہنے والی ہے، وہ جس کی مرضی کے بنا دنیا کا

ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا

وہ چاہیے تو ایک پل میں یہ کائنات سمٹ جائے پہاڑ ریزہ
ریزہ ہو جائیں، سمندر ٹہر جائے اور دریاؤں کی روانی تھم
جائے آسمان پھٹ جائے، اور سب کو زمین اپنے اندر سمو
لے وہ ذات کبھی بھی کچھ بھی کر سکتی، اس کے بس
کن کہنے کی دیر ہوتی ہے پھر فیکون میں بدلنے کی دیر نہیں
لگتی، وہ ذات کریم ان شاء اللہ کسی بہت اچھے اور
مضبوط انسان کو میری اس پیاری سی چڑیا کا محافظ بنائے

گا، اور وہ میری پیاری سی بیٹی کا بہت خیال رکھے گا ہمیشہ
"خوش رکھے گا ان شاء اللہ"

بول کر انہوں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اس کے
بال سنوار کر اس کو کھانا کھلانے لگی

منال اپنے کالج کی باتیں کرنے لگی

#####

وہ سب کالج جمع تھے، ہر کوئی می اپنی کلاس کے گروپ
کے ساتھ اپنی اپنی وین میں بیٹھے رہے تھے جب منال اپنی
دوست صبا کے ساتھ روٹ سے اتر کر بھاگتی ہیں کالج

میں انٹر ہوئی می اور سامنے دیوار سے ٹکرائی می اس کی
آنکھوں کے تارے ناچنے لگے

ہائے میں مرگی --- اب میں مری کیسے جاؤں گی "
؟ ابھی میں نے اس دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے ؟ میرے اللہ
"کچھ تو مہلت ملتی مری سے گھوم آتی
وہ آنکھیں بند کیے مسلسل بول رہی تھی

جب اس کو بازوؤں سے پکڑ کر کسی نے اس کو جھنجھوڑا تھا

اوتے ہیلو ہوش میں آؤ کیا بولے جارہی ہو کب سے "

"آنکھیں کھولو اپنی، زندہ ہو تم جھلی لڑکی

سامنے والے نے اپنے دینگ لہجہ میں بولا تو منال نے

جھٹ سے آنکھیں کھول دی اور زور سے چیخنی ساتھ کھڑی

صباؑ اور کچھ فاصلہ پر کھڑے لائی بہ اور شجاع اس کے
ایک دم چیخنے سے ڈر گے

سرٹیل"

؟"تم یہاں

وہ ایک دم سے بولی اور کچھ یاد آنے پر فوراً اپنے منہ پر
ہاتھ رکھ لیا

روحان نے اس کو ایک دم سے چھوڑا
ذرا تمیز نہیں تمہیں کسی سے کیسے بات کرتے ہیں؟ لگتا "
ماں باپ نے بہت ڈھیل دی ہوئی می مجال ہے جو تمیز چھو
کر بھی گزری ہو بابا کی پری کو
بندہ تمہارے باپ سے ملے اور ان کو بولے کہ تھوڑی سی
"تمیز سکھائے اس بدتمیز لڑکی کو

وہ ایک بار پھر اس کے منہ سے وہ لفظ اپنے لیے سن کر
ہتھ سے اکھڑ گیا تھا حد تو یہ تھی اب کی بار اس کو اس
کے چھوٹے بھائی می بہن کے سامنے نواز گیا تھا جس کو
اس کو بہت برا لگا تھا

وہ اس کچھ بولنے لگی تھی پر اس کی بات سن کر اس کی
آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا باپ کے نام پر خود بخود اس
کی آنکھیں نم ہو جاتی تھی
جبھی اس کی برؤان آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں
جو بہت ہی اٹریکٹ کر رہی تھی روحان کو

وہ اس کچھ بولتا صباء نے جھٹ سے "سوری" بول کر

منال کا ہاتھ پکڑا اور وین میں سوار ہوگی

جب اس کے پیچھے سے لائی بہ اور شجاع آئے اور لائی بہ

نے اپنے بھائی کی کو دیکھا جو اس وقت بھی وین کی طرف

دیکھ رہا تھا جہاں وہ ابھی اپنی دوست کے ساتھ وین میں گی

تھی

بھائی می! آپ کو کس عقل مند نے مشورہ دیا تھا کہ "

- اس مس فائی ر سے پنگا لیں

پورے کالج کے لڑکے کیا لڑکیاں اس سے بات کرنے سے

- پہلے دس بار سوچتے ہیں

اور آپ سیدھا اس کے باپ تک پہنچ گے اب آپ کی خیر

نہیں ضرورت سے زیادہ سر پھر می ہے وہ

کسی سے ڈرنے والی نہیں
لڑکیاں ڈر کر بات کرتی ہیں تو سوچے لڑکوں کو کیسے ہٹ
"لسٹ پر رکھتی ہوگی
شجاع نے اس کی خوبی گنوائی

میری چھوڑوں اپنی بتاؤ کتنی بار اس مس فائر سے مار "
؟" کھائی می ہے میرے بھائی می نے

بھائی مجھے تو کبھی کچھ نہیں کہا بس آپ کے لیے "
تھوڑا فکر مند ہو کیونکہ وہ بدلہ ضرور لیتی ہے ایسے نہیں
"چھوڑتی کسی کو

؟" تمہیں بڑا پتا ہے اس کا خیر تو ہے نا کیا چکر ہے "
روحان شجاع کو بغور دیکھا اور بولا

جی بھائی می خیر ہی ہے بس پورا کالج جانتا ہے اس کو "
بڑی دبنگ لڑکی ہے پڑھائی می میں فرسٹ کھیل کود میں
نمبر ون اور باقی کی اکیویٹی تو ادھواری مانی جاتی ہے اس
" کے بنا گانا پوچھیں مت کیسا گاتی ہے کمال کا

لاسٹ منتھ اس کو بیوٹی آف دی ائی پر کا ایورڈ ملا تھا " "

کالج کی طرف سے بھیا لائی بہ نے بھی اپنا حصہ ڈالا

اچھا تمہارا کالج یہ ہی سب کچھ کراتا ہے بس پڑھائی می "

"کا تو نام نہیں

روحان بولا

نہیں یہ تو فرسٹ آتی ہے بتایا تو تھا منال رتھان صدیقی "

"کے بارے میں

لائی بہ نے اس کا پوا نام لے کر بتایا کیونکہ وہ لوگ گھر

میں منال کی ذہانت اور خوبصورتی اور اس کے مضبوط

کردار کی بہت بات کرتے تھے

"اچھا تو یہ منال رتھان صدیقی ہے"

روحان نے اس کا پورا نام دہرایا

"جی بھائی می یہی تو ون اینڈ اونلی منال رتھان صدیقی"

لائی بہ خوش دلی سے بولی

اچھا اب سب چھوڑ تم لوگ اور جلدی سے وین میں بیٹھو "

- اور تم لائی بہ کہی بھی تنہا نہیں جاو گی

اور شجاع تم بہن کا پورا خیال کرنا اوکے میں بھی چلتا

" ہوں مجھے بھی نکلنا ہے اب بہت دیر ہوگی ہے

وہ شجاع کو گلے مل کر اور لائی بہ کو ایک سائیڈ سے مل

کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلا گیا

اس کے جانے کے بعد شجاع اور لائی بہ بھی وین میں
اپنی جگہ پر بیٹھ گئے

کچھ دیر بعد ساری وینز اپنے اپنے سفر کی جانب چل پڑی
یہ سفر منال کی زندگی میں بہت سے سی بدیلیاں لانے
والا تھا۔

جسے وہ انجان تھی کانوں میں ہینڈ فری لگائے اپنا فون پر وہ

اپنا فیورٹ سونگ سننے میں بڑی تھی

جو تیرے سنگ لاگی پریت مو ہے "

روح بار بار تیرا نام لے

کہ رب سے مانگی یہی دعا

تو ہاتھوں کی لیکریں تمھام لے

چپ ہیں

باتیں دل کیسے بیان میں کروں

تو ہی کہ دے وہ جو بات میں کہہ نہ سکوں

کہ سنگ تیرے پانیوں سا پانیوں سا بہتا رہوں

تو سنتی رہی

میں کہا نہیں سی کہتا رہوں

کہ سنگ تیرے بادلوں سا اڑتا رہوں

تیرے ایک اشارے پہ

"تیری اوڑ موڑتا رہوں

او او او او

یہ ایک بہت خوبصورت نظارہ تھا۔ بلند پہاڑ ہر طرف ہریالی
اور موسم بھی ہی شاندار تھا رات میں شاید بارش ہوئی می
تھی ہلکی سی خنکی تھی جو بہت خوشگوار لگ رہا تھا
وہ سب اپنے بیگ گھسٹتے ہوئے ہوٹل میں داخل ہوئے
جہاں چار چار لڑکیوں اور چار چار لڑکوں کا گروپ بنا کر ان کو
رومز دیے گئے تھے

منال کا گروپ صبا اور رنم کا تھا چوتھی لڑکی کے بارے

میں وہ نہیں جانتی تھی

تب لائی بہ مسکراتی ہوئی می روم میں داخل ہوئی می اور

ہشاش ہشاش لہجے میں سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا

گائی ز میں لائی بہ ہوں اور آپ کے ساتھ روم شئی یر "

"کرنے والی ہوں"

"ویلکم مائی ڈیئر"

منال نے مسکرا کر اس کو بولا

چلو جی! تم دونوں کم تھیں جو یہ بھی یہاں آگی کالج "

والوں بھی بھیڑ بکریوں کی طرح ایک روم میں چارچار لوگ بھر

"دیے ہیں کوئی می پرائیویسی ہی نہیں

رنم نے ناک منہ چڑا کر بولا

اگر تمہیں اتنی ہی پرائی یو لسی چاہیے تو الگ روم لے لو جاکر "

"؟" اپنے لیے ہم تو بہت خوش ہیں ایسے کیوں صبا

منال نے صبا کو دیکھ کر بولا

"بالکل بہت مزہ آئے گا ایک ساتھ"

وہ بھی لائی بہ کو دیکھ مسکرا کر بولی

مرو تم لوگ یہاں میں جارہی ہوں اپنے لیے الگ روم "

"لینے"

وہ بال جھٹک کر وہاں سے چلی گی

منال اور صبا ے کندھے اچکائے

اس کو اتنی پراوہلم کیوں ہو رہی ہے؟ میں تو پرنسپل کے "

"کہنے پر آئی تھی

لائی بہ بولی

تم اس کو چھوڑو آؤ اور اپنا سامان رکھو اس کو عادت ہے "

"۔ اس طرح کرنے کی یہ ایسی ہی ہے

منال بیڈ پر بیٹھ کر بولی

بہت تھک گی ہوں میں تو اب کچھ دیر سوتی ہوں تم "

؟۔ " لوگوں کا کیا ارادہ ہے

منال نے ان دونوں کو دیکھ کر بولا

- "میں تو پہلے نہاؤں گی پھر کچھ کھانا کھاؤں گی"

صبا نے اپنا پلان بتایا

اور میں پہلے بھائی می کو دیکھوں گی ان کو کون سا روم ملا
ہے"

لائی بہ بیگ رکھتے ہوئے بولی

"اچھا اور وہ کون تھا؟ جو تم دونوں کو ڈراپ کرنے آیا تھا"

صبا نے ترچھی نظر سے منال کو دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ میرے بڑے بھائی می ہیں میجر روحان " وہ زیر لب "

مسکرا کر بولی اور منال کو دیکھنے لگی

بظاہر سوتی منال نے تکیہ اٹھا کر اپنے منہ پر رکھا اور اپنی
خفت مٹانے کی ناکام سی کوشش کی اور ایک بار پھر

میں بدبوائی

”سرٹیل“

#####

وہ نہایت ہے چاک وچابند بیٹھا ارد گرد کے نظارے دیکھ

رہا تھا

ساتھ والی سیٹ پر الہی بخش بڑی مہارت سے گاڑی چلا

رہا تھا جبکہ پیچھلی سیٹ پر احتشام اور بلال دونوں فون میں

کسی گیم میں مگن تھے

روحان کی فون کی مسج ٹون نے سب کا دھیان بھٹکایا

روحان نے فون اپنی پاکٹ سے نکلا اور میسج دیکھ کر دھیمہ سا
مسکرایا میسج لائی بہ نے کیا تھا اپنے خیریت سے پہنچنے کا
کیا بات ہے؟ بڑا فون دیکھ کر مسکرا جا رہا کس کا ایسا میسج "
آیا ہے ہمہیں بھی تو پتا چلے؟" بلال نے جھٹ سے روحان

کا فون جھپٹا

کیا بکواس ہے یہ ادھر دو میرا فون بہن کا میسج ہے "

"میری

وہ بیک ٹرن ہوا اور بلال سے فون مانگا

جو اس نے بروقت پیچھ کر لیا

صبر رکھ دیکھنے تو ذرا تیری بہن ہماری بہن ہے یا اگر یہ "

میج کسی اور کی بہن کا تو پھر تو تجھ پر نظر رکھنی پڑے گی

"کیوں کہ آج کل تو بڑا خوشگوار رہنے لگا ہے

بلال میج اوپن کر کے پڑھنے لگا

کچھ خاص نہ ہونے پر اس نے فون واپس روحان کو تھا دیا
اور پھر سے اپنے فون کی طرف متوجہ ہو گیا

ہو گیا تیرا شوق پورا، کرلی جاسوسی، ویسے تیرے جیسے "
دوست ہو تو دشمن کی ضرورت نہیں ہوتی، بہت ہی
بے غیرت ہے تجھے ذرا شرم نہیں آئی می مجھے پر شک
"کرتے ہوئے"

روحان بلال کو لتاڑتے ہوئے بولا

لو اور سنو شرٹ پر لپ اسٹک یہ جناب لگائے گھومے "

پورے ہیڈ کواٹر میں اور شرم اور غیرت کا لیکچر میرے لیے

"بچا ہے کمال ہے بھئی

"وہ ایک حادثے تھا تم لوگ فضول میں پیچھے پڑ گے ہو"

وہ چڑ کر بولا

ہمارے ساتھ نہ ہوا ایسا حادثہ، ہمیں تو نہ ملی کبھی "

"چاکلیٹ، تیرے ہی ٹھاٹ ہیں سارے کیوں

"احتشام تجھے ملی کبھی چاکلیٹ "

یار مجھے تو تیری بھابھی دوسری بار چائے نہیں دیتی کسی "

نے چاکلیٹ کیا دینی ہے "احتشام مصنوعی افسردگی سے

بولا تو بلال نے جناتی قمقہ لگایا اور الہی بخش بھی ہنسنے لگا

"اور بولا "احتشام سریہ سب کا سانجھا دکھ ہے

روحان نے نفی میں سر ہلایا
کوئی می حال نہیں تم لوگوں کو کبھی چائے سے آگے "
" نہیں سوچنا

ہاں تجھے چائے کہاں پسند آئے گی؟ چاکلیٹ کا زمانہ ہے "
بھئی می " احتشام اور بلال اس کو بول کر ہنسنے لگے

اب ایک اور بار تم دونوں نے بکواس کی تو دیکھنا کیا کرتا "
ہوں تم دونوں کے ساتھ "روحان نے پیچھے موڑ کر ان
دونوں کو ورائنگ والے انداز میں بولا

جس پراحتشام اور بلال نے اثبات میں سر ہلایا اور منہ پر
انگلی رکھ کر مصعومیت کے لگے پیچھے سارے ریکارڈ توڑے

اور ابھی پلٹا تھا کہ کب سے خاموشی سے سوتے ہوئے
زاہد کی آواز ابھری

”ایک چاکلیٹ کا سوال ہے میجر روحان“
جیسے سنتے ہی ان چاروں کا بے ساختہ فلک شگاف قہقہے
گوںجے اور روحان نے اپنا سر ڈیش بورڈ سے ٹکا دیا تب ہی

اس کی آنکھوں کے سامنے منال کا سراپا لہرایا اس نے
تھک کر آنکھیں موند لیں

#####

"میم مجھے الگ روم چاہیے"
رغم نے اپنی پرنسپل کو بڑی رکھائی سے کہا

”مگر کیوں کیا پروا بلم ہے آپ بتائی یں“

پرنسپل شائی ستہ اپنے نام کی طرح ہی تھی نرم مزاج اور

بہت محبت کرنے والی

میم میرے روم تین اور لڑکیاں بھی ہیں میری پڑی یواسی ”

ڈسٹرب ہوتی ہے اس طرح آپ پلیز میرے الگ روم ارتنج

کرا دیں چار جز میں خود دیکھ لوں گی میں ہوٹل انتظامیہ کے

پاس گی تھی مگر وہ بول رہے آپ کی پریشی کے بنا نہیں
"ہوسکتا"

دیکھو رنم! آپ کو یہاں آنے سے پہلے ہی بتایا گیا تھا کہ "
چار چار لڑکیوں کے گروپ کی صورت میں روم شئی پر کریں
گے اور جہاں تک میرا خیال آپ کی روم میٹ تو آپ کی

بہن اور اس کی دوست صبا ہے اور چوتھی لڑکی لائی بہ وہ

بھی بہت اچھی لڑکی ہے

پھر کیا پروا بلیم ہے آپ کو اور رہا الگ روم تو اس کی ہم

اجازت نہیں دے سکتے کیوں کہ آپ کے والدین نے اتنی

”آپ کو ہماری ذمہ داری پر نبجھا ہے

میم وہ میری بہن نہیں کزن ہے اور رہی بات والدین کی "

تو ان مجھے پر بھروسہ ہے آپ پلیز میرا روم ارتنج کرا دیں

"یا پھر چینج کرا دیں

وہ بدتمیزی سے بولی

دیکھو رنم سب ماں باپ کو اپنی اولاد پر بھروسہ ہوتا ہے پر "

جو باہر درندے ہیں ان کا کچھ پتا نہیں ہوتا اور میں آپ کو

الگ روم کی بلکل اجازت نہیں دوں گی اور چیلنج بھی
نہیں ہو سکتا روم آپ کو ایسے ہی مینج کرنا ہوگا اور رہی بات
منال کی وہ ایک بہت برائی ٹ اسٹوڈنٹ ہے میں نہیں
جانتی آپ کو اس سے کیا پر خاش ہے کزن بہن کی طرح
ہی ہوتی آپ نہیں مانتی تو میں کچھ نہیں کر سکتی اور پناہ
گھریلو جھگڑا گھر چھوڑ کر آنا تھا اگر اتنا مسئی لہ تھا آپ
نہیں آتی ماشاء اللہ سے آپ صاحب حیثیت ہیں الگ سے

اپنا ٹرپ پلان کر لیتی اپنی فیملی کے ساتھ یہاں تماشہ
کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میرے لیے سب بچے ایک
جیسے ہی ہیں میں کسی کی وجہ سے کسی کا دل نہیں دکھنا
"چاہتی اب آپ جا سکتی ہو
میڈیم شائستہ رنم کو سمجھا کر پولی اور کوئی بک
پڑھنے میں مصروف ہوگی

رنم "او کے" بول کر پاؤں چٹختی ہوئی می وہاں سے باہر آگی
اب تم دیکھنا منال میں کیا کرتی ہوں تمہارے ساتھ "
تمہاری وجہ سے مجھے میم کی اتنی باتیں سننی پڑی ہیں اسکا
کفارہ تو تم ہی ادا کروں گی

بس دیکھتی جاو میں کیا کرتی ہوں اس ٹرپ کو تمہاری زندگی
"کایادگار ٹرپ نہ بنایا تو میرا نام رنم نہیں

اس کی آنکھوں سب جلانے کا جنون سوار تھا
یہ سرکاری ریسٹ ہاوس تھا جہاں وہ لوگ ابھی پہنچے تھے
گاڑی روکنے کے بعد روحان اتر اور حسب عادت چاروں طرف
دیکھنے لگا اس کے بعد ایک ایک کمر کے احتشام اور بلال
باہر آگے تھے۔

اور اس کے دائی یں بائی یں کھڑے ہو گے اور اس کے
کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گے، قدرت کے نظارے
دیکھنے لگے

"کیا بات ہے کیا دیکھا جا رہا ہے؟ اس طرح گم ہو کر"

زاہد پیچھے سے آکر بلال اور احتشام کے کندھوں پر ہاتھ رکھ

کر بولا مزید کندھے پر پڑنے پر روحان ایک دم پلٹا تو وہ سب

جو بے دھیانی میں کھڑے تھے ایک پل کے لیے لڑ

کھڑائے مگر جلد سنبھل گئے

کیا مصیبت ہے میرے کندھے ہیں کہ کے ٹو کا پہاڑ "

سب سوار ہوتے جارہے ہو میں یہاں جائی زہ لے رہا تھا

تم سب کیا کھوجنے لگے تھے؟ ان دونوں کی تو سمجھ آتی

ہے احتشام تم تو شرم کرو اتنی اچھی بیوی ہیں تمہاری فضول

حرکتوں میں لگنے سے بہتر ہے

اس کو اپنے یہاں پہنچنے کی اطلاع کرو وہ پریشان ہو رہی ہوگی
"جب تک میں بھی ایک ضروری کال کر کے آتا ہوں

تو کہاں چلا جو ضروری کال کرنی ہیں ہمارے سامنے کر "
"ہمیں بھی تو پتا چلے کیا چل رہا ہے

بلال نے اس کو جاتے ہوئے روکا معنی خیزی سے بولا

تیرا تو دماغ خراب ہے امی کو اور کرنل اشفاق کو کال "
 کرنی ہے پتا نہیں کیا چلتا رہتا ہے تم لوگوں کے دماغ میں

"

روحان نے اپنی صفائی دی

" اچھا تو سب تو ہم سب کے سامنے کال کر "

وہ تینوں اس کے سامنے کھڑے ہوئے

روحان نے اپنی

امی کو کال ملا کر فون اسپکر پر کیا اور ان کو اپنے پیچھے
کیا اطلاع دے کر کرنل اشفاق سے بات کرنے کے بعد
ان کو جتنی نظروں سے دیکھا اور وہاں سے چلا گیا

اس کے جانے کے بعد وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

" " لگتا اس کو روم میں جا کر کال کرے گا

بلال نے پیشگوئی کی

یار مجھے لگتا ہے ایسی کوئی بات نہیں ہوتا تو ہم سے "

" کچھ نہیں چھپاتا

زاہد نے اپنی پرانی دوستی کا بھرم رکھا

نہیں دال میں کچھ کالا ہے پر کیا کچھ سمجھ نہیں آرہی "
یہ بندہ جو بہترین جوک پر بھی نہیں ہنستا ایک لڑکی کی وجہ
سے اس کے چہرے پر مسکان آجاتی ہے کچھ مسنگ
ہیں"

احتشام دور کی کوڑی

لایا

"سر جی میں بتاؤں کچھ"

گاڑی سے سب کے بیگ نکال ان کو ملازم کے حوالے کر

کے الہی بخش ان تینوں سے بولا

جی، جی آپ آئی یں اور اپنی قیمتی رائے سے ہم غریبوں "

"کو نواز کر داد وصول کریں

بلال بولا

سر جی وہ لڑکی روحان صاحب کو نہیں مجھے چاکلیٹ دے "

- کنگی اور بولی تھی

ایک آپ لے لیں اور ایک سر جی کو دینا کا بولا اس کو آٹو
گراف بھی میں نے دیا تھا سر جی نے نہیں اور کال اس
"کو سر کیسے کر سکتے ہیں اس سے اس کا نمبر تو لیا نہیں

!!کیا"

وہ تینوں بیک وقت بولے

نہیں، نہیں!!!!!!" بول کر تینوں نے اپنے سروں پر "

ہاتھ رکھ لیے اور وہی نیچھے بیٹھ گئے

کھڑکی سے ان کو روحان دیکھا اور نفی میں سر ہلا کر وہ بیڈ پر
اوندھے منہ ہو کر لیٹ گیا ابھی آنکھیں بند کی تھی کہ

منال چم سے اس کو نظر آنے لگی اس نے جھٹ سے

آنکھیں کھول دی

پھر کچھ دیر چھت تکتا رہا اور نجانے کب نیند کی وادیوں

میں کھو گیا

#####

میں چلی میں چلی"
دیکھو پیار کی گلی

مجھے روکے نا کوئی
"میں چلی میں چلی

وہ گنگاتے ہوئے باہر جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی

- صباکب سے تیار ہوئی می اس کا انتظار کرہی تھی

؟" جلدی کرو منال اور کتنی دیر لگاؤں گی"

- صبر نہیں ہوتا تم سے مر جاو گی"

کچھ دیر اگر صبر کر لو گی خود تو ہوگی ہو تیار میری باری پر دورہ

"پرٹنا ہوتا ہے تمہیں

وہ اپنی درازپلکوں پر مسکارا لگاتے ہوئے بولی

"اچھا بس صبر کرو بس کا جل لگا لوں پھر چلتی ہوں"

اتنی پیاری آنکھیں ہے تمھاری ان سب کی ضرورت ہے "
بھی نہیں تمہیں پھر کیوں اتنی محنت کر رہی ہو میری جان

"

صبا محبت سے بولی

"نومور بڑنگ صبا آئی می ایم نو بریڈ آئی می ایم گرل اوکے"

وہ مسکراتے ہوئے بولی

"بڑنگ نہیں سچائی می ہے میری پیاری دوست"

صبا محبت سے بولی

ان دونوں کی باتیں سن کر لائی بہ مسکرائی
"لگتا ہے آپ دونوں بہت اچھی دوست ہیں"

ہاں ہم دونوں بچپن کی لکی سچی اور گہری دوست ہیں اگر تم
"چاہو تو تم بھی ہماری دوست بن سکتی ہو
منال نے کھولے دل سے پیش کش کی

ہم لوگ باہر گھومنے جا رہے ہیں تم چاہو تو ہمارے ساتھ "
" چل سکتی ہو

ٹھیک ہے میں چلتی ہوں تمہارے ساتھ بس تھوڑا ویٹ "
"کرو میں ابھی تیار ہو کر آئی
لائی بہ بول کر اٹھی

کچھ دیر بعد وہ بہت پیارے سے پنک کمر کے حجاب میں
جانے کے لیے تیار تھی

؟"تم تیار نہیں ہوئی می"

صبا نے اس کو شفاف چہرہ دیکھا اور بولی

اپنے ہونٹوں پر لب گلوس لگاتی منال نے اس کو ایک نظر
دیکھا مسکرا کر لب گلوس لگانے لگی

میں تیار ہی ہوں اور اگر میک اپ کی بات کر رہی ہو، تو "
جب کوئی می فیمیلی فنکشن ہوتا ہے جہاں لڑکوں کا داخلہ نہ
ہو میں وہاں میک اپ ضرور کر کے جاتی ہوں، اور اگر باہر
جاؤں تو ایسے ہی جاتی ہوں میرے روحان بھائی می کہتے

لڑکیوں کو اپنی حفاظت خود کرنی چاہیے یہ میک اپ کر کے
"باہر جانا اچھی بات نہیں تو میں نہیں کرتی
لائی بہ نے مسکرا کر کہا

آئی نے میں سے لائی بہ کا عکس دیکھتی منال نے اس کے
چہرے کا طمینان دیکھا اور ٹشو سے اپنا لپ گلوں صاف کر دیا
اور دوپٹہ اچھے سے سر پر لیا بیگ شولڈر پر ڈال اور پلٹ کر کہا

"چلو لڑکیوں ہمہیں دیرہورہی ہے"

ہوگی تم تیار مڈیم اور یہ کیا تم نے آج لپ گلوں نہیں "

"لگایا خیر ہے"

صبا نے اس کو دیکھ کر بولا

"میں مکمل تیار ہو چلو دیرہورہی ہے"

وہ اپنی بات پر ڈٹ کر بولی
تو صبا نے کندھے اچکائے اور وہ تینوں باہر جانے لگی
صبا ان دونوں سے ذرا آگے چل رہی تھی جب لائی بہ نے
منال سے بات کرنا شروع کیا

سوری منال! میرا ارادہ تمہارا دل دکھانے کا نہیں تھا ابھی "
ہماری اچھے سے دوستی بھی نہیں ہوئی می اور میں تم یوں
"وہ بات کردی

؟"کون سی بات"

منال چپس کھاتے ہوئے بولی اورپیکٹ لائی بہ کے سامنے
کیا جس میں سے لائی بہ نے دو انگلیوں سے چپس نکالے
کھاتے ہوئے بولی
"وہ میک اپ والی بات"
لائی بہ سر جھکا کر بولی

مجھے تمھاری کوئی ی بات بری نہیں لگی مجھے لگا مجھے نہیں "

لگانا چاہے تو نہیں لگایا، لپ گلوں اور دیکھا جائے تو بات

بھی تمھاری سچی ہے، ہم لڑکیوں کو سمیل

باہر جانا چاہیے مجھے اچھا لگایوں بولنا مجھے تم سے کوئی ی

شکایت نہیں بلکہ تمھاری دوستی پر ناز ہے مجھے پہلے ہی دن

بہت اچھی بات بتائی میں اس پر ہمیشہ عمل کرنے کی

- کوشش کروں گی، اور ہاں مجھے جو بات بری لگتی ہے

میں منہ پر بول دیتی ہوں دل میں نہیں رکھتی اس وہ
سے میں کچھ لوگوں کو بری لگتی ہوں جو دل میں ہوتا ہے

"وہی زبان پر

وہ اپنی خوبی بتا کر مسکائی

تھنکس مجھے گلٹ ہو رہا تھا شاید میری وجہ سے تم ہرٹ "

ہوئی ہو اور اچھی بات ہے ایسے لوگ بہت کم ہوتے

ہیں

جو زبان اور دل کے ایک جیسے ہوں مجھے ایسے لوگ بہت

پسند ہیں

تو بس طے ہیں آج سے پکی والی دوست ہیں ہر مشکل میں

"کام آنے والی

لائی بہ نے مسکرا کر اپنا ہاتھ منال کی طرف بڑھایا
جس کو منال نے خوشدلی سے تمہا اور اس کو گلے لگایا کر

بولی

"آج سے تم میری بہنوں والی سہیلی ہو"

اس کی بات پر وہ دونوں ہنسنے لگی تو صبا ان کی طرف پلٹی
-کیا ہے

بڑا دوستانہ ہو گیا ہے تم دونوں کا اور مجھے دودھ میں سے "

" مکھی کی طرح نکال دیا ہے تم دونوں نے

"نہیں ایسی تو بات نہیں آؤ تم بھی آ جاؤ"

وہ تینوں سرکل میں گول گول گھوم رہی تھی

جب کچھ لڑکے ان کے پاس سیٹی بجا کر گزرے س سے
پہلے منال الرٹ ہوئی می اور پاس پڑا پتھر اٹھا کر اس لڑکے

کی طرف پھینکا وہ وہی گرا

اور باقی کے دو لڑکے اس کو وہی چھوڑ کر بھاگے منال

- ان کے پیچھے بھاگی

جب کہ وہ دونوں اس کو آوازیں دینے لگی

رک جا منحوس ابھی بتاتی ہوں تجھے لڑکیوں کو کیسے سیٹی "
 مارتے ماں بہن نہیں ہے تیرے گھر خبیث انسان تیری
 "تو

اس نے نیچے پڑا کچا پتھر اٹھایا جو کہ چلنی مٹی تھا ایک
 طرح کا وہ اس نے ایک آنکھ بند کر کے مارا اور اس وقت
 اس کو لائی بہ کی آواز آئی وہ پلٹی اور لائی بہ کو دیکھنے لگی

جبکہ اس کا پھنکا ہوا پتھر روحان کی بے داغ سفید شرٹ پر
عجیب ڈیزائن بنا گیا تھا روحان نے ایک نظر اپنی شرٹ اور
ایک نظر منال کو دیکھا اور اس کی طرف جھپٹا

"Whats wrong with you"

پاگل ہو تم یا اندھی نظر نہیں آتا تمہیں کیا حال کیا میری "

! شرٹ کا جب ملتی میری شرٹ کا کباڑہ کرتی تم

دماغ ہے یا بھوسہ بھرا ہے تمہاری کھوپڑی میں جھلی لڑکی "

روحان نے منال کو بازو سے پکڑا اور چلا کر بولا

وہ لوگ اپنے کیسی آفسیر سے ملنے جا رہے تھے جب اس
نے لائی بہ کو سرک کر کھڑا دیکھا تو گاڑی روکوا کر وہ لائی بہ
کے پاس آ رہا تھا

جب اس کو منال کا شاندار نذرانہ اس کی شرٹ پر اپنی
داستان سنا رہا تھا

روحان کو ایک لڑکی پر برستادیکھ کر وہ تینوں جلدی سے نیچے
اترے گاڑی سے مگر روحان کی بات سن کر وہ وہی
کھڑے ہو کر سارے ڈرامے کا مزہ لینے لگے

جبکہ لائی بہ اپنے بھائی می کو پہلی مرتبہ کسی لڑکی سے اس
طرح بات کرتا دیکھ کر اپنی جگہ جم سی گی تھی
صبا کے پکارنے پر وہ ہوش کی دنیا میں آئی

لائی بہ جاو رو کو اپنے بھائی می کو کیا جان لیں گے نیچی "

؟" کی کیا

ہاں، ہاں جاتی ہوں " وہ ہڑ بڑا کر بولی "

بھائی می روک جائی پلیر! منال کی کوئی می غلطی "

نہیں وہ لڑے کے ہمارے ہاس سے سیٹی بجا کر

- گزرے تھے

تو منال نے ان بھگانے کے لیے

" یہ سب کیا اور آپ بیچ میں آگے

جی میں آگیا کیا ضرورت تھی ان کے منہ لگنے کی وہ تین "

؟" لڑکے اور تم لڑکیاں جانتی نہیں ہو کیا یہ بات

وہ بہن پر چلایا

اور تمہیں منع کیا تھا شجاع کے بناء باہر نہ نکلنا پھر کیوں "

؟" نکلی تم بول ہاں

ایک منٹ مسٹر ہم لڑکیاں ہیں تو کیا جینا چھوڑ دے "
ہماری کوئی زندگی نہیں ہم اپنی مرضی سے کچھ نہیں
؟ کر سکتے ہمارا دل نہیں ہے کیا

اور غلطی تھی ان لڑکوں کی جس وجہ سے میں ان کو "
سبق سکھانا چاہتی تھی پر درمیان میں آپ آگے اور سارا کچھ
" خراب کر دیا

منال ترخ کربولی

بس ایک اور لفظ نہیں! خود تو مشکل میں پھنسو گی میری "

"بہن کو بھی پھنساو گی جاو بی بی تم یہاں سے

وہ ہاتھ اٹھا کر بولا

پتا ہے کیا!!!! آپ ایک سر پھرے اور نہایت کڑوے "

انسان ہیں ایک چاکلیٹ آپ کا کچھ نہیں کر سکتی آپ کو

تو چاکلیٹ کی فیکڑی میں ڈال دینا چاہیے شاید کچھ افاقہ ہو

"ہمنہ"

وہ منہ بنا کر بولی

ججھی صبا بھاگتی ہوئی می منال کے پاس آئی می اور اس کو

آنکھوں سے چپ رہنے کا اشارہ کیا

ادھر زاہد بلال احتشام بڑی فرصت سے ان دونوں کی گفتگو

سن رہے تھے "چاکلیٹ" کی بات پر تینوں نے بے ساختہ

ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں جیسے

بولا

"اچھا تو یہ ہے وہ چاکلیٹ والی"

"کیا ہے تمہیں منہ سے بول گی کیا آنکھیں مسکا رہی ہو"

وہ صبا پر رُ دوڑی

تمھاری زبان کو بریک لگے گی تو کوئی می بول سکے گا "

، تمھارے آگے

بولتی ہو تو چپ ہونے کا نام نہیں لیتی پٹر پٹر بولتی رہتی ہو

"

کیا میں بولتی ہوں! آپ تو جیسے بالکل خاموش کھڑے ہیں "

جب سے ، ویسے میں سوچ رہی آپ کبھی ملو گے تو سوری

بولوں گی پر نہیں آج آپ نے ثابت کر دیا جو کہا تھا سچ

کہا تھا آپ ہو ہی وہی

"سریل"

!!!!!!"اوتیری خیر"

وہ تینوں بیک وقت بولے تو منال صبا روحان لائی بہ نے
ایک ساتھ ان کی طرف دیکھا تو وہ تینوں جلدی سے گاڑی میں
بیٹھ گئے

اگلے ہی پل روحان نے لائی بہ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو گاڑی
کی جانب لے جانے لگا

بھائی ی! بات سنے میری وہ غلط لڑکی نہیں بس ذرا سی "

"منہ پھٹ ہے

وہ ممنائی می

منہ پھٹ ہونے کے ساتھ زبان کی بھی تیز ہے اور "

"ہاتھ کی بھی ماشاء اللہ سے

اچھانا میں سوری کرتی اس کی طرف سے میری بہت "
اچھی دوست ہے اس کو یہاں اس طرح نہیں چھوڑ کر
"جاسکتے نا وہ لڑکے واپس آگے تو

اوکے سوری کی ضرورت نہیں بلاوان کو بھی تم سب کو "
"تمھارے ہوٹل ڈراپ کردیتا ہوں
روحان نے کہا

صبا منال آجاو بھائی می ہوٹل تک چھوڑ دے گے صبا تو "
فٹافٹ بھاگ کر گاڑی میں بیٹھ گی زاہد اور بلال کو روحان
نے پہلے ہی گاڑی سے اتار دیا تھا

احتشام بھی اتر گیا تھا

اس کو بھی بلاو روحان پھر سے لائی بہ کو کہا "

"منال! آجاؤ نا پلیر دیکھو میں بول رہی ہوں ضد نہ کرو"

وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا بار بار اپنی ہتھیلی ونڈو پر مار رہا تھا
لائی بہ اور صبا اس کو بار بار آوازیں دے رہی تھی مگر وہ ٹس
سے مس نہ ہوئی بلکہ وہ اکیلی جانے لگی تو روحان
گاڑی سے نکل کر گیا اور اس کا بازو کینچ کر اس کو
گاڑی کے پاس لایا اور اس کو گاڑی میں بٹھا کر خود بھی

بیٹھ گیا یہ سب اتنی تیزی سے ہوا منال کچھ سمجھ ہی نہ

پائی

صبا نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو اس صبا کا ہاتھ جھٹک دیا

روحان نے الہی بخش کو گاڑی چلانے کا بولا تو بلال اور

زاہد اس کے پاس آئے اور بولے

ان سب کو تو گاڑی میں لے کر جا رہا ہے ہم تینوں کیا "
؟" کریں گے اب بتا ذرا

"واک"

مختصر جواب آیا

"کیا"

وہ تینوں چیخے

جو تم گلے پھاڑ کر ہنسے تھے یہ اس کی سزا ہے اب تم "

لوگ پیدل ہوٹل آو گے وہ بھی مجھے سے پہلے

"چلو الی بخش

وہ تینوں گاڑی جاتے دیکھ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

اور بولے

ہم نے کیا کر دیا؟ جو یہ بولا اس نے بولا ہماری سزا فری "

"کی ہے

"یہ ہوا کیا ہے ہمارے ساتھ"

زاہد غمگین لہجے میں بولا

"ہمارے نہیں روحان کے ساتھ"

احتشام بولا

اب گھامڑ سب چھوڑو اور یہ سوچو ہم اس سے پہلے کیسے "

"جائی میں گے ہوٹل

بلال کے بولنے پر

ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ارد گرد دیکھا جہاں
دور دور تک کوئی می کنویس نظر نہیں آئی می اور نہ امکان
تھا

وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بولے
"بھاگو"

جتنی تیزی سے وہ بھاگ سکتے تھے بھاگ کھڑے ہوئے

وہ کب سے منہ بنا کر بیٹھی ہوئی تھی

اس نے صبا لائے سے بات کرنا سننا بھی مناسب نہیں

سمجھا بس خاموشی سے باہر نظارے دیکھ رہی تھی

اس کو کچھ دیر کے بعد مر مر کے ذریعے روحان بار بار

دیکھتا اور منال کے منہ ٹیڑھا کر کے دیکھنے پر وہ مسکراتے

ہوئے وہ اپنا منہ نیچے کر لیتا

لائی بہ اور صبا نے بہت بار اس سے بات کرنے کی کوشش
کی جس پر منال نے ان دونوں کو گھور کر دیکھتی اور وہ
دونوں بے چاری خاموش ہو جاتی اس طرح کرتے ہوئے
گاڑی ان کے ہوٹل کے سامنے روکی
سب سے پہلے منال اتری اور بھاگتی ہوئی می ہوٹل کے اندر
چلی گی ۔

لائی بہ اور صبا بھی گاڑی سے باہر آئی یں صبا نے توروحان
کو "تھنکس اور سوری" بولا توروحان نے صبا کے سر پر
ہاتھ رکھا

سوری کی کوئی ی بات نہیں میں نے آپ لوگوں کے "
بھلے کے لیے بولا تھا آپ مجھے کچھ سمجھ دار لگتی ہیں میری
بہن طرح ہو آپ اپنی اس جھلی دوست کو سمجھنا ہر کسی
سے الجھنا اچھی بات نہیں، اور دوسرا جہاں آپ لوگ تھے

وہاں آپ نے دیکھا بہت ہی کم لوگ تھے آپ لڑکیاں
شیشے کی مانند ہوتی ہو اپنی حفاظت کرنا سیکھو اور میری
"کوئی ی بات بری لگی ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں
نہیں بھائی! ایسی کوئی ی بات نہیں مجھے آپ کی "
کوئی ی بات بری نہیں لگی وہ منال بس تھوڑی جذباتی سی
ہے باقی وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔ آپ اس کے بارے میں

کچھ غلط مت سوچنا زبان کی تیز ہے مگر وہ مضبوط اور باکردار
"لڑکی ہے"

صبا منال کی صفائی میں بولی

میں جانتا ہوں وہ اچھی لڑکی ہے بس تھوڑی احتیاط کا "
"بول رہا ہوں"

اور تم لائی بہ! مان لیا تم یہاں گھومنے کے لیے آئے ہو"
اپنے گروپ کے ساتھ جاو اور اگر اپنا کوئی می پلان کرنا ہے
تو شجاع کو ساتھ لازمی رکھنا نیکسٹ ٹائی م او کے سمجھی

"میری بات

روحان نے لائی بہ کو کندھے سے پکڑتے ہوئے بولا

جس پرکا اس سر ہلا کر جواب دیا

اچھا اب شاباش شجاع سے کوئی می شرٹ لا کر دو اس کا "
" تو تمھاری اس جھلی دوست نے کبارہ کر دیا ہے
جی بھائی می "بول کر لائی بہ چلی گی"

ان دونوں کے جانے کے بعد وہ گاڑی سے ٹیک لگا کر
ایک ٹانگ گاڑی سے لگا کر اور دوسری نیچے رکھ کر وہ ارد گرد

دیکھنے لگا اور کچھ پل کے بعد اس نے اپنے پاکٹ سے

سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور لائی ٹیر سے سلگایا اس کے

- لائی ٹیر سے بڑا ہی پیارا میوزک بج رہا تھا

وہ ایک کے بعد ایک کش لگا کر دھواں ہوا میں تحلیل

کر رہا تھا اس کی نگاہ اچانک دوسری منزل کی بالکونی پر پڑی

جہاں منال اس کو زخمی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ روحان

نے اس کو دیکھ کر سگریٹ اپنی انگلیوں میں دبایا اور ایک
جاندار سی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی

جس پر منال سر جھٹک کر اپنے روم میں چلی گی اور روحان
فقط ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا

تب ہی شجاع اس کو آتا ہوا دکھائی می دیا

یہ کیا ہوا ہے؟ جنگ لڑ کر آ رہے ہیں کسی سے کیا؟ کس "

"؟" نے کیا ہے یہ مجھے بتائے

وہ اس کی شرٹ دیکھ کر بولا

بس یار وہ غلطی سے ہو گیا کوئی می شرٹ لائے ہو "

روحان بات گول کر کے بولا

"جی یہ چار شرٹس لایا ہوں جو مرضی پہن لیں"

روحان اس میں سے اسکن کلر کی شرٹ نکالی اور گاڑی
میں بیٹھ کر چیلنج کرنے لگا

ٹھیک اب میں جا رہا ہوں اور تم لائی بہ کا دھیان رکھنا "
اس نے اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ باہر جانا ہے تم ساتھ
"جانا

بھائی اب میں لڑکیوں کے ساتھ گھوموں گا "شجاع "
بولا

لڑکیوں نہیں اپنی بہن کے ساتھ جو کہا وہ کرو گے تم "

اچھے سے جانتے ہو جب تم لوگوں کے پاس نہیں ہوتا تب

- بھی میری تم پر نظر ہوتی ہے

اب تو میں یہی تمہارے ارد گرد ہی ہوں سوچو مجھے

"تمہاری ہر حرکت کا کیسے پتا نہیں ہوگا

جو آپ کا حکم جناب آپ بولیں تو میں عبایا پہن کر لڑکی "

" بن جاؤں

وہ جل کر بولا

اب ایسا بھی نہیں بولنے والا میں اپنے اتنے خوبرو "

" بھائی می کو اوکے اپنا اور لائی بہ کا خیال رکھنا اللہ حافظ

روحان مسکراتے ہوئے بولا

"جی بھائی می آپ بھی اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ"

شجاع نے اس کی گاڑی کو دور تک جاتے ہوئے دیکھا اور
ایک لمبی سرد سانس بھر کر اس نے ہوٹل اندر قدم بڑھا
دیے

#####

لائی بہ اور صبا ایک ساتھ روم میں آئی می تھی منال نے
ان دونوں کو دیکھ کر منہ بنایا اور اپنی چیزیں ادھر سے ادھر
پٹختے لگی

منال! بات سنو " صبا ہمت کر کے بولی "

اس کا جارحانہ موڈ دیکھ کر لائی بہ ایک طرف بیٹھ گئی تھی

دیکھو منال اس بار غلطی تمھاری تھی ویسے پہلے تم نے "

-روحان بھائی کی شرٹ خراب کر دی

اور پھر ان کو اتنی باتیں سنادی اپنی پہلی غلط پر سوری

کرنے بجائے ایک بار پھر ان اتنے لوگوں کے سامنے وہ لفظ

پھر سے بول دیا، تم بھی ناغصے میں بات کرنا بھول جاتی

ہو کس سے کیا بات کرنی ہے، کچھ تو لحاظ کرتی تم ان کا

"

اچھا جسے انہوں نے تو بہت لحاظ کیا میرا، جھلی لڑکی، پٹر پٹر"

بولنے والی اور وہ کیا بولا تھا میری بریک نہیں ہے لڑکی ہو

"کہ گاڑی ہو جس کی بریک ہوگی

منال غصے سے بولی

بریک والی بات پر لائی بہ اور صبا کی ہنسی نکل گئی تو وہ اٹھ

کر لائی بہ کے سر پر گئی

دیکھو کیا کیا؟ تمہارے اس بھائی می نے کس قدر زور "

سے میرا بازو پکڑا تھا اور کیسے دھکادے کر مجھے گاڑی میں

"بیٹھایا

منال نے اپنی سرخ ہوتی بازو لائی بہ کے سامنے کی جہاں
روحان کی انگلیوں کے نشان واضح نظر آرہے تھے

اچھا میں سوری کرتی ہوں بھائی می کی طرف سے ان کو "

- ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

انہوں نے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا پتا نہیں آج پہلی بار ایسا

"- کیوں کر دیا

لائی بہ شرمندگی سے سر جھکا کر بولی

وہ اس لیے کہ پہلے اس میڈم نے ان کی شرٹ خراب "
کی پھران کو اتنے لوگوں کے سامنے اس لقب سے نوازا جس
کا کبھی کیسی نے سوچا بھی نہیں ہوگا

اس کے بعد ہم سب اس کو بلاتے رہے اور یہ میڈم بناء
ہماری بات سنے چل دی پھر یہ کرنا تھا روحان بھائی ی
کو " صبا تفصیل سے بولی

تجھے خیر ہے جب سے آئی می بڑا بھائی می ، بھائی می "

؟ "اکر رہی ہے بہت سائیڈ لے رہی ہے

"وہ اس لیے روحان بھائی می نے مجھے بہن بولا ہے "

صبا ادا سے بولی

اچھا، اچھا بوہ تیرا بھائی! اور میں کیا ہو تیری؟ ابھی بتاتی "

ہوں تجھے تو بچ اب مجھے سے اتنا تو اس کی سگی بہن اس

کی حملت میں نہیں بول رہی، جتنا تو تجھے تو وہ سبق

"۔ سکھاؤں گی کہ تیرے چودہ طبق روشن ہو جانے ہیں

منال بول کر اس کو پاس پڑے کشن اس کو دے مارا

صبا تو نیچے جھک گی پھر وہ کشن لائی بہ کو جا لگا جو بڑی

۔ فرصت سے نیل پیٹ لگا رہی تھی

اس بے چاری کا سارا نیل پینٹ فرش پر گر گیا اس نے

ایک نظر منال کو دیکھا

منال سوری بولنے لگی تھی جب لائی بہ نے اس پر کشن پھنکا

- اس طرح وہ تینوں کافی دیر تک لڑتی رہی

رنم کے روم میں داخل ہونے نے کی وجہ سے روکی گی

کیوں آخری کشن اس کو روم میں داخل ہوتے ہوئے لگا

- تھا جس کا رنم نے بہت برا منایا تھا

ان تینوں کو "جنگلی" ہونے کا خطاب دے کر وہ واش
روم چلی گی اور تینوں ایک دوسرے کے گلے لگ کر خوب
ہنسنے لگی اور سمیٹنے لگی

#####

بہاروں پھول برسوا میرا محبوب آیا ہے"

میرا محبوب آیا ہے

بہاروں پھول برسوا میرا محبوب آیا ہے

"میرا محبوب آیا ہے

زاہد بڑے ہی سر میں گانا گاتے ہوئے جھک کر روحان کا

اسقبال کرنے لگا

جب بلال آیا اور بولا

یار زاہد! محبوب نہیں بولنا تھا وہ تو کچھ اور بول کر گی تھی "

؟" بھائی می کو کیا تھا وہ

وہ سوچنے کی ادکاری کرنے لگا

"سرٹیل"

احتشام بلند آواز میں بولا

- ویسے کیا بات کیا جی دار لڑکی تھی "

جو بات ہم اتنے عرصے میں نہیں سمجھ سکے وہ پل میں
سمجھ بھی گی اور ہمت تو چیک منہ پر بول بھی گی ، کیا بات
ہے شیر کی بچی لگی ہے ہماری تو آج تک ہمت نہیں

" ہوئی می

زاہد سنجیدہ ہو کر بولا

تم لوگوں نے ایک بات نوٹ کی اس نے پہلی بار نہیں "
بولا تھا وہ بولی تھی مجھے سوری بولنا تھا پر اب لگتا ہے صبح بولا
"تھا آپ ہو ہی وہی

بلال منال کی نقل کرتے ہوئے بولا
وہ تینوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگے

"ہوگی تمہاری بکواس کہ ابھی کچھ باقی ہے"

روحان ان تینوں کو گھور کر بولا

ہاں نایار وہ چاکلیٹ کی فیکڑی میں چلتے ہیں نا کچھ افاقہ "

" ہو جائے شاید

احتشام معصومیت سے بولا

میری مان تو جب بھی باہر نکلا کر تو ایک دوشٹس ساتھ "

لے کر نکلا کر کیا پتا کہاں سے تجھے پر حملہ ہو جائے

تیرے پاس بیک اپ پلان ہونا چاہیے کیوں؟ سہی بول

"رہا ہونا میں"

بلال مزے سے بول کر صوفے پر بیٹھ گیا

ویسے ہی بہت تیز پٹاخہ لڑکی سب کی بولتی بند کردنے "

"والی بس اپنی سنانے والی

احتشام نے اپنا تجربہ پیش کیا

ارے اس نے اپنے شہزادے کی بولتی بند کردے آگے "

"آگے دیکھ ہوتا ہے کیا

زاہد بلال کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولا

"شرم تو آتی نہیں ہے تم لوگوں کو"

روحان اپنے بال سیٹ کرتے ہوئے بولا

یار! شرم کا ہم سے کیا تعلق؟ تو ہماری فکر نہ کر، اپنا جو "

سین آن کرنا اس کے بارے میں سوچ، ہم تیرے ساتھ

" ہیں جیسی بھی مدد چاہیے ہم جی جان سے فراہم کریں گے

بلال اور زاہد دل پر ہاتھ رکھ کر بولے

اور ایکسٹرا کلاس کے کیے یہ ہے نا ہمارا تجربے کا کار "

؟ "احتشام کیوں شہزادے

بلکل، بلکل میں اس کو فری کلاس دوں گا ہر طرح "
سے اس کی مدد کروں گا اس کی طرح دوستوں چھوڑ کر
نہیں جاؤں گا، کہ بھئی می تم یہاں ویرانے میں مروپیدل
"چلو اور میں

چلا احتشام بولا

وہ سب میں نے تمیں تمہاری غلطی کی سزا دی تھی "

؟"کیوں ہنسنے تھے مجھے

پر روحان فون نکالتے ہوئے بولا

اچھا جی ہماری غلطی اور وہ تو تجھے سوڈ آف آنر دے رہی "

"تمھی جسے میڈل پہنا رہی تھی

احتشام لڑاکا بیوی کے انداز میں بولا

روحان نے فون نکالا اور اس میں بیچھی گی پیکچر کو دیکھ کر اس
کو اچانک شرمندگی نے گھیر لیا

روحان پیکچر دیکھ بہت بے چین ہوگا تھا اور ان سب سے
معذرت کر کے اٹھ کھڑا ہوا باہر جا کر سگریٹ سلگا کر کھڑا
ہو گیا۔

بار بار اس کی نظروں کے سامنے وہ پکچرز آرہی تھی سگریٹ
جوں کاتوں اس کی انگلیوں میں تھا جب بلال نے آکر اس
کے ہاتھ سے سگریٹ لے کر خود کش لگانے لگا

روحان جو سامنے دیکھتے ہوئے کسی اور ہی دنیا کی سیر کو نکلا ہوا
تھا چونک کر بلال کو دیکھنے لگا

جس پر بلال آنکھیں اچکا کر اس سے سوال کیا

کیا بات ہے لالے بہت ڈسٹرب لگ رہا ہے ایسا بھی کیا "

دیکھا لیا فون میں جو تجھے اپنے ہاتھ جلنے کی خبر بھی نہیں

؟" ہوئی می

"کچھ نہیں ہے ایسا بس کچھ سوچ رہا تھپتا نہیں چلا"

روحان نے کمزور لہجے میں کہا

؟" میری ایک بات مانے گا"

بلال دھواں کے مرغولے بناتے ہوئے بولا

"بول کیا بات ہے"

روحان اس کی طرف دیکھنے لگا

جلدی سے نا اس مس پٹاخہ کلپتا کر کون ہے؟ کیا کرتی "

"ہے؟ وغیرہ وغیرہ

؟" اور میں یہ کیوں پتا کروں گا"

روحان سوال کیا

اس لیے کہ اگلی بار تیرا ہاتھ جلنے لگے اس طرح بے "

دھیانی میں تو وہ تیرے پاس ہو، اور ہو سکتا ہے وہ تیرے

"پاس ہو پھر یہ کبھی ہو بھی نہیں

بلال آنکھیں گھما کر بولا

"تیرا تو دماغ چل گیا ہے پتا نہیں کیا بکواس کر رہا ہے"

روحان اس کی بات سن کر بولا

میرے دوست! جو تجھے ہوا ہے اس کو دیکھ کر نا اس"

کی روشنی میں بول رہا ہوں، جب سے تو اس سے ملا ہے

بہت بدل گیا ہے تجھے مسکرانا آگیا ہے، اور تو اور اس نے

تجھے کیا بولا ، اور تو خاموشی سے سن گیا ایک لفظ بھی نہیں
بولا اس کو کیسے حق سے اس کا بازو پکڑ کر اس کو گاڑی
میں بیٹھایا تھا، سب دیکھا ہم اندھے نہیں سب نظر آتا ہے

"

بلال تفصیل سے بولا

ایسا کچھ بھی نہیں ہے ، کوئی ی نہیں بدلا میں اور میں "

اس پر کیوں حق رکھوں گا، وہ تو بات نہیں سن رہی تھی تو

اس کو اس طرح لانا پڑا اور کچھ بھی نہیں تھا مسکراتا میں

"- پہلے بھی ہوں

روحان نے اپنی صفائی دی

جی عید کے عید مسکراتا ہے اور جو تو بدل رہا ہے اس پر "

اگر خود غور کر لے تو زیادہ اچھا ہے، اگر وہ نہیں جا رہی تھی

- تو تجھے کیوں فرق پڑ رہا تھا

میری باتوں پر غور کرنا ابھی بھی تو اس کے بارے میں
سوچ رہا تھا مان لے میرے دوست تجھے اس لڑکی سے پہلی
نظر میں محبت ہوگی ہے مانا زبان اور غصہ کی تیز لگتی ہے
"پر تیرے ساتھ بچتی بھی وہی ہے"

بلال ایک آنکھ دبا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا اور
اندر چلا گیا

جب کہ روحان کبھی بلال کی باتوں کو سوچتا کبھی اس کی
آنکھوں کے سامنے وہ پیکچر آجاتی اور کبھی جگنو کی طرح
چمکتی آنکھیں جو آنسو سے بھری تھی روحان نے ہار کر اپنا سر
دونوں ہاتھوں سے تھام لیا اور وہی نیچے بیٹھ کر دیوار سے سر
ٹکا دیا

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی کیا بول کر گیا "
ہے بلال؟ اور مجھے کیوں اس کے وہاں تنہا ہونے سے فرق
پڑہا تھا کیوں فکر ہو رہی تھی اس کی؟ اور اس پر غصہ
کیوں نہیں آیا جب سب کے سامنے اس نے بولا تھا، وہ
"اس کی بات یاد کر کے مسکرایا

میں سوچ رہی تھی اب کہی ملے تو سوری بولوں گی مگر نہ "

""جی آپ وہی ہی

"سرٹیل"

اس کا جملہ اور لہجہ یاد کر کے روحان نے بے ساختہ قہقہہ

لگایا

"جھلی لڑکی"

وہ آہستہ سی آواز میں بولا

اور آنکھیں بند کر لیں جسے تصور میں وہ منال دیکھنا اور محسوس

کرنا چاہتا تھا

#####

یہ دیکھو ذرا لائی بہ! اپنے بھائی کی حرکت کیا حال ہوا "

" ہے میرے بازو کا

منال نے کوئی می دس بار کا بولا اپنا جملہ ایک بار پھر سے

دوہرایا

جس پر صبا نے اپنا سر پیٹا اور رخم نے اس کو دیکھ کر
استہزیہ ہنسی تھی

سوری منال میں بھائی می کو بولتی ہوں وہ سوری کریگے "
"۔ تم سے ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا
وہ اس کے بازو کا نشان دیکھ کر بولی جس کی منال ہر
طرح سے پکس بنا رہی تھی

اب بس کر دو پکس بنانے کی اتنی اپنی نہیں بنائی می "

- جتنی تم نے اس معمولی سے نشان کی پکس بنائی می ہیں

؟ "کیا کرو گی اتنی پکس کا

صبا پاؤں پسار کر بیٹھتے ہوئے بولی

یہ ساری پکس میں سرعام کی ٹیم کو دوں گی جب "
اقرا الحسن اور اس کی ٹیم تفیش کرے گی نا اس فوجی سے

"پھر پتا چلے گا

منال منہ بنا کر بولی

اس کی بات پر لائی بہ اور صبا کو گویا 440 کا جھٹکا لگا

جب کہ رنم نے اس کو ایک نظر دیکھا اور پھر سے اپنے
ناول میں گم ہوگی اس کو بھی منال کے غائب دماغی

کاشبہ ہوا

پاگل ہوگی ہو؟ کیا کروگی تم پھر سے بتانا ذرا کیا ظلم "
کردیا ہے انہوں نے تم پر ایک بات تم نے نہیں مانی اوپر

سے ڈرامہ بھی تم کر رہی ہو کیا بات ہے، اور جو تم نے ان
- کو اتنی باتیں سنائی می اس کا کچھ احساس ہے
ابھی کچھ دیر پہلے تو سب ٹھیک ہو گیا تھا اب یہ دورہ کیوں
" پڑا تم کو جان سکتی ہوں میں
صبا نے منال کو نظروں میں رکھتے ہوئے بولا

جی وہ اس لیے میں نے پہلے یہ نشان نہیں دیکھے تھے "

" دیکھے ہوتے تو بتاتی میں اچھے ان کو

دیکھو منال ہم نے تم کو اتنا بلایا تم نہیں آئی می تو "

روحان بھائی می کو یہ سب کرنا پڑا اور اگر ذرا زور سے پکڑا تو

- کون سی قیامت آگی

کچھ نہیں ہوتا انہوں نے بھی تمہاری اتنی بدتمیزی برداشت
کی تم بھی ختم کرو اس بات کو اور اچھے بچوں کی طرح
روحان بھائی سے صلح کرلوں اب کوئی می نیا تماشہ نہیں
اکرنا

صبا منال کو سمجھانے لگی (اور اس سب کے درمیان
لائی بہ نے منال کے بازو کے نشان والی پکس روحان کو
سینڈ کردی اور لکھا "یہ آپ نے اچھا نہیں کیا بھائی می

کوئی ی کسی لڑکی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے مجھے آپ
سے یہ امید نہیں تھی پلیر آپ منال سے سوری کر لیے وہ
(" بہت ناراض ہے)

دیکھتی ہوں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں منال رتھان صدیقی "
" ہوں ایسے تو کیسی کو نہیں چھوڑتی میں

آخری بات وہ سوچ کر رہ گئی تھی

#####

اگلی صبح صبح وہ ہوٹل کے باہر کھڑا تھا بلیک جینز پر بلیک
شرٹ اور اس بلیک ہی جیکٹ پہنے وہ بلا کا حسین لگ
- رہا تھا

جیل لگے بال نفاست سے سیٹ کیے گئے تھے بلیک

گلاسز اس کے چہرے پر خوب بچ رہے تھے

- وہ ہوٹل کے لان میں بیٹھ کر منال کا ویٹ کر رہا تھا

رات کو روحان نے لائی بہ کو منال سے مل کر سوری

کرنے کا بولا تھا

اس نے اپنے لیے کافی آڈر کی تھی جب اس کو منال

آتے ہوئے دکھائی دی گرین اورنج اور ریڈ کلر کی شرٹ

اور چوڑی دار پاجامے میں اس ہرے بھرے لان میں
کوئی می رنگ برنگی تتلی لگ رہی تھی وہ خراماں خراماں چلتی
ہوئی می آرہی تھی منال نے پاس آکر روحان کو سلام کیا تو
وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا
اس کو دیکھ کر ایک پل کے لیے روحان کے دل کی
دھڑکن جیسے روک سی گی تھی

بیٹھو " وہ پل بھر میں سنبھل کر بولا "

جب کہ منال نے اس کی نظریں خود پر جمی ہوئی می دیکھ تو
اس کا سارا کانفڈینس جیسے ہوا گیا وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو
مسل رہی تھی کبھی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتی اور کبھی
اپنے بالوں کو خواہ مخواہ سیٹ کرتی

اس کو ایسے کرتا دیکھ روحان مسکرایا اور بولا

ریلکس ہو جاو منال مجھے بس اپنے کل کے رویے کی "
معافی مانگی تھی اور کوئی می ایسا غلط مقصد نہیں تھا میرا
"آپ بہت قابل احترام ہیں میرے لیے

وہ بولا

تو منال نے فوراً نظر اٹھا کر اس کو دیکھا

اسی پل منال اور روحان کی نظریں ملی تھی

منال نے ہڑ بڑا کر اپنی نظریں جھکائی

مجھے اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا ایم ایکسٹریملی سوری "

"میں بہت ہارش بے ہیو کر گیا تھا

وہ اپنے دونوں ہاتھ آپس میں ملا کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا
اس ظاہری حلیے کی طرح اس کے بولنے کا انداز بھی جان
لیوا تھا

منال نے اس پل اپنے ہاتھ ٹیبل سے ہٹا کر اپنی گود میں
رکھے

جو روحان سے مخفی نہیں رہ سکا تھا وہ اس کے طرح کرنے
سے وہ اپنا منہ نیچے کر کے اپنی ہنسی ضبط کرنے لگا

مجھے بھی آپ سے سوری بولنا تھا مجھے بھی آپ سے وہ "

" سب نہیں بولنا چاہیے تھا سوری

وہ نہایت آہستگی سے بولی

آج وہ پہلی بار آہستہ آواز میں بات کرتی ہوئی می کوئی می اور
منال لگ رہی تھی

چلو اب ہم دونوں نے سوری کر لی کیا اب ہم دوست بن "
"سکتے ہیں

روحان نے منال کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا

جس کو منال نے ایک نظر دیکھا اور اپنا نازک ہاتھ اس کی
طرف بڑھا دیا

اس وقت کسی نے ان کا یہ سب کیمیرے کی آنکھ میں قید
کر لیا

وہ سب پکنک پر جارہے تھے۔ شجاع نے روحان کو فون پر
بتایا تھا جس پر اس نے اس کو لائی بہ کا دھیان رکھنے کی
تاکید کی تھی

فون کٹ کنے کے بعد وہ فون کی اسکرین کافی دیر تک
دیکھتا رہا اور پھر ایک نمبر ڈائل کرنے لگا

دوسری بیل پر فون اٹھایا گیا تو اس کی چمکتی ہوئی می آواز
سن کر روحان کے لبوں پر جاندار سی مسکراہٹ دوڑ گئی
؟"میں نے سنا ہے آپ لوگ پکنک پر جارہے ہیں "
وہ گیمبھیر لہجے میں بولا

بے دھیانی میں فون رسیو کرنے والی منال نے مقابل کی
بات سنی اور فوراً کان سے فون ہٹا کر فون کو دیکھا جہاں میجر
روحان جگمگا رہا تھا

"اووو، یہ آپ ہیں میجر صاحب"

وہ نمبر پہچان کر بولی

جی یہ میں ہوں کیا بات ہے آپ کی"
میں یاد رہا آپ کو چلیں شکر ہے، مجھے اپنا تعارف نہیں
کرانا پڑا اور یہ آپ نے بہت نئی س طریقے سے مجھے
"مخاطب کیا ہے امپریس ہو گیا میں تو

روحان بولا

نمبر میرے پاس سیو تھا آپ کا اور نام میں آپ کا نہیں "

لے سکتی تو ہی ، اگر برا لگا ہے تو سوری آئی ندہ نہیں بولوں

"گی

منال نے آہستگی سے کہا

نہیں برا نہیں لگا میں کہا کہ بہت الگ ہی انداز میں "

آپ نے مجھے مخاطب کیا ہے ایسے پہلے کبھی کسی نے

نہیں پکارا اچھا لگا مجھے، اور نام کیوں نہیں لے سکتی آپ

"؟میرا

وہ بات کو طول دینے لگا

اچھا جی شکریہ میں ہوں ہی سب سے الگ تو کیسے نہ "

الگ طرح سے پکاروں گی اور نام اس وجہ سے نہیں لے

" سکتی آپ بڑے ہیں مجھے سے

"چلو شکر ہے یہ نہیں بولا میں کی بھائی می کی طرح ہوں"

وہ دل میں بولا

"کچھ کہا آپ نے"

منال اس کے ایک دم چپ ہونے پر بولی

"نہیں کچھ نہیں کہا"

روحان ایک پل میں سنبھل کر بولا

"اچھا تو آپ نے فون خیر سے کیا تھا میجر صاحب"

وہ دین میں چڑھتے ہوئے بولی

بس بیسٹ وشنز کے لیے آج ہی ہم وست بنے ہیں تو"
سوچا آپ کو سفر میں جانے سے پہلے بیسٹ وشنز دے
دوں، اپنا خیال رکھنا اور اس دن والی غلطی مت کرنا لائی بہ
"اور شجاع کے ساتھ ہی رہنا
وہ فکر مند لہجے میں بولا

تھنکس میجر صاحب! میں منال رتھان صدیقی ہوں اپنا "
خیال اچھے سے رکھتی ہوں شکریہ آپ کا اور آپ کی بیسٹ
وشیزاب ہماری وین جارہی ہے پھر بات ہوگی اللہ حافظ "
بول کر اس فون بند کر دیا

"اللہ حافظ"

روحان نے بولا اور فون ٹیبل پر رکھ دیا اور اپنے منہ پر ہاتھ
پھیرنے لگا

"میجر صاحب"

وہ آہستہ سے بولا

"اسکڑ مس پھلجڑی"

#####

دھڑام سے دروازہ کھولنے پر وہ ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا
وہ تینوں ایک دوسرے کو دھکے دے کر اندر آئے اور اپنے
دانتوں کی نمائش کرنے لگے
کیا ہو گیا؟ خیر تو ہے تم لوگوں کو یوں ایک دوسرے پر "
"کیوں چڑھے جارہے ہو

روحان سامنے پڑی کافی کاگ اٹھا کر منہ سے لگایا

؟ وہ یہ پوچھنا تھا ہم آج سے آپ کو کیا پکاریں

"میجر صاحب یا مس پھلجڑی

بلال دائی بی بائی یں جھوم جھوم کر بولا

روحان کے منہ سے کافی پھوار کی صورت میں باہر نکلی

"بے غیرتوں تم چھپ چھپ کر میری باتیں سنتے ہو"

وہ کافی کاگ ٹیبل پر رکھ کر بلال کی طرف بڑھا

- بلال ہونق زدہ ہو کر اپنی نیوشرٹ دیکھنے میں لگن تھا

اس کو روحان کے اٹھنے اور اپنے سر پر آنے کی خبر نہیں

ہوئی

جب اس کو روحان نے گردن سے دبوچا تو بلال چلایا

کیا ہے؟ وہ مس پٹاخہ تیری شرٹس برباد کرے اور تم "

اس کی یاد میں گم ہو کر ہم غریبوں پر ظلم تشدد کرو، الزمات

" لگائے، اور ہمارے کپڑے بھی برباد کرے

کون سا ظلم کیا ہے تجھ پر کون سا تشدد ہوا ہے ،بتا مجھے "

ذرا اور الزام یہ الزام ہے تم لوگ باہر کھڑے ہو کر میری

باتیں سنتے ہو پکڑے جانے پر شرمندہ ہونے کی بجائے

" اس طرح کرتے ہو لعنت ہے تم پر کچھ تو شرم کرو

روحان ان تینوں کو باری باری دیکھتے ہوئے بولا

"اس کو تو چھوڑ بے چارے کی جان لے گا کیا"

زاہد نے آگے بڑھ کر بلال کی گردن اس سے آزاد کرائی

بلال اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر ہنستے ہوئے بولا

کیا ہے آج کل بڑی نیو دوستی ہو رہی ہیں بڑی فکریں "

جاگ رہی ہیں کبھی ہمارا حال تو نہیں پوچھا تو نے ایسے کبھی

اور تو نیو نام مل رہے جناب کو، جو آج تک کسی نے نہیں
دیا، ہم تو جسے اس کو او، اے، بول کر بلاتے ہیں کبھی

"اس کو عزت نہیں دی ہم نے

احتشام نے بھی اپنا غم غلط کیا

یار ہمیں تو نے کبھی اپنی بیسٹ وشرز نہیں دی کیا ہم "

"اپنے ماں باپ کی اولاد نہیں

زاہد بھولا سامنے بنا کر بولا

جس پر روحان ہلکا سا تماچا مارا جس پر وہ جان بوجھ کر زور
سے چلایا

دیکھ اب اس بے چارے پر ظلم کر رہا ہے سچ کہا کسی "

اب سچ بولنے کا زمانہ نہیں رہا وہ کہتے ہیں دوست دوست نہ

" رہا

احتشام باقاعدہ گانا گاتے ہوئے بولا

چپ کر جاو اب اگر تم تینوں نے ایک بھی لفظ بولا تو مجھے "

" برا نہیں ہوگا کوئی ی

روحان اپنے موڈ میں واپس آتے ہوئے بولا

چھوٹی سی بات کا، تم لوگوں نے بھٹنگڑ بنا دیا ہے بس "

آج اس سے اپنے اس دن کے رپے کی صبح معافی مانگنے

گیا تھا، ساتھ ناشتہ کیا اور اب شجاع سے پتا چلا وہ لوگ پکنک

- پر جارہے ہیں

تو بس ایسے ہی اس کو فون کر کے کیٹی رہے فل رہنے کا بولا
ہے دیکھا تو تھا تم نے اس دن کیسے جھلی ہے وہ لڑکی اور
"کچھ خاص نہیں ہے جیسا تم لوگ سمجھ رہے ہو
روحان ایک ہی سانس میں بولا

وہ تینوں خاموشی سے اس کی بات سنتے رہے اور پھر ایک
ساتھ زور زور سے ہنسنے لگے

"اب کیا دورہ پڑ گیا ہے تم لوگوں کو"

"یہ بات تم ہمیں سمجھا رہا ہے یا خود کو"

احتشام اپنی ہنسی کنٹرول کر کے بولا

"کیا مطلب اس بات کا"

روحان نے ابرو اٹھا کر احتشام کو دیکھ کر سوال کیا

ایک بات بتا تجھے کیوں اس کی اتنی فکر ہو رہی ہے؟ اور "
تو نے اس کے ساتھ ناشتہ کیا ایک دوسرے سے معافی
مانگی اور فون نمبرز کا تبادلہ ہوا سب سے بڑی بات تو نے
کسی سے معافی مانگی وہ بھی اس لڑکی سے جو سب کے
سامنے تیری عزت کا فالودہ کر کے چلی گی تھی، مطلب

جارہی تھی اور اس کو تو نے زبردستی گاڑی میں بٹھایا بڑا

"ہمدرد نہیں بن گیا تو اس پٹاخہ لڑکی کا

پٹاخہ" بولنے پر روحان نے اس کو گھور کر دیکھا جس احتشام

فورا خاموش ہو گیا

"سوری وہ بس ایسے ہی نکل گیا منہ سے"

احتشام نے معذرت کی

یار! یہی تو غلطی کی تھی اس کے ساتھ ایسے کون کرتا "

" ہے کسی معصوم لڑکی کے ساتھ

وہ روائی میں بولا

"_____ معصوم"

وہ تینوں معصوم کو لمبا کر کے بولے

چلو جلدی بھاگو اب یہاں سے بہت کام ہے اب اگر "
ایک اور لفظ بولا تو خیر نہیں تمہاری جلدی یہ فائی ل پہنچاؤ
سر کو " وہ فائی لزاٹھا کر احتشام سے بولا

جب تک میں جا رہا ہوں کرنل صاحب کے ساتھ ایک " میٹنگ ہے میرے آنے تک سارے کام مکمل ہونے

"چاہیے

روحان ان تینوں سے کہا

خیر تو اب تیری نہیں ہے بچے جس راستے پر تو جا رہا وہ بڑا " دلنشین ہے

بلال نے آنکھ مار کر بولا اور جلدی سے باہر نکل گیا

یہ کیا بول کر گیا ضائع ہوگا یہ میرے ہاتھ سے سمجھا "

"دے اس کو جا کر احتشام

وہ وارننگ دینے لگا

"اس کو میں سمجھا دوں تجھے کون سمجھائے گا"

احتشام نے روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور بولا

اس سے پہلے سمجھنے کی ضرورت تجھے ہے تو اس لڑکی کی "

" اتنی فکر کیوں کر رہا ہے میرے دوست سوچنا

وہ بول کر وہاں سے چلا گیا روحان کافی دیر اس کی بات

سمجھنے کی کوشش کرتا رہا، پھر کرنل صاحب کے ساتھ اپنی

- خاص میٹنگ کے لیے چلا گیا

سارا دن وہ بری طرح بڑی رہا اب کوئی ی 4 بجے وہ فری
ہوا تو اس نے اپنا فون نکلا اس نے دیکھا تو وہاں شجاع کی

- 15 مسد کالز تھیں

فون سائی نلٹ ہونے کی وجہ سے اس کو پتا نہیں چل سکا
تھا

اس نے جلدی سے شجاع کو کال ملائی ی جو فوراً پک کر لی
گی

ہاں شجاع بولوں خیر ہے اتنی مسڈ کال میں پریشان ہو گیا "
"لائی بہ اور تم ٹھیک ہو

"جی بھائی ی ہم دونوں ٹھیک ہیں مگر"

وہ روکا

"مگر کیا شجاع بات پوری کیا کرو"

روحان جھنجھلا کر بولا

"----بھائی می وہ منال"

"کیا ہوا منال کو"

وہ ایک دم چکرایا

بھائی می منال نہیں مل رہی ہم نے بہت تلاش کیا "

اس کو "شجاع نا جانے کیا کچھ بول رہا تھا

- مگر روحان کی سماعت جیسے سننے سے انکاری ہوگی تھی

روحان سنتے ہیں چئی ر پر ڈھے گیا اپنا سر دونوں ہاتھوں

--- میں تھام کر بیٹھ گیا

تب ہی زاہد ناک کر کے روم میں آیا روحان کو ایسا بیٹھا دیکھ

کر وہ تیزی سے روحان کی طرف آیا

کیا بات ہے اس طرح کیوں بیٹھا ہے خیر تو ہے سب "

ٹپھک ہے آنٹی انکل لائی بہ سے سب خیریت سے ہیں "

اس نے پانی کا گلاس روحان کو پکڑنا چاہا جس کو روحان

نے ہاتھ سے سائیڈ پر کر دیا

وہ شجاع کا فون آیا تھا وہ لوگ پکنک پر گئے تھے "

--- منال

"-یار منال نہیں مل ہی ان کو"

-وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولا

کچھ نہیں ہوتا اللہ سب خیر کریگا کہاں جانا ہے وہ وہی ہو "

گی تو شجاع سے تفصیل سے پوچھ کیا ہوا ہے۔" زاہد اس

کو تسلی دیتے ہوئے بولا

تو خود کو تو پہلے سنبھال پھر کچھ کرتے ہیں روک میں "

"۔ فون کرتا ہوں شجاع کو

زاہد فون نکالتے ہوئے بولا

نہیں فون نہیں مجھے خود وہاں جانا چاہیے ' ہاں مجھے خود "
جا کر اس کو تلاش کرنا ہے ' بس زبان اور ہاتھ ہی چلانا آتا
"- ہے اس جھلی لڑکی کو اور کوئی می عقل نہیں ہے

میں آرہا ہوں منال کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا تمہیں "
"- وعدہ ہے وہ خود کلامی کرنے لگا

اس کو اس طرح کرتے دیکھ کر زاہد کو اس کی دماغی

- حالت پر شبہ ہوا

وہ ایک دم کھڑا ہوا اور اپنا فون اٹھایا اور تیزی سے باہر

جانے لگا تو اس کو زاہد نے بامشکل روکا

رک جا میرے بھائی تیری حالت ٹھیک نہیں ہے "

کیسے ڈرائیو کریگا میں چلتا ہو بلکہ میں ان دونوں کو بھی

"- بلاتا ہوں گاڑی تک جانے میں

روحان ایک ایک قدم جیسے پل پل مر رہا تھا بری سوچوں

کے آکٹوپس نے اس کے دماغ کو جکڑ رکھا تھا

بار بار اضطرابی حالت میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اور زاہد
- کو تیز گاڑی چلانے کا بولتا

اس کی حالت دیکھ کر احتشام کی ساری شوخی اور بلال کی
ساری مستی ہوا ہوئی تھی
زاہد سامنے دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدہ موڈ میں گاڑی چلا
رہا تھا

وہ لوگ ہوٹل پہنچے تو روحان گاڑی روکنے سے پہلے ہی اتر گیا
اس کی یہ جلد بازی دیکھ کر ان تینوں نے بیک وقت
ٹھنڈی سانس بھری

اور احتشام نے پہلی بار منہ کھولا

میجر صاحب تو گئے "اس کی بات سن کر بلال اور زاہد"

آہستہ آواز میں ہنسنے لگے

#####

وہ تیز تیز قدم سے چلتا ہوا شجاع کے پاس آیا اس کو آتا

دیکھ کر لائی بہ دوڑ کر اس کے پاس آئی، روحان نے

اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کو اپنے ساتھ لگایا

شجاع تمہیں بولا تھا سب کا دھیان رکھنا مگر تم سے یہ بھی "
نہ ہوسکا، کیا فائی دہ تمہارے ساتھ جانے کا 'بولو' روحان
شجاع پر غصے سے چلاتے ہوئے بولا

تب ہی احتشام نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو
ریلکس ہونے کا اشارہ کیا

جس پر وہ ایک دم سے نرم پڑ گیا اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے

بولا

اب مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا؟ کسی سے کوئی ی لڑائی ی "

جھکڑا ہوا تھا اس کا کیا؟ اور کہاں گئے تھے تم لوگ؟

کہاں تلاش کیا اس کو؟ اور کب سے "وہ سوال پر سوال
کرنے لگا

جب روتی ہوئی می لائی بہ کی آواز سے چوڑکا

رو نہیں لائی بہ کچھ نہیں ہو گا اس کو میں ہوں نا اس "
"۔ کو بہت جلد تلاش کر لوں گا چاہیے کچھ بھی ہو جائے

بھائی می ہم سب لوگ یہی قریب میں گے تھے وہ بہت "

خوش تھی کسی سے کوئی می لڑائی می جھگڑا نہیں ہوا بلکہ

آج تو وہ بہت خوش تھی، ہم لوگوں نے 1 بجے لچ کے

لیے پکنک اسپاٹ کی جگہ جمع ہونا تھا سب آگئے تھے پر

اس کا کچھ پتا نہیں تھا، بہت تلاش کیا بھائی نے منال

کو پر وہ نہیں ملی تو پھر آپ کو فون کیا آپ فون پک ہی
"۔ نہیں کر رہے تھے

میں میٹنگ میں تھا" روحان شجاع کی بات غور سے "
سنتے ہوئے بولا

فون کیا تم نے اس کو؟" روحان یاد آنے پر بولا"

"- جی بھائی می فون کیا تھا"

مگر اس کا فون اور اس کا بیگ یہ رہا وہ وضو کرنے گئی "
"- تو مجھے پکڑا گئی تھی

صبا نے روحان کے سامنے منال کا بیگ رکھا

"او میرے خدایا"

تم فکر نہیں کرو کہاں گے تھے تم مجھے بتاؤ میں اس کو "

تلاش کرلوں گا۔" وہ شجاع سے بولا

لائی بہ کے سر ہاتھ رکھا کر بولا "رونا نہیں دعا کرنا اس کے

"۔ لیے کہ وہ مجھے مل جائے

چلو جلدی پہلے بھی بہت دیر ہوگی ہے۔ " وہ شجاع کو "

دیکھ کر بولا

وہ جانے لگا تو صبا کی آواز پر پلٹا ؛ "روحان بھائی می پلیز

اس کو اندھیرا ہونے سے پہلے تلاش کر لیں، وہ اندھیرے

اور بجلی چمکنے سے بہت ڈرتی ہے اور دیکھیں شام ہو رہی

ہے اور موسم بھی خراب ہوتا جا رہا ہے بہت۔ " صبا روہانسی

ہو کر بولی

میں نے کہا ہے میں اس کو کسی بھی قیمت پر تلاش "

"کریلوں گا ان شاء اللہ

روحان شجاع سے بات کرتے ہوئے باہر نکل گیا

اس کی پوری بات سن کر اس نے شجاع کو جانے کا بولا
اور خود گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اس کو بیٹھتے دیکھ کر زاہد اور
احتشام، بلال بھی جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئے تو وہ ان
-تینوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

جس پر بلال نے اس کو کہا؛ "یار اس وقت تیرا اکیلا ہونا
ٹھیک نہیں ہم مل کر اس کو تلاش کریں گے تو جلدی

مل جائے گی شام ہو رہی ہے اور موسم بھی خراب ہوتا جا رہا
ہے۔"

"اور اس کی دوست نے کیا بولا تھا اس کا ڈر"

وہ لڑکی اگر خدا نخواستہ کچھ غلط ہو گیا تو کیا یہ سب برداشت " کر لے گا؟ " احتشام اسکا دھیان دوسری جانب کرنے کے لیے بولا

نہیں میں اس پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا چاہے مجھے " اپنی جان کیوں نہیں دینی پڑے " وہ عزم سے بولا اور زاہد

کو گاڑی چلانے کا اشارہ کر کے اس کی سلامتی سے ملنے
کی دعا کرنے لگا

#####

شام کے سائے بڑھ رہے تھے وہ کب سے چاروں طرف
دیکھ رہی تھی اس کی برؤ ان آنکھیں آنسوؤں سے بھری

ہوئی می تھیں۔ آسمان پر کالے بادلوں کا راج تھا وہ کبھی
آسمان کو دیکھتی اور کبھی غروب ہوتے سورج کو

آج تو پکا مر جائے گی تو نے نہیں بچ سکتی معافی مانگے "
لیے اپنے اللہ سے اپنے سارے گناہوں کی "وہ اپنے سر پر
اچھی طرح دوپٹہ کر کے اپنے آپ سے بولی

ادھر روحان کو یہ سفر ایسے لگا رہا تھا جیسے بہت طویل ہو گیا
ہو اس کے کانوں میں منال کی چمکتی ہوئی می آواز گونج
رہی تھی

میں ہوں ہی سب سے الگ تو الگ کیسے نہیں پکاروں گی"

"

"میں منال رتھان صدیقی ہوں"

مجھے سوری بولنا تھا پر اب لگتا ہے جو بولا تھا سہی بولا تھا "
آپ ہی وہی" اس کا غصے بھرا لہجہ روحان کی یادداشت میں
چمکا۔

تو اس نے آنکھیں موند لیں

میجر صاحب "کچھ پل بعد اس نے جھٹ سے آنکھیں "
کھولیں

ایسا لگتا ہے وہ بہت تکلیف میں ہے اور مجھے پکار رہی "
ہیں۔ " وہ منہ میں بڑبڑایا

"میجر صاحب"

"میجر صاحب"

بار بار اس کے کانوں میں یہ جملہ گونج رہا تھا

اور تیز چلاو زاہد" وہ تڑپ کر بولا"

اس کی لہو رنگ آنکھیں دیکھ زاہد نے اثبات میں سر ہلایا اور
- گاڑی کی رفتار اور تیز کر دی

آسمان پر جوں جوں کالے بادل بڑھتے جا رہے تھے ادھر
سورج بھی غروب ہو گیا تھا۔ روحان شجاع کی بتائی
ہوئی جگہ پر پہنچے ڈیڑھ گھنٹے سے منال کو تلاش کر رہا
تھا۔ موسم کے بدلتے تیور دیکھ کر وہ بہت پریشان ہو رہا تھا۔

وہ ایک مضبوط اعصاب کا مالک تھا مگر اس وقت وہ اندر
سے عجیب ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا واقعی ہے سچ کہا گیا
ہے "یہ پیار ہمیں یا تو بہت مضبوط کر دیتا ہے یا پھر بہت
"کمزور

وہ اس وقت بس منال کو تلاش کرنا چاہتا تھا اس کا دماغ
کچھ غلط سوچنا نہیں چاہتا تھا مگر برے برے خیالات اس
کے دماغ میں آرہے تھے۔

زاہد بلال اور احتشام بھی پوری دل جمعی سے مال کو تلاش
کر رہے تھے مگر اس کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔

اچانک روحان کو صبا کی بات یاد آئی می اور وہ دوڑتا ہوا نیچے
- دھلان کی طرف گیا جہاں سے چھوٹا سا چشمہ گزرتا تھا

- اس کو جاتا دیکھ کر وہ تینوں بھی اس کے پیچھے گئے

#####

وہ نجانے کب سے اللہ سے مدد مانگ رہی تھی اپنے کردہ
ناکردہ گناہوں کی معافی مانگتی وہ بار بار آسمان کو دیکھتی اور
- ڈر کر درخت کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ جاتی

اللہ جی اب تو اندھیرا ہو رہا ہے اور اگر اب بجلی چمکی تو میرا "
ویزہ پکا ہے میں نے نہیں بچنا، ہائے میں کیسے مروں گی
میرا کوئی بھی نہیں ہو گا میرے پاس اور امی ان کا کیا

ہو گیا میرے بنا، میری ڈیڈ باڈی اس کا کیا ہو گا میں یہاں
کب تک پڑی رہوں گی میں نے تو سنا ہے جس کو ایسے
موت آتی ہے مطلب کفن اور قبر نہ ملے وہ بدروح بن جاتا
ہے۔"

نہیں نہیں اللہ میاں جی مجھے بدروح نہیں بننا، آپ میری "
مدد کریں میں اچھی بچی بن جاؤں گی

میں بھی ناکتئی نادان، بے قوف ہوں اپنا بیگ صبا کو "
دے دیا میرا فون بھی اس میں تھا ورنہ میں کسی سے رابطہ
"۔ کر لیتی

مگر میں کس سے رابطہ کرتی جن کے ساتھ آئی تھی "
انہوں نے مجھے تلاش بھی نہیں کیا اور مجھے دھکا کس نے

دیا تھا" وہ اپنے ماتھے پر لگی چوٹ پر ہاتھ رکھ کر یاد کرنے
لگی کہ میرا پاؤں پھسلا تھا یا کسی نے دھکا دیا تھا وہ سوچنے
لگی

تب بادل زور سے گرجے اور ساتھ ہی بجلی چمکنے لگی

اب کافی اندھیرا بڑھ گیا تھا اور کچھ بادلوں کی وجہ سے
اندھیرا ہو گیا تھا

وہ اپنی سوچوں پر لعنت بھیج کر زور زور سے قرآنی آیات پڑھنے لگی جیسے جیسے اندھیرا بڑھ رہا تھا اس کا ڈر بھی بڑھتا جا رہا تھا

اللہ جی میری مدد کریں کسی تو میری مدد کے لیے بھیج "

"-دے

اچانک سے اس کے دل و دماغ میں ایک نام آیا اور بے

ساختہ اس کے لبوں سے ادا ہوا

مجھے بچا لیں میجر صاحب "وہ بول کر رونے لگی"

قرب تھا وہ رونے اور ڈر سے بے ہوش ہو جاتی جب اس

کو اپنے نام کی پکار سنائی دی

"منال"

منال "کوئی می اس کا نام بہت شدت سے لے رہا تھا"

اور وہ اپنا نام سن کر دبک کر بیٹھ گئی اور خود سے بولنے لگی
"آگیا عزرائیل مجھے لینے، اب میں مر جاؤں گی ابھی تو"

میں جینا چاہتی تھی اللہ میاں جی " وہ آسمان کی طرف دیکھ
کر بولی اور مزید درخت کی اوٹ میں ہو گئی جیسے یہ درخت
اس سے موت کو دور کر دے گا

- وہ اور بلند آواز میں آیت الکرسی پڑھنے لگی

#####

"منال-----منال"

وہ دیوانہ وار دوڑتا ہوا نیچے آیا جہاں اس کو منال کی ٹوٹی
ہوئی سی سینڈل نظر آئی جو اس نے منال کو صبح پہنے
ہوئے دیکھی تھی۔ وہ نیچے پاؤں کے نشان دیکھتا ہوا

درختوں کے درمیان کھڑا ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگا لیکن
- وہ اس کو کہیں نظر نہیں آئی

روحان نے ایک بار پھر پورے زور سے منال کو پکارا اور
کسی تھکے ہوئے کھلاڑی کی طرح اپنے دونوں گھٹنے پکڑ کر
لمبے لمبے سانس لینے لگا جب اس کو کسی کے قدموں کی

چاپ سنائی دی اس نے فوراً سر اٹھا کر دیکھا تو اس کا
-رکا ہوا سانس بحال ہوا

####

وہ اپنے نام کی پکار سن کر کبھی اس کو عزرائیل کی آواز
سمجھتی جو اس کی روح قبض کرنے آئے ہیں اور کبھی تیز

چلتی ہوا اور گرجتے بادلوں اور چمکتی بجلی میں اس کو لگتا
جیسے بہت سارے جن بھوت اس کے گرد کھڑے اس
کے گرد گول گول چکر لگا رہے ہیں۔

وہ مسلسل آنکھیں بند کر کے قرآنی آیات پڑھ رہی تھی
جب اس کو پھر سے اپنے نام کی آواز سنائی دی اب
کی بار آواز قریب سے آئی تھی اس نے جھٹ سے آنکھیں

کھول کر آواز پر غور کیا تو اس کے جسم میں جسے جان سی
دور گئی، وہ کب سے یہی آواز سننا چاہ رہی تھی اور اس کی
دعا قبول ہو گئی تھی وہ ایک دم کھڑی ہوئی می اور درخت
کے پیچھے سے باہر نکلی اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے
لگی مگر اندھیرے کی وجہ سے اس کو ٹھیک سے نظر نہیں آ
رہا تھا۔ اس پل قدرت کو اس پر ترس آیا اور بجلی چمکی ایک
-پل کے لیے سارا منظر روشن ہو گیا

منال "وہ زیر لب بولا"

تب ہی منال نے اپنے رب کا شکر ادا کیا اور دوڑتی
ہوئی می آکر روحان کے گرد اپنے بازو کا حصار باندھ دیا اور
- اس کے کشادہ سینے سے لگ کر زار و قطار رونے لگی

روحان اس کی اس حرکت پر اچانک ہی شاک ہو گیا مگر
کچھ دیر بعد اس کی حالت دیکھ اس نے ٹھنڈی سانس
- بھری اور اس کی کمر کے گرد اپنے بازو کا حصار بنا دیا

وہ تینوں روحان کی آواز پر یہاں آئے تھے مگر سامنے کا
منظر دیکھ وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے اور آپس
میں آہستہ سے بولے "لگتا ہے ہم غلط ٹائی م پر آ گئے ہیں

اب ہمارا یہاں کوئی می کام نہیں " اور ایک دوسرے کو

- اشارہ کر کے وہاں سے چلے گئے

#####

وہ کافی دیر تک اس کے سینے سے لگ کر کھڑی روتی رہی

-

کچھ دیر کے بعد منال کو اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تو وہ
ایک دم کرنٹ کھا کر روحان سے الگ ہوئی

"سوری"

تم ٹھیک ہونا کب سے تمہیں تلاش کر رہے تھے ہم "

لوگ، کتنی آوازیں دیں تمہیں جب یہی تھی تو جواب کیوں

نہیں دیا؟ " وہ اپنی خفت مٹاتے ہولا

میں سمجھی عزرائیل آگئے میری جان قبض کرنے " وہ "

تھوک نکلتے ہوئے بولی

کیا؟" وہ اس کے اس جواب پر ایک پل کے لیے خاموش "
ہو گیا

"سیرپسلی تمہیں لگا عزرائیل"

پاگل ہو کیا میری آواز تمہیں عزرائیل کی آواز لگی کیا "
"۔ بات ہے

اور تمہیں کیا لگتا ہے جب عزرائیل جب جان قبض "

کرنے آتے ہیں تو کیا ایسے پیار سے آوازیں دیتے ہیں اور

تمہارے اس طرح درخت کی اوٹ میں چھپنے سے وہ مایوس

"۔ ہو کر چلے جاتے، عقل ہے تمہیں لڑکی

کب سے پاگلوں کی طرح تمہیں تلاش کر رہا ہوں میری "
جان پر بنی ہوئی می کہ تمہیں کچھ ہونا گیا ہو اور تم نے
مجھے کیا بنا دیا' میرا تو اب خواب ہی ہے کہ تم مجھے کبھی
"۔ کسی اچھے نام سے پکارو گی

"میجر صاحب"

وہ آہستگی سے بولی

تو روحان نے منال کو دیکھا جو اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی
-کانپ رہی تھی اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے

میں بہت ڈر گئی تھی اندھیرا ہو رہا تھا بادل اتنا گرج رہے "
تھے اور بجلی کے چمکنے سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے " وہ اٹک
اٹک کر بول رہی تھی بار بار وہ اپنی آنکھوں کو بے دردی سے

صاف کرتی ہوئی می سیدھی روحان کو اپنے دل میں اترتی
- ہوئی می محسوس ہوئی می

روحان نے اپنی جیکٹ اتاری اور اس کے کندھوں پر ڈال
دی اور ایک ہاتھ سے اس کے منہ پر آنے والے بال
سمیٹنے لگا دوسرے ہاتھ کے انگھوٹھے سے نرمی سے اس

کے آنسو صاف کرتے ہوئے ایک بار پھر اس کو اپنے

- ساتھ لگایا

اچھا رو نہیں اب میں آگیا ہوں تمہیں ڈرنے کی کوئی ی "

ضرورت نہیں میں ہوں تمہارے ساتھ " وہ بھاری ہوتی آواز

میں بولا

میں اتنا ڈر گی تھی بار بار اللہ سے دعا کر رہی تھی میری مدد "
کے لیے کسی کو بھیج دے آپ کو بھی اتنی آواز دی " وہ
ایک بار پھر رونے لگی اور ہچکوں کے درمیان بولی

"ششش"

دیکھو تم نے مجھے بلایا اور میں آگیا اللہ نے ہی مجھے تمہاری "

"مدد کے لیے بھیجا ہے یہاں

اب بس کرو رونے کی چلو یہاں سے بارش شروع ہونے "

-والی ہے " وہ منال کو اپنے ساتھ لگا کر چلنے لگا

منال کسی بے جان گڑیا کی طرح اس کے قدم سے قدم ملا
کر چلنے لگی ڈر کے مارے منال نے روحان کی شرٹ کو
مضبوطی سے اپنی مٹھی میں جکڑا ہوا تھا وہ دونوں آہستہ
آہستہ چلتے ہوئے گاڑی تک آئے جب تک بارش بھی
۔ شروع ہوگی تھی

روحان نے منال کو فرنٹ سیٹ پر احتیاط سے بٹھایا۔ اس نے منال کو اپنے ہاتھ سے پانی پلایا اور اس کو ٹارچ جلا کر اس کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنے لگا جو معمولی سے زخمی تھے مگر اس کے پاؤں میں شاید کوئی می چیز لگی تھی جس کی وجہ سے اس کو چلنے میں بہت تکلیف ہو رہی تھی مگر اس نے خود پر کنٹرول کیا تھا۔ مگر وہ نہس جانتی تھی روحان کی عقاب جیسی نظروں سے کچھ چھپا نہیں رہ سکتا

اس نے گاڑی میں موجود فرسٹ ایڈ بکس سے آمئی مینٹ
نکال کر اس کے ہاتھوں اور چہرے پر لگائی می اور اب وہ
اس کے پاؤں کو دیکھنے لگا تو منال نے اپنا پاؤں پچھے کر لیا
جس کو روحان نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے
سامنے کیا منال کو چپ رہنے کا بول کر خود پنچوں کے بل
بیٹھ کر اس کا پاؤں دیکھنے لگا جہاں کانٹا اس کے پاؤں
میں پیوست تھا جس کی وجہ سے منال کو چلنے میں تنگی ہو

رہی تھی۔ روحان نے اس کی ایرٹھی کو نرمی سے دبا کر
احتیاط سے وہ کانٹا نکالا اور اس پر آمئی منٹ لگا کر نل
سے پانی کی بوتل لے کر اپنا ہاتھ دھو کر اس کو بکس میں
پڑی اس کی دی ہوئی می چاکلیٹ نکال کر دی اور بولا
"دوپہر سے تم نے کچھ نہیں کھایا ابھی اور تو کچھ نہیں
ہے اس سے گزارا کرو پاس ہی ایک ڈھابہ ہے ہم جلدی
ہی وہاں جاتے ہیں پھر تم وہاں اچھے سے کھانے کھا لینا"

وہ منال کا گال تپتپا کر بولا اور خود ڈرائی یوانگ سیٹ پر
بیٹھ گیا

وہ تینوں خاموشی سے اس کی کاروائی می دیکھ رہے تھے

اب تم لوگوں کو دعوت نامہ دینا ہو گا بیٹھنے کا "روحان"
نے ان تینوں کو کھڑا دیکھ کر بولا

اچھا ہم یاد ہیں تجھے آج لے جائے ہمہیں میں سمجھا آج "

بھی ہم لوگ اس دن کی طرح بھاگ کر آئی یں گے "

احتشام لڑکا بیوی کے انداز میں بولا

- جس پر روحان نے ان کو گھورنے پر اکتفا ہی کیا

اور تینوں جلدی جلدی گاڑی میں بیٹھے مبادا کہیں سچ میں
وہ ان چھوڑ کر نہ چلا جائے

وہ جانتے تھے آج کل وہ ہر وہ کام کر رہا تھا جو اس نے
پہلے کبھی نہیں کیا تھا

ان کے بیٹھنے کے بعد اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور محتاط
انداز میں ڈرائیو کرنے لگا کیوں کہ اب بارش تیز ہوتی
- جارہی تھی

####

وہ کافی محتاط انداز میں ڈرائیو کر رہا تھا۔ منال خاموشی سے
کھڑی سے ٹیک لگا کر باہر اندھیرے میں دیکھتی جانے کیا
- کھوج رہی تھی

- وہ بار بار منال کو دیکھ رہا تھا

جب کہ وہ تینوں بڑی شرافت کا مظاہر کرتے ہوئے
خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے اور بڑی گہری نظروں سے
-روحان کو دیکھ رہے تھے

جس کا آج اپنی نظروں پر قابو نہیں تھا' جو بار بار بھٹک کر
-منال کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں

اس کی یہ حرکت کافی دیر تک دیکھنے کے بعد بالآخر بلال کی
ہمت جواب دے گئی، وہ اپنی جگہ سے تھوڑا کھسکا اور آگے
ہو کر روحان کے کان میں سرگوشی میں بولا

یار مان لیا وہ بہت پیاری ہے اور تیرا خود پر سے اختیار ختم "
ہو گیا ہے مگر میرے بھائی کی کچھ تو ہمارا بھی خیال کر
ہم دونوں کا نہیں تو بے چارے احتشام کا ہی خیال کر

لے اس کی بیوی بڑی بے چینی سے گھر پر اس کا ویٹ کر
"۔ رہی ہو گی

اس کی بات پر وہ ایک پل کے لیے پیچھے مڑا اور احتشام
۔ کو دیکھنے لگا جو بے چارا منہ بنا کر اس کو ہی دیکھ رہا تھا

روحان نے اس کو دیکھ کر سر ہلایا جیسے بولا ہو تمہارا کچھ
نہیں ہو سکتا اور اپنی پوری توجہ ڈرامیائی ونگ پر کر دی

کچھ دیر بعد وہ لوگ ایک چھوٹے مگر صاف سہترے ڈھابے

- پر موجود تھے

روحان نے گاڑی ایک سائیڈ پارک کی اور خود نیچے اترا اور
- جلدی سے گھوم کر منال کو اترنے میں مدد کرنے لگا

جبکہ وہ تینوں اس کو ایسے کرتے ہوئے دیکھ کر کھسیانی
سی ہنسی ہنسنے لگے۔ روحان کے گھورنے پر ان تینوں نے
تعبداری سے اپنی شہادت کی انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھی اور
- ایک سائیڈ پر بیٹھ گئے

جبکہ روحان نے منال کو ان سے کچھ فاصلے پر کونے میں
لے جا کر اس کو منہ ہاتھ دھونے میں مدد کی اور پھر وہی
- کونے میں موجود ٹیبل پر بیٹھایا اور کھانا آڈر کرنے لگا

کھانا کھا کر وہ لوگ چائے پینے لگے اس دوران روحان کی
نظریں بار بار منال کے چہرے پر بھٹکتی رہیں اور منال

نروس ہوتی رہی ، کبھی وہ اپنے لب کچلتی اور کبھی اپنے
ہاتھ مسلنے لگ جاتی

منال نے بامشکل چائے ختم کی اور اٹھ کھڑی ہوئی اور
"بولی" میرا خیال ہے اب ہم لوگوں کو چلنا چاہیے

وہ نظریں نیچی کر کے بولی

- تو روحان بھی فوراً کھڑا ہو گیا

جس طرح تم چاہو " اس نے کہا اور ان تینوں کو اشارہ "
- کیا اور پھر سے وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ گئے

- تقریباً 15 منٹ کے بعد وہ لوگ ہوٹل پہنچ گئے تھے

ہوٹل میں داخل ہوتے ہی منال صبا کے گلے لگ کر
- رونے لگی

لائی بہ اور شجاع نے منال کو دیکھ کر سرد سانس خارج کیا
وہ کب سے اس کے خیریت سے لوٹنے کی دعا کر رہے

تھے نیٹ ورک نہ ہونے کی وجہ سے روحان ان کو اطلاع
- نہیں دے سکا تھا

صبا نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اس کو خاموش کرانا
چاہا، مگر اپنے ہاتھ پر ہلکی سی نمی محسوس ہونے پر اس نے
اپنا ہاتھ دیکھا تو وہاں خون دیکھ کر صبا بے ساختہ چیخی تھی

اس کی چیخ سن کر وہ سب اس کے پاس آئے اس کا ہاتھ

- دیکھ ان سب کے چہرے کا رنگ اڑ گیا

صبا اپنے ہاتھ پر لگا خون دیکھ بہت گھبرا گئی اور منل کو

دیکھنے لگی جس کا چہرہ تکلیف کی وجہ سے زرد ہو رہا تھا

لائی بہ اور روحان اس کے پاس آئے روحان منال کا بازو پکڑ

کر اپنی طرف گھوم کر اس کو بے چین نظروں سے دیکھنے لگا

جب تمہیں چوٹ لگی تھی بتا نہیں سکتی تھی پتا نہیں کب
سے چوٹ لگی اور خون بہتا جا رہا ہے اور یہ تو بتاؤ تم وہاں
نیچھے کرنے کیا گی تھی کیا بلواس کی تھی میں سب سے
وہ ایک دم غصہ میں آکر بولا

منال جو پہلے بھی سہمی ہوئی تھی اس کے اس طرح
بولنے سے وہ ایک دم ڈر گئی اور دھپ سے صوفے پر بیٹھ کر
رونے لگی

بس کریں دیکھ نہیں رہے وہ پہلے بھی پریشان ہے اور آپ
اس طرح کر رہے بعد میں پوچھ لیں گے وہ وہاں کیسے گئی
تھی سارا وقت تو ہمارے ساتھ تھی شجاع نے روحان کو

ٹھنڈا ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے منال کی طرف دیکھ بولا
جو اس وقت زور و شور سے رو رہی تھی

مجھے کیا پتا تھا یہ سب ہو جائے گا میں تو وضو کرنے گی تھی
کہ کھانے سے پہلے نماز پڑھ لوں گی وہاں میرا پاؤں پھسلا اور
میرے سر میں کچھ لگا میں وہی گر گئی اور مجھے کچھ یاد

نہیں منال روتے ہوئے ہیچکیوں کے درمیان بے ربط ہو
کر بولی

اچھا اچھا سہی ہے اب رونا تو بند کرو ایسے کیوں خود کو
تکلیف میں ڈال رہی ہو پہلے بھی سر پر چوٹ ہے تمہارے
روحان اپنے فون پر ڈاکٹر کا نمبر ملا تے ہوئے بولا

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے چوٹ لگی ہو یا مروں آپ کو تو اپنی
انکوئی ری کی فکر کب کیوں کیسے کیا ہوا وہ منہ بنا کر بولی

صبا اور لائی بہ اس کے دائی یں بائی یں بیٹھی اس کو دلا سہ
دے رہی تھی

کیوں نہیں فرق پڑتا بہت فرق پڑتا ہے خدا نخواستہ تمہیں
کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا وہ روانی میں بول گیا

جب سب نے اس کی طرف دیکھ تو وہ فوراً سنبھل کر بولا

میرا مطلب ہے کہ رات ہو رہی تھی اور صبا نے بتایا تھا تم

ڈرتی ہوں اندھیرے سے اور میں نے لائی بہ سے وعدہ کیا

تھا تمہیں سہی سلامت تلاش کر کے لاؤں گا وہ صبا اور

لائی بہ کو باری باری دیکھ کر بولا

تو ان دونوں نے اثبات میں سرہلا کر اس کی طرف تشکر
سے دیکھنے لگی منال نے ان دونوں کو ایسا کرتے دیکھ کر

زور سے اپنا سر جھٹکا

دونوں اپنے بھائی کی چمچی ہیں وہ منہ میں بولی

سر مت جھٹکواپنا اس طرح ابھی ڈاکٹر آتا ہے پھر دیکھتا ہے
کیسا زخم ہیں اسٹیچر کی ضرورت ہے کہ نہنیں

روحان منال کے بلکل سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے

بولا

اسٹیج کے نام پر منال کے چہرے پر ڈر کے سائے چھائے جو
روحان کی زیرک نگاہوں سے چھپا نہیں رہا

#####

ہیلو میجر روحان کیسے ہیں آپ ڈاکٹر دانش نے آکر بڑی
گرم جوشی سے روحان کو ہاتھ ملایا

ہیلو کے بچے کب سے بلایا ہے اب آ رہا ہے میرا حال چھوڑ
منال کو دیکھ جلدی سے وہ دانش کو ہاتھ ملا کر عجلت میں
بولا

ویٹ ویٹ جگر دیکھتے ہیں اتنا بے صبرا کیوں ہو رہا ہے اور
کون ہے یہ منال جس نے میرے یار کے ہوش حواس
ٹھکانے لگا دیے ہیں وہ مزے لیتے ہوئے بولا تھا
کیوں کہ بلال نے روحان کے فون کرنے کے بعد دانش
کو فون کر کے سب بتا دیا تھا کہ ان کا دوست ان کے
ہاتھوں سے نکل گیا ہے اب دانش اس بات کا ایڈونچر لے
رہا تھا

میرے ہاتھوں سے پٹ جائے گا تو بند کر اپنی فضول بکو اس
اور دیکھ اس کو چل کر نجانے کب سے چوٹ لگی ہے اور
کتنی تکلیف میں ہے وہ جھلی لڑکی بتایا بھی نہیں اور مجھے بھی
خیال نہیں رہا اس کے ماتھے کے زخم کو دیکھا تو اس پر تو
دوائی می لگادی مگر پوچھا نہیں اس کو کوئی می اور چوٹ تو
نہیں آئی می

ایسا کیسے کیا میں نے اور وہ بھی ایسی نخرے والی ہے وہ تو
بتا سکتی تھی نا روحان جسے منال کو تصور کی آنکھ سے دیکھ
کر بولا

جب کہ ڈاکٹر دانش اس کی حالت دیکھ کر یہ اندازہ لگانے
میں مشغول تھا کہ یہ مجیر روحان ہی ہے جس کو سارے
سنجیدگی کیا اعلیٰ مثال مناتے ہیں کہ کیسی بھی لڑکی کا

کوئی می جادو نہیں چلا تو یہ منال کیسی ہے جس کا اس

کا یہ دوست اتنا دیوانہ ہو رہا ہے

او کے چل میرے دوست اب تو میں خود بھی ملنا چاہتا ہو

ں اور دیکھنا چاہتا ہوں اس منال کو وہ مسکرا کر بولا

تو روحان اس کو گھورنے لگا

کیا ہے ایسے کیوں گھور رہا ہے یار وہ اگر تیرے لیے اتنی
اہم ہے تو میرے لیے بہت قابل عزت ہے ریلکس کر
میرے بھولے بادشاہ وہ تیری ہی ہے ڈاکٹر دانش ایک
آنکھ دبا کر بولا اور روم کی طرف چلا گیا

اب روحان کو ساری بات سمجھ آگئی تھی کہ اس کو بلال
لوگوں نے پوری اسٹوری سنادی ہے

میں چھوڑوں گا نہیں تم سب کو بہت ---- ہو وہ ان
تینوں کو گالی سے نواز کر ڈاکٹر دانش کے پیچھے گیا

#####

دروازہ ناک کر ڈاکٹر دانش روم میں داخل ہوا اور پیشہ ورانہ
مسکراہٹ سے ان تینوں کو دیکھا لائی بہ کو تو جانتا تھا مگر
ان دولڑکیوں میں سے منال کو وہ پہچاننے کی کوشش
کرنے لگا

تب ہی اسکی روتی ہوئی منال پر نگاہ پڑی اس کے
ہاتھ کی چوٹ سے وہ مبال کو پہچان کر روحان کی طرف
موڑا جو اسی وقت روم میں داخل ہوا تھا

اس کو اوکے کے اشارہ کر کے وہ منال کی طرف بڑھا

گڈ ایوننگ بیوٹی فل گرلز

گڈ ایوننگ دانش بھائی می یہ منال کو دیکھیں نا اس کو
سر پر بہت چوٹ آئی می ہے لائی بہ نے جواب دیا اور دانش
کے لیے جگہ چھوڑ کر کھڑی ہوئی می

اب دیکھ لیتے ہیں کیسی ہو تم گریبا وہ لائی بہ کے سر پر
ہاتھ رکھ بولا اور منال کے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا

جی میں ٹیھک ہوں لائی بہ مختصر سے بولی

ڈاکٹر دانش کہتے ہیں مجھے کیا میں آپ کے سر کا زخم دیکھ

سکتا ہو پیاری سسٹر

وہ بولا تو منال نے اس کو رونا بھول کر سر اٹھا کر دیکھا
سُسڑ سن کر اس کی آنکھوں میں عجیب سے چمک آئی
تھی

بھائی می بول سکتی ہو آپ بھی مجھے لائی بہ کی طرح وہ مسکرا
کر اس کو دیکھتے ہو بولا

بھائی ی وہ زیر لب بولی اور سر ہلا کر اپنا سر اس کی طرف

موڑ دیا

گڈ گرل

بات سنیں محترمہ آپ اگر یہاں سے تھوڑا اٹھا جائیں گی
تو کیا برا لگے گا آپ کو ڈاکٹر دانش نے صبا کو بیٹھا دیکھا تو بولا

جی دانش بھائی می میں اٹھ جاتی ہوں یہاں سے

صبا بھائی می پر زور دے کر بولی اور اٹھ گی

جب وہ منہ ہی منہ میں لاو تول پڑھنے لگا

صبا کے اٹھنے کے بعد اس نے روحان کو وہاں بیٹھنے کا اشارہ
کیا اور خود منال کے سر کا زخم دیکھنے لگا

کچھ دیر کے بعد بولا اتنا گہرا نہیں ہے پھر بھی اسٹیچرز لگانے
پڑے گے

آپ دونوں جائیوں روم سے باہر وہ لائی بہ اور صبا کو دیکھ

کر بولا

اور ادھر اسٹیجنگ کا سن کر منال کی جان ہوا ہوئی می

آپ ایسے ہی کوئی می دوائی می لگا دیں مجھے نہیں لگانے

اسٹیجنگ بہت درد ہوگا وہ پھر سے رونا شروع ہوگی

اس کو پھر روتا دیکھ کر روحان نے تھک سرچھے کیا اس

کورونا روحان کو بہت ڈسٹرب کر رہا تھا

کچھ بھی نہیں ہوگا کوئی ی درد نہیں ہوگا بہن بولا ہے نا
آپ کو وعدہ ہے یہ بھائی ی آپ کو کوئی ی تکلیف نہیں
دے گا

مگر کیا یہ بہ ضروری ہے منال منہ بنا کر بولی

جی ضروری ہے زخم دیر سے بھرے گا اور بہت تکلیف

رہے گی اور اسٹیچرز لگانے سے جلدی آرام آجائے گا وہ

منال کو سمجھاتے ہوئے بولا

اب وہ اپنا کام کرنے لگا تھا تو وہ منال کو باتوں میں لگا

کربولا

منال یہ چوٹ لگی کیسے تمہیں مطلب گرمی تھی تم یا کچھ

لگا تھا اس نے کب سے روحان کے دل میں مچلتا ہوا سوال

کیا کیوں کہ چوٹ اس کے سر کے پیچھے حصہ پر لگی تھی وہ

دونوں جانتے تھے ایسی چوٹ خود تو بہت کم کیس میں لگتی

ہے اگر سر کے بیک پر چوٹ لگتی ہے تو سامنے ماتھے پر

چوٹ نہیں آتی مگر منال کو ماتھے اور سر کے بیک پر دونوں
جگہ چوٹ تھی جو ان دونوں کو بہت کچھ سوچنے پر
مجبور کر رہی تھی

وہ میں وضو کرنے گی تھی وہی چشمے سے دھوپ شاید بہت
تیز تھی مجھے چکر آیا اور مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میرے

سر پر کسی نے کچھ مارا ہے اس کی بات پر روحان اور دانش
نے ایک دوسرے کو دیکھا

کون تھا وہاں منال دیکھا تھا تم نے روحان ایک دم سے
منال کا ہاتھ پکڑا کر پوچھا

منال نے ایک نظر روحان کو دیکھا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ
سے نکالا آہستہ آواز میں بولی

نہیں کوئی می نہیں تھا وہاں میرا وہم تھا شاید

اس کی بات کے بعد روحان محض ہم کر کے رہ گیا

اسی وقت ڈاکٹر دانش نے اسٹیجیز لگائے پہلے تو منال کو
کچھ پتا نہیں چلا

جب ڈاکٹر دانش اپنا ہاتھ ٹشو سے صاف کرنے لگا تو منال
نے جھٹ سے روحان کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں اس
کی اس حرکت پر روحان کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ
دوڑ گی روحان نے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا

ادھر ڈاکٹر دانش اپنا سر جھکا کر باہر چلا گیا اور اس کو باہر
آنے کا اشارہ کیا روحان نے آنکھوں سے اس کو جانے کا
بولا اور خود منال کو دیکھنے لگا
وہ آنکھیں بند کر کے بھٹی تھی اس پلکیں ہلکی ہلکی لرز رہی
تھی وہ بار بار اپنے نیچلے لب کو بار بار اپنے دانتوں سے کاٹ
رہی تھی منال نے مضبوطی سے روحان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

روحان کافی دیر تک منال کا چہرہ دیکھتا رہا اور کچھ دیر بعد وہ

آہستہ سے اس کے کان کے پاس اپنا منہ لا کر بولا

منال ڈاکٹر دانش نے اسٹیجز کیسے لگا دیے ہیں اگر چاہوں تو

میرا ہاتھ چھوڑ دو اگر چاہو تو ایسے طہی پکڑے رکھو مجھے

کوئی اعتراض نہیں

منال نے اپنے کان پر روحان کی گرم سانس محسوس
کر کے اور اس کی بات سن کر جھٹ سے آنکھیں کھول دی
اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا

مگر روحان نے اس کے ہاتھ پر اپنی پکڑ مضبوط کر دی اس
کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال اس کو بغور دیکھتے ہوئے بولا

مجھے تمہاری بہت فکر ہے منال رتھان صدیقی

اتنی کہ تمہیں منال روحان بننا چاہتا ہوں وہ اسکو پرشوق
نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا

او منال جسے اس کی بات سانس لینا بھول کر اس کو یک
ٹک دیکھے جارہی تھی

بول بنو گی منال روحان وہ جذبات سے چور لہجے میں بولا

منال ہنوز خاموش تھی

take لگتا ہے تمہیں سوچنے کے لیے وقت چاہے اوکے
your time

وہ بولا اور اس کے دائی یں گال آہستہ سے تھپتھا کر بولا
او کے میں جارہا اپنا خیال رکھنا میرے لیے

وہ اٹھا اور جانے کے کھڑا ہوا

باہر جانے لگا اچھر کچھ یاد آنے پر منال کی طرف موڑا اور
اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے اور تیزی سے باہر چلا
گیا

منال کی آنکھیں اس کی حرکت سے پوری کھول گئی اور
پھٹی آنکھوں سے اس کو جاتا دیکھ رہی تھی وہ بولنا چاہتی تھی
مگر جیسے اس کے بولنے کی صلاحیت ختم ہو گئی تھی

وہ نجانے کب تک ایسے ہی بیٹھی رہتی

صبا اس کے پاس آکر بیٹھی اس نے منال کا کندھا ہلایا

کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہو؟ اور تم کہاں رہ گئی تھی ہم "

نے تمہیں کتنا تلاش کیا پتا کتنے برے برے خیال آرہے تھے

میرے دل

میں اگر تمہیں کچھ ہو جاتا اور یہ چوٹ کیسے لگ گی تم کو
"وہ تو شکر ہے تم روحان بھائی می کو مل گئی

روحان کے نام پر منال نے صبا کو دیکھا اس کو کچھ دیر
کی ہوئی می روحان کی حرکت یاد آئی می تو مانو اس کے جسم
کا سارا خون کی لالی اس کے رخسار پر چھا گی

اس کو اپنے گال دھکتے ہوئے محسوس ہوئے جس کی وجہ
سے وہ اپنا چہرہ مزید نیچے جھکا گی

؟ کیا ہوا تھا کچھ تو بتاؤ اس طرح چپ کیوں ہو تم "
صبا نے ایک بار پھر اپنا سوال دوہرایا

کچھ نہیں مجھے نیند آرہی بہت ابھی میں سونا چاہتی ہوں "

"صبح بات کریگے

منال صبا کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولی اور بھاگتی ہوں

اپنے روم میں چلی گی

جب کہ صبا منہ نا کر محض کندھے اچکا کر رہ گی اور وہ

اٹھ کر لائی بہ کے پاس چلی گی

#####

روحان ہوٹل سے باہر آیا تو اس کو وہ چاروں ایک جگہ ساتھ
کھڑے مل گے

اس کو آتا دیکھ کر ان چاروں نے سیٹیاں بجاہی شروع

کردی

روحان ان کے قریب گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر

باندھ کر کھڑا ہو کر ان کو دیکھنے لگا

کیا بات ہے جناب کی اب تو رونق آگئی ہے چہرے پر "

جب کہ کچھ دیر پہلے تو منہ دیکھنے والا تھا جوان کا ایسے جیسے

"اس کو بنا ہتھیار کے ایل او سی پر کھڑا کر دیا ہو

بلال نے اس کے کچھ دیر پہلے کا نقشہ کینچھا تو وہ سب

ہنسنے لگے

کچھ زیادہ دانت نہیں نکل رہے تم لوگوں کے اور کیا بتایا "

"تم تینوں نے اس فیک ڈاکٹر کو

روحان نے اپنی توپوں کا رخ دانش کی طرف کیا تو دانش

حیرت سے روحان کو دیکھنے لگا

بڑی بات ہے ابھی اتنی مدد کی میں نے اور تو اس کا مجھے "

"یہ صلہ دے رہا ہے یہ سب میری برداشت سے باہر ہے

دانش مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

تو اس کو احتشام نے اپنے گلے سے لگایا اور اس کو ماں کی

طرح سر تھپکنے لگا ساتھ ساتھ بولا

تو غم نہ کرے میرے یار جب کسی کو نیا نیا محبت کا "

بخار چڑھتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے

اچھا یہ بتا دے میرے یار اب آگے کیا کرنا ہے کچھ سوچا
ہے کوئی می ڈیٹ کوئی می ملاقات کوئی می منگنی کچھ

"پلان"

زاہد نے روحان کو دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے بولا

"شادی"

روحان مختصر سا بولا اور سگریٹ جلا کر منہ سے لگائی اور

دھواں ہوا میں خارج کیا

کیا "وہ سب بیک وقت بولے"

شادی اور اتنی جلدی کیا ہوا گیا ہے؟ تھوڑا صبر سے چل "

کچھ سکون سے کچھ ملاقات کچھ ملنا ملانا کچھ اس کی تمہیں

سمجھ آئے اور کچھ تم اس کو سمجھو پھر کرنا شادی کا
"پلان"

"نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا"

روحان نے بلال کو بات کرتے ہوئے ٹوکا

میں اس کی بہت عزت کرتا ہوں شاید محبت سے بھی "

زیادہ

ایسی وجہ سے میں منال کو بھرپور عزت کے ساتھ جلد از

جلد اپنی زندگی میں لانا چاہتا ہوں

ملنا ملانا اور ایسے طرح کے فضول کام کر کے میں اپنی محبت

کی تذلیل نہیں کرنا چاہتا میں منال کو عزت دینا چاہتا ہوں

جس کی مستحق ہے وہ میرے لیے بہت قابل عزت ہے
"بہت زیادہ"

روحان منال کا مسکراتا ہوا چہرہ اپنے تصور کی نگاہ میں رکھ
کر جذبوں سے چور لہجے میں بولا

کیا بات ہے یہ تو پکا عاشق بن گیا ہے یہ تو گیا کام سے "
اس کا کچھ کرنا پڑے گا آخر کو یاری کا بھرم بھی رکھنا ہے

"

بلال ہنستے ہوئے بولا

چلو اب ہم سب چلے سونے بہت تھک گے ہیں سارا دن "
پہلے میٹنگ اور پھر ساری شام اس مجنوں میاں کے نام نذر
" ہوگی اب بستر پر جانا ہے چین کی بانسری بجانی ہے
زاہد انگریزی لیتے ہوئے بولا تو بلال اور احتشام نے
تائییدی میں سر ہلایا

او کے اب میں چلتا ہوں جب میری ضرورت ہو مجھے بلا لینا "

" صبح میں آؤں گا دیکھنے اپنی منال بھابھی کو

دانش ان سب سے الوداع لیتے ہوئے بولا

اس کی بات پر وہ تینوں بھی کورس میں بھابھی بولے تو

روحان کے لبوں جاندار مسکراہٹ پھیل گی

دانش کے جانے کے بعد وہ تینوں بھی ریسٹ ہاوس
چلے گئے جب کہ روحان وہی کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر
چمکتا ہوا چاند دیکھنے لگا

#####

رات دھیرے دھیرے گزر رہی تھی لائی بہ اور صبا دو نوں
مزے کی نیند سو رہی تھی

مگر وہ کب سے سونے کی کوشش کر رہی تھی اور نیند اس
کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی

بند آنکھوں سے بار بار اس کو روحان کی وہ حرکت اس کے
یاداشت کے پردے پر لہرا جاتی ہار کر اس نے آنکھیں
کھول دی اور اٹھ کر بیٹھ گی

بال سمیٹ کر ایک کندھے پر کر وہ چلتی ہوئی بالکونی
میں آگی وہاں کھڑی ہو کرتازہ ہوا میں سانس لینے لگی کچھ
دیر پہلے روکی بارش کی وجہ سے خنکی بڑھ گی تھی اس نے

اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے گرد لپیٹا اور آنکھیں بند کر کے
کھڑی ہوگی

"منال روحان بنو گی"

یہ جملہ اس کے کان میں جیسے بڑے پیار سے بولا گیا تھا
اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دی اور نیچے دیکھنے لگی

عین اسی وقت روحان نے اس کو دیکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ
گیا اور فون نکال کر منال کا نمبر ملایا اور فون کان سے لگا
کر اس کو دیکھنے لگا

فون کی بیل سن کر منال روم میں اس نے جلدی سے فون
آنسر کیا تاکہ وہ دونوں نہ اٹھ جائیں

جی "وہ آہستہ آواز میں بولتی ہوئی می پھر سے بالکونی میں "

آگی

تم سوئی می نہیں ابھی طبعیت تو ٹھیک ہے نادر د تو "

نہیں اور اس طرح باہر کیوں کھڑی ہوں نہ کوئی می شال

"اور شوز پہنے ہیں سردی لگ گی تو

وہ فکر مند لہجے میں بولا

تو منال نے بے اختیار اپنے پاؤں کو دیکھا تو ننگے پاؤں

کھڑی تھی

شال کا سہی ہے آپ کو کیسے پتا چلا میں نے شوز بھی "

"نہیں پہنے ہوئے

"پہلے تم میری پہلے کی باتوں کا جواب دو"

وہ ترنت بولا

بس نیند نہیں آرہی تھی طبعیت بھی ٹھیک ہے اور اب "

"بہت کم ہے درد

وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی

گڈ میڈیسن کھائی تھی اور نیند کیوں نہیں آرہی کوئی ی " "پریشانی ہے تو بتاؤ مجھے

جی کھائی تھی میڈیسن اور نیند مجھے نہیں پتا کیوں " "نہیں آرہی اور کوئی ی پریشانی نہیں کیا ہونی ہے

وہ اپنے پیروں کو دیکھتے ہوئے بولی

میری کوئی می بات بری لگی ہوں تو سوری بس میں اس "

وقت خود پر سے اپنا اختیار کھو چکا تھا مجھے اس طرح نہیں

کرنا چاہے تھا میں معذرت چاہتا ہوں اور سچ میں تم کو اپنی

زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں پوری عزت و احترام کے

ساتھ میں تمہیں ہر وہ خوشی دینا چاہتا ہوں جو تمہارا مقدر

ہے مجھے لمبی چوڑی وضاحت نہیں دینی آتی اور عام لوگوں

کی طرح وعدے قسمیں کھا سکتا ہوں ساتھ جینے مرنے کی
بس یہی وعدہ کر سکتا ہوں

اگر میری زندگی میں شامل ہو جاو گی تو پوری کوشش کروں
گا کبھی کوئی ی دکھ نہ آئے تمہاری زندگی میں ہمیشہ مسکراتی
رہو اور اس کی وجہ میں بنوں گا تو مجھے بہت خوشی ہوگی میں
سیدھا سادہ سا پریکٹکل سا بندہ ہوں اور سیدھی بات کرتا ہوں
"مجھے تم سے محبت ہوگی ہے شادی کرو گی مجھے سے"

روحان نے گہمبیر آواز میں منال کو نظروں میں رکھتے

ہوئے بولا

اس کی بات سن کر منال کو خنکی میں بھی پیسنے آنے لگے

وہ ایک ہاتھ سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگی منال کا دل

اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے پسلی توڑ کر باہر آجائے گا

بولو کیوں خاموش ہوگی مجھے دیکھ کر جواب دو جو مرضی ہاں "

"یا ناں کا

"مجھے نہیں پتا میں کچھ نہیں جانتی"

وہ اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیر ر بولی

اچھا پھر کس کو پتا ہے ہوگا یہ بتادوں میں جا کر اس "

"سے پوچھ لیتا ہو

وہ جذبے سے بولا

مجھے نہیں پتا آپ کو کیسے دیکھوں اتنی دور تو بیٹھے ہیں کچھ "

"نظر نہیں آ رہا

وہ روانی میں بولی اور پھر اپنی انگلی دانتوں میں دبا گی

اس کی اس طرح بولنے اور حرکت پر وہ ہنسا
اچھا اس طرح بولو پاس سے دیکھنا ہے میں آجاتا ہوں ابھی "
" اوپر لابی میں تم بھی آجاؤ

جی نہیں ایسا کچھ نہیں بس آپ بتائیں آپ کو کیسے "
"پتاتھا میں نے شوز نہیں پہنے ہوئے

وہ بات کو بدلنے لگی

روحان اس کی چالاکی پر مسکرایا اور بولا

مجھے پتا تھا میں صرف تمہیں دیکھ ہی نہیں محسوس بھی "

"کر سکتا ہے جیسے ابھی تم اپنے ہونٹوں کو مسل رہی ہو

اس کی بات پر منال نے جھٹ اس کی طرف دیکھا جسے وہ
نیچے نہیں اس کے بالکل سامنے کھڑا اس کی ہر حرکت نوٹ
کر رہا تھا

"اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ"
وہ جلدی سے فون بند کرنے لگی

کیا ہوا جواب تو دو میری بات کیا تم ایسا نہیں کر رہی تھی "

"اور میری دوسری بات بھی جواب دو

نہیں جی میں ایسا کچھ نہیں کر رہی تھی اور آپ کی "

"دوسری بات جواب مجھے نہیں پتا

بول کر اس نے جلدی سے فون بند کر دیا

اس کی بات سن کر روحان جی بھر کر ہنسا اور بلند آواز میں

بولا

"میری جھلی"

منال نے اس کے ہنسنے کی آواز سنی اور شرما کر اندر چلی گئی

اسی وقت رنم روم میں داخل ہوئی منال کو اس طرح

- شرما کر مسکراتا دیکھ کر وہ جی جان سے جل گئی

رنم نے منال ایسے مسکراتے دیکھ کر طنزیہ لہجے میں بات
شروع کی

ویسے کہاں چلی گی تھی تم سب کو وقت ڈال دیا تھا یہ "
سب بے چارے تمہیں پاگلوں کی طرح تلاش کر رہے تھے
میں نے تو بولا تھا ہو سکتا ہے تمہارا اپنا الگ سے کوئی می

پلان ہو آخر صبح کو بھی تم اس کیا نام ہے اس کا اس لڑکی

"کے بھائی می جو تمھاری نیو دوست بنی ہے

وہ مصنوعی پن سے بولی

ہاں میجر روحان"

"اس کے ساتھ تھی نا صبح ڈیٹ پر

آخری بات وہ آنکھیں نچا کر بولی

جسبھی تو تم سے اس لڑکی سے دوستی کی اور اب بھی تم "
اس کے اسی بھائی می ساتھ آئی می ہو اور وہ ہی خدمتیں
"کر رہا تھا تمہاری

منال خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی

بولو اب کچھ کیوں چپ کھڑی ہو ویسے تو تمہارے پاس ہر "
بات کا جواب ہوتا ہے اب کیوں بولتی بند ہوگی ہے تمہاری
کیا دال میں کچھ کالا ہے یا پوری دال کالی ہے تمہاری

"منال رتھان صدیقی"

"ہیہم بولو

رغم کیمنگی سے ہنستے ہوئے بولی

ہوگی ہے تمہاری بات پوری یا کچھ باقی ہے تمہارے "

"گندے ذہن میں

منال بڑے سکون انداز میں چلتے ہوئے اس کے پاس آکر
روکی اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

پہلی بات میں میجر روحان کے ساتھ ڈیٹ پر نہیں تھی "
انہوں نے مجھ سے اور میں نے ان سے اپنے رویے کی
معافی مانگی تھی تو تبھی میں نے ان کے ساتھ ناشتہ کیا

کیوں کہ وہ ایک اچھے اور سلجھے ہوئے انسان ہیں اور میں
"تمھاری طرح ڈیٹ پر نہیں جاتی

میں تمھارا "رخم بپھر شیرنی کی طرح چلائی می"

خاموشی سے بات سنو میری اب تم جیسے میں نے تمھاری "
"سنی تھی

منال نے ایک دم سے اس کی بات کاٹ کر رخ کو

خاموش رہنے کا بولا

اور دوسری بات میں کہی نہیں گی تھی وہی تھی مجھے "

چوٹ لگی تھی اور میں بے ہوش ہوگی تھی رہی میرے

دوستوں کی مجھے پاگلوں کی طرح تلاش کرنے کی بات تو

میں ایسی ہوں شاید انہوں نے مجھے تلاش کیا جب کہ تم

تو میرے تایا کی بیٹی ہو تم کو میری ذرا بھی فکر نہیں

ہوئی

اور میں ایسے ویسے پلان نہیں بناتی تم بہت اچھے سے

جانتی ہو

رہ گی لائی بہ سے دوستی وہ میں نے اس سے بنا کیسی

مطلب کے کی ہے یہ میرا خدا جانتا ہے تم کو اپنی

صفائی دینا میں ضروری نہیں سمجھتی

اور رہ میرے واپس میجر روحان کے ساتھ واپس آنے کی تو

ان کو لائی بہ اور شجاع نے کہا تھا مجھے تلاش کرنے کو اور

میں ان کے ساتھ اکیلی نہیں تھی ان کی پوری ٹیم نے

مجھے مل کر مجھے تلاش کیا تھا

اور جو تم کو خدمت لگ رہی ہے اس کو انسانیت بولتے ہیں

جو تم میں دور دور تک نہیں اور میری دال کو چھوڑ اپنی دال

"کو دیکھو اس وقت تم کہاں سے آرہی ہو

منال نے پرسکون رہتے ہوئے رخم کو اچھے سے لتاڑا

جس پر رنم جل کر راکھ ہوگی غصے سے مھٹیاں بیچ کر رہ گی

"میں تمہارا سب بتاؤں گی گھر جا کر جو یہ سب تم کر رہی ہو"

رنم نے منال کو ڈرانا چاہا

اچھا بس تمہارے منہ میں زبان ہے میں کیا گونگی ہوں "

ویسے بھی تمہاری والدہ کہتی ہیں میری زبان بہت لمبی ہے

یہ دیکھو " منال نے باقاعدہ اپنی زبان نکال کر رخم کو

دکھائی

ہٹو یہاں سے تم ہو ہی بہت بدتمیز میں تمہارے منہ ہی "

"نہیں لگنا چاہتی

رنم منال کے ایک سائیڈ سے ہو کر گزرتے ہوئے بولی

جیسے میں تو تمہارے لیے تڑپ رہی ہو رنم فرقان جاو جاو "

"کام کرو اپنا

وہ ہنس کر بولی

اور اپنے بیڈ پر جا کر بیٹھ گی پاؤں اوپر رکھ کر ان پر لوشن
لگاتے ہوئے اس کے لب مسکرا رہے اور وہ گنگانے لگی

بڑی خوش لگ رہی ایسا کیا مل گیا تم کو جو اس طرح "

"خوش ہو کر گنگنا رہی ہو

رغم حسد کی آگ میں جلتے ہوئے بولی

تم سے مطلب میں ہنسوں یاروں میں تمہیں بتانے کی "
"پابند نہیں سوچتی رہو لگاؤ تکے میں تو سو رہی ہوں

منال نے لیٹ کر اپنے اوپر اچھی طرح سے کمبل ڈالا اور
آنکھیں موند لیں

- بہت خوش ہو تم جیسے قارون کا خزانہ ہاتھ آگیا ہے "

تمہارے صبر رکھو تم اور دیکھو میں کیا کرتی ہوں تمہارے
ساتھ تمہاری یہ ہنسی چھین نہ لی تو میرا نام رنم نہیں پہلے
میرا پلان خراب ہوا ہے اب نہیں ہوگا تمہاری اس ہنسی کو
میں آنسوؤں میں بدل دوں گی ایسا کروں گی اب کی بار
"تمہارے ساتھ یاد کروں گی"

وہ سانپ کی طرح پھنکارتے لہجے میں خود

سے بولی

#####

سورج طلوع ہو گیا تھا ہلکی ہلکی سی روشنی اندھیرے کو
مٹانے کی کوشش میں تھی چڑیاں اپنی میٹھی آواز میں اللہ
کی پاکی بیان کر رہی تھی جب وہ سر پر شفاف سفید ٹوپی پہنے
مسجد سے نماز ادا کر کے باہر آیا اس نے سفید کرتا شلوار پہنا

ہوا تھا جس میں وہ بہت پر نور سالگ رہا تھا مسجد سے
نکلے ہوئے اس کے لبوں پر ہمیشہ کی طرح تسج جاری تھی
جو اُس نے باہر آتے تک مکمل کی اس نے آسمان کی طرف
دیکھا اندھیر سے اجالے کا سفر جاری تھی وہ اب تیز قدموں
سے چلتا ہوا اپنی منزل کی طرف رواں تھا اس کو آواز روکنا

پڑا

روحان بھائی می بات سنیں میری " پکارنے والا شجاع تھا "

ہاں بولو " وہ روکا "

؟ " بھائی می وہ آپ رات بھر کیا یہی تھے "

ہمسم ہاں بس نماز سے پہلے گیا تھا کپڑے چنچ کرنے *
"کے لیے"

صبح پھر میرے روم میں آجاتے فضول دوسرا روم بک "
کرایا" شجاع روحان کو دیکھ کر بولا

"روم کی ضرورت نہیں تھی تو نہیں بک کرایا"

روحان سنجیدگی سے بولا

پھر کیا آپ پوری رات لابی میں تھے؟ کیا ضرورت تھی اس "

؟" طرح بے آرام ہونے کی

وہ حیران ہو کر بولا

شجاع بچوں کی طرح ایکٹ مت کرو ہم اس سے زیادہ "

مشکل حالات میں گزارا کرنا جانتے ہیں اور دوسرا میرا یہاں

روکنا ضروری تھا کس بھی وقت منال کو مدد کی ضرورت پڑ

سکتی تھی اللہ نہ کرے اس کی طبعیت خراب بھی ہو سکتی

"تھی

آپ کو کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے منال کی جو آپ نے "

اس کے لیے اپنا آرام بھی پس پشت ڈال دیا اور مجھے لگتا

"ہے ابھی بھی آپ کو کہی جانے کی جلدی ہے

وہ مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

دیکھ میرے بھائی می میں گھوما کر بات نہیں کرتا تو جانتا "

ہے ہاں جلدی ہے مجھے جانے کی ہوٹل جانا ہے تمہارے

منال کو دیکھنے اور رات بھی میں اس کی وجہ سے یہی تھا
اور بات یہ ہے کہ میں منال کو منال روحان بننا چاہتا ہوں
"تو فکر کرنا تو بنتا ہے کہ نہیں

روحان کی بات سن کر شجاع کا منہ کھول گیا اور وہ پھٹی
آنکھوں سے اپنے بھائی کو دیکھنے لگا جس کے سنجیدہ

ہونے کی کوئی مثال نہیں تھی اور اب وہ ایک لڑکی
کے لیے اتنا پریشان تھا

"اب منہ بند کر اور چل"

بھائی آپ سچ بول رہے ہیں آپ منال سے شادی کرنا "
"چاہتے وہ کیسی ہے جانتے ہیں نا آپ

شجاع بے یقینی سے اپنے بھائی کی کو دیکھ کر بولا

پہلے کبھی جھوٹ بولا ہے اور کیا کمی ہیں اس میں اتنی "
"اچھی تو پیاری بھی اور

شجاع ایک دم گلہ پھاڑ کر ہنسنے لگا تو روحان بات ادھوری
چھوڑ کر اس کو دیکھنے لگا

کیا ہو گیا میرا بھائی می کسی لڑکی کی تعریف کر رہا ہے اور وہ "
بھی اس لڑکی کی جس کو پورا کالج جنگلی بلی کے نام سے
جانتا ہے وہ لڑکی میرے معصوم بھائی می کے حواس پر سوار
"ہو گی ہے"

وہ پیٹ کر ہنسنے لگا

بہت بری بات ہے شجاع اب وہ تمھاری ہونے والی "

بھابھی ہے اور یہ کیا بولا ہے تم نے اس کو آئی ندہ نہ سنو

ں یہ لفظ ورنہ مجھے سے برا کوئی می نہ ہوگا مجھے وہ بہت

" عزیز ہوگی ہے وہ میرے دل کے بہت قریب

وہ آنکھیں بند کر کے بولا

اچھا جی صبح ہے کچھ نہیں کہتا اگر وہ آپ کو اتنی پسند "
ہے لیکن سوچ لیں بہت ہی افلاطون لڑکی ہے پر کیا کریں
اب تو آپ کو عشق ہو گیا ہے آپ کو اس سے کیا کر سکتے
ہیں چلیں اب چل کر میری بھابھی کے روشن چہرے
کا دیدار کر لیں یہ نہ ہو مجھے آپ کی بد دعا لگ جائیں

"مجنون بن گے ہیں ویسے آپ پورے

وہ روحان کا چہرہ دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط کر کے بولا

"ہو گیا چل اب"

روحان نے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالا اور اس کو تقریباً ساتھ

گھسیٹ کر چلنے لگا

#####

وہ ابھی سوکراٹھی تھی فریش کر آئی می اور اپنے بال کی
پونی بنانے کی کوشش کرنے لگی مگر سر پر بندھی پٹی کی
وجہ سے وہ تنگ ہو رہی تھی

تب لائی بہ اس کے پاس آئی می اور اس کے ہاتھ سے
برش لے کر اس کے بالوں نہایت آرام سے پھیرنے لگی
دھیلی سے چوٹیاں بنا کر اس نے منال کو دیکھا

اب کیسی تمھاری طبعیت ہے درد تو نہیں رات نیند ٹھیک "
؟" سے آئی می تھی

"ہاں اب کافی بہتر ہو درد نہیں ہاں نیند بھی آگی تھی"

وہ مسکرا کر بولی

ایک دم سے اس کو رات اپنی اور روحان کی باتیں یاد آئی

تو اس نے آنکھیں بند کر لیں

ایک بار پھر بند آنکھوں سے اس کو روحان کی حرکت یاد

آئی تو اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دی

منال کو اپنے گال جلتے ہوئے محسوس ہوئے
لائی بہ جو اس سے بات کر رہی تھی اس کے اس طرح
کرنے اس کو غور سے دیکھنے لگی

کیا ہو گیا منال تم ٹھیک تو نا اس طرح بلش کر رہی ہو خیر "
"تو ہے نا سب

وہ منال کو چھیڑتے ہوئے بولی

"نہیں کچھ نہیں ایسا"

وہ اپنے منہ پر آئی می لٹیں ہٹا کر بولی

مرضی ہے تمہاری اگر چاہوں تو مجھے بتا سکتی ہو میں کسی "

"کو نہیں بتاؤں گی پرامس

لائی بہ نے منال کا ہاتھ تھام کر بولی

ہاں تم پوچھو شاید تم کو کچھ بتا دے تم تو اس کی بہت "
اچھی اور گہری دوست ہو مجھے تو رات اس نے کچھ نہیں
بتایا مجھے اپنا دشمن جو سمجھتی ہے رات بھی یہ فون پر کسی
سے بات کر رہی تھی میں آئی تو مجھے دیکھ کر فون بند
کر دیا اور بہت ہی شرمناک تھی پتا نہیں کون سا عاشق پیدا
"ہو گیا ہے اس کا

رنم زہر اگلتے لہجے میں بولی

زبان سنبھال کر بات کرو رنم میں چپ ہو اس کا یہ "
مطلب نہیں تم اپنی حد سے گز جاو تمہیں اپنی حد یاد ہو نہ
ہو مجھے یاد ہے میں کبھی ایسا کوئی می کام نہیں کروں گی
" جس سے میرے باپ کے نام پر حرف آئے

باپ ، باپ " وہ بول کر زور زور سے ہنسی لگی "

باپ اور بھائی می ہے بھی تمہارا جو تم ایسے بول رہی ہو "

"رہنے دو بی بی

رغم سفاکی سے بولی اور وہاں سے چلی گی

اس کی بات پر منال آنکھیں آنسو سے بھر گئی جس کو وہ

چھپانے کے لیے ادھر ادھر دیکھنے لگی

تم دفع کرو اس کو رو نہیں پہلے بھی تمہارے سر پر چوٹ "
لگی ہے درد ہوگا

چلو ہم ناشتہ کرنے چلتے ہیں پھر دانش بھائی می کو بلاتے
ہیں وہ تمہارا چیک اپ کر لیں گے پھر ہم لوگ شجاع
"کے ساتھ کہی جائی ہیں گے

لائی بہ اس کا دھیان بٹانے کے لیے بولی اور اس کا ہاتھ پکڑ

کر

اس کو باہر لے آئی می

جہاں پہلے ہی صباء شجاع روحان ناشتے پر ان دونوں کا ویٹ

کر رہے تھے

روحان نے منال کو دیکھا تو اس کو روئی می روئی می لگی

کیا ہوا منال تم کیوں روئی می ہو طبعیت خراب ہے درد "

" ہے کیا تم کو بتایا کیوں نہیں

وہ اس کو دیکھ کر سوال پر سوال کرنے لگا

نہیں بھائی می منال تو بہت خوش تھی ہم بات کر ہے "
تھے پھر وہ رنم کی پچی آگی اس نے منال کا سارا موڈ
"خراب کر دیا"

"کیوں کیا بولا اس چڑیل نے"
صبا منال کو ساتھ لگا کر بولی

تو لائی بہ نے ساری بات ان کو بتادی

یہ ہمیشہ اس طرح کرتی ہے منال کو ہمیشہ بھائی می نہ "

ہونے اور اس کے ابو کے فوت ہونے پر طعنہ دیتی ہے

"جسے اس سب میں منال کا قصور ہے

صبا منال کی کمر سہلاتے ہوئے بولی

"بس اتنی سی بات پر آپ اتنا رو رہی ہیں"

منال شجاع منال کو دیکھ کر بولا

یہ اتنی سی بات نہیں آپ کو نہیں پتا یہ کتنا بڑا دکھ ہے"

"میرا"

منال گلوگیر لہجے میں بولی اس کی آنکھوں سے آنسو موتیوں

کی طرح گر رہے تھے

جو روحان کو اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے

وہ نہیں جانتی تھی اس کا اس طرح سے رونا کسی کو کتنا

ڈسٹرب کر رہا ہے

"ٹھیک ہے مان لیا اب کیا مسئی لہ ہے بھائی می کا نا"

شجاع منال کے پاس جا کر بولا

جس پر منال نے سر ہلا کر اس کو جواب دیا

"اچھا ادھر دیکھو میں کیسا لگتا ہو آپ کو"

شجاع کے بولنے پر روحان سے اس کو دیکھا اس کی بات
کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا

"کیا مطلب"

وہ شوں شوں کرتی آنسو صاف کر کے بولی

مطلب یہ کہ میں آپ کو شریف اور سادہ اچھا بندہ لگتا "

ہوں کیا

اگر لگتا ہو تو کیا آپ مجھے اپنا بھائی می بناو گی کیونکہ مجھے
آپ جیسی اچھی سی ایک بہن چاہیے جو بھائی می کے لیے
روتی ہے ناکہ اس موٹی لائی بہ کی طرح جو بھائی می کو رولاتی
ہے"

اس کی بات پر منال نے سہراٹھا کر شجاع کو دیکھا جو اس
کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"بولو کیا بھائی می بن سکتا ہوں میں تمہارا پکا والا"

جی "وہ روتے روتے ہنس کر بولی"

تو شجاع نے اس کے سر ہاتھ رکھ دیا

اب کبھی نہ سوچنا کہ بھائی می نہیں ہے تمہارا میں ہوں "

اب سے تمہارا بھائی می ہر وقت ہر مسئی لے میں تمہارے

ساتھ اب جس نے بولا تمہارا بھائی می نہیں اس کا میں منہ

توڑ دوں گا" شجاع نے فضا میں ہاتھ چلایا تو منال کھل کر

ہنسنے لگی اس طرح کرنے سے اس کی آنکھوں میں جمع

پانی اس کی آنکھوں کو اور حسین بنا رہا تھا

"جگنو آنکھوں والی"

روحان نے زیر لب بولا اور ان سن کو ہنستا دیکھ کر خود بھی
مسکرا نے لگا منال کے ہمیشہ اس طرح مسکرا نے کی دعا
مانگ کر وہ ناشتہ کرنے لگ گیا

اس کو ناشتہ کرتے دیکھ کر وہ سب بھی جلدی سے بیٹھ
کر ناشتہ کرنے لگے

#####

وہ جلے پیر ادھر سے ادھر پھیر رہی تھی اس کو کسی پل
سکون نہیں آ رہا تھا جو کچھ وہ نیچے دیکھ اور سن کر آئی
تھی وہ اس کے لیے ناقابل برداشت تھا

اس نے اس دن بھی اپنی پوری کوشش کی تھی کہ منال
سے جان چھوٹ جائے مگر اس دن بھی میجر روحان اور اس
کے بھائی می شجاع نے اس کا بنا بنایا کھیل خراب کر دیا تھا

اب، اب کیا کروں؟ ایسا جس سے یہ منال سے جان "

چھوٹ جائے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے

کم بخت کو اس شجاع نے بہن بنالیا ہے بڑی معصوم بنتی

ہے یہی چیزیں تمہارے خلاف ایسے استعمال کروں گی

منال تم یاد کرو گی اور میجر روحان وہ کیسے بیٹھی بیٹھی

- نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

تمہیں اب کی بار تمہیں ایسا بد نام کروں گی کہ کوئی ی
تمہیں بچا نہیں سکے گا اس بار یہ میجر روحان بھی کچھ نہیں
"۔ کر سکے گا

وہ سفاکی سے سوچنے لگی اور اپنا فون چیک کر کے اس میں
کچھ دیکھ کر ہنسنے لگی

پہلے بھی تم نے میرا پلان خراب کیا ہے مجیر روحان مگر "
"اس بار نہیں

وہ سوچتے ہوئے کھو گی

روکوں ! تم لوگوں ایک منٹ میں ذرا وضو کر کے آتی ہوں "

کھانا کھانے سے پہلے میں نماز پڑھ لوں گی صباء میرا بیگ تم

" لے جاؤ میں آتی ہوں

منال نے سب کو اوپر جاتے ہوئے دیکھا تو صبا سے بولی

ٹھیک ہے پر جلدی آنا ہم تمہارا اوپر ہی انتظار کرتے ہیں "

صباء اس کا بیگ پکڑتے ہوئے بولی

"ہاں صبح ہے جاو تم"

منال نیچے چشمے کے پاس بیٹھ کر وضو کرنے لگی

وہ وضو کر کے وہاں سے اٹھنے لگی تھی جب اس کو ایسا لگا

جسے اس کے سر پر کچھ لگا ہو وہ موڑ کر پیچھے دیکھنا چاہتی

تھی مگر اس کی آنکھوں کے آگے اندھیر چھا گیا اور وہی نیچے
گئی اور اس کے ماتھے اور ہاتھ پر چوٹ لگ گئی

اس کو گرتا دیکھا کر اس نے ہاتھ میں پکڑا ڈانڈا ایک طرف
زور سے پیھنکا اس کے قریب آکر اس کو سیدھا کر کے دیکھا
نبض دیکھ کر اس کے زندہ پر افسوس کیا اور اس کو
دوسری طرف ایک بڑے پتھر کی اوٹ میں لٹا دیا اور پاس

پڑا خشک گھاس پھوس اس پر ڈال دیا ہاتھ جھاڑ کر
کھڑے ہو کر سوچا کچھ دیر تک خون بہنے یا کسی جانور کا شکار
بن جائے گی اور تیز تیز قدم اٹھا کر وہ اوپر سب کے ساتھ
شامل ہوگی۔

رنم تم کہاں تھی؟ اس کو سب سے پہلے صبا نے دیکھا۔

یہی تھی کہاں جانا ہے میں نے اور آج تمہیں میری فکر "

"کیوں ہو رہی ہے

وہ جل کر بولی

میں نے تو ویسے ہی پوچھا تھا سب ساتھ آئے ہیں ایک "

"دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے نا

صباؑ خلوص سے بولی

مجھے تمہارے خیال کی ضرورت نہیں آتی سی سمجھ"

"میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں

وہ نخوت سے بول کر آگے چلی گی

اس کے جانے کے بعد صباء نے منہ بنا کر سوچا فضول

میں

اس بے کار لڑکی پر وقت ضائع کیا ہے

اس پر دو حرف بھیج کر وہ منال کا ویٹ کرنے لگی جب

کافی دیر تک وہ نہیں آئی تو پریشان ہو کر شجاع اور لائی بہ

کے پاس گئی۔

وہ دونوں اور باقی گروپ کے لوگ مل کر منال کو تلاش
کرنے لگے جب ان کو تلاش کرتے ہوئے کافی ٹائی م ہو گیا
اور نہیں ملی تو شجاع نے روحان کو فون کیا مگر وہ بھی فون
پک نہیں کر رہا تھا

دو گھنٹے اس کو تلاش کرنے کے بعد وہ تھکے ہارے ہوٹل
واپس آگے

ادھر رنم اپنا پلان پورا ہونے پر بہت خوش تھی کہ اب اس
کی منال سے جان چھوٹ جائے گی

اس کی خوشی کو گرہن جب لگا جب روحان وہاں آیا اور سر
کے بل منال کو تلاش کرنے نکل گیا اور کچھ گھنٹوں کے
بعد وہ اس کو زندہ سلامت لے کر لوٹ آیا

رغم کو پورا یقین تھا کہ منال نے اس کو مارتے ہوئے
نہیں دیکھا تھا وہ اس وجہ سے مطمئن تھی

مگر اپنے پلان کے خراب ہونے کا ذمہ دار وہ شجاع اور
روحان کو سمجھتی تھی

اور اب جب شجاع نے منال کو اپنی بہن بنایا تھا اور میجر
روحان کی آنکھوں میں منال کے لیے پسندیدگی دیکھی
تھی اس کا جلن ے مارے برا حال تھا

اب وہ کچھ اور کرنے کا سوچ رہی تھی جس کا نقصان

منال روحان اور شجاع تینوں کو ہو

اس کے شیطانی دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا

وہ منال کی خوشیاں برباد کرنا چاہتی تھی

ادھر منال رنم کی بھیانک سازش سے بے خبر اپنے شجاع
بھائی می اور اپنی پیاری دوستوں کے ساتھ ہنسنے میں
مصروف تھی بار بار اپنے چہرے پر پڑنے والی روحان کی
پرشوق نگاہیں اس کو بہت کنفوز کر رہی تھی

وہ لوگ ابھی ناشتہ کر کے فری ہوئے تھے

روحان بظاہر فون میں مصروف تھا پھر اس کا پورا دھیان
منال پر تھا شجاع کی کسی بات پر ہنس رہی تھی اس کی
ہنسی سے روحان کو اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا
"السلام علیکم گڈ گرلز اینڈ مرد حضرات"

ڈاکٹر دانش نے آکر انوکھے انداز میں سلام کیا جس پر ان
تینوں ہنس کر جواب دیا

اور شجاع لڑکا عورتوں کی طرح کھڑا ہو کر اس کو گھورنے لگا

یہ کیا بات ہوئی می دانش بھائی می ہم مرد اور گڈ گرلز یہ "

سراسر بے ایمانی ہے

آپ کو اس کا جواب دینا ہوگا آپ نے ایسا کیوں کیا

ہمارے ساتھ ہم نے آخر کیا بگاڑا ہے آپ کا اتنا بڑا ظلم

؟" کیوں ہمارے ساتھ بتائی ہیں ذرا

وہ ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

بس کردو شجاع بہت ڈرامے باز ہو تم یار مرد ہی بولا ہے "

نا کوئی می گالی تو نہیں دی

" اور جو گڈ گرلز ہیں ان گڈ گرلز ہی بولوں گا نا

دانش روحان کو ہاتھ ملاتے ہوئے بولا

! مرد اور لڑکے میں بہت فرق ہوتا ہے بھائی جان"

اور میں ابھی لڑکا ہوں اور آپ نے مجھے مرد بنادیا

یہ ناانصافی ہے میں اس پر احتجاج کرو گا دھرنا دوں گا

"بھوک ہڑتال کروں گا

وہ جذباتی ہو کر بولا

"پکا بھوک ہرٹال کرو گے"

دانش شجاع کو دیکھ کر بولا وہ جانتا تھا کہ شجاع بھوک کا

کتنا کچا ہے

نہیں بھوک ہرٹال کینسل دھرنا دوں گا اور احتجاج کروں "

گا

چلو جو دل میں آئے کر لینا ابھی میں جس کام سے آیا ہوں

"پہلے میں وہ کام کر لوں اگر تمہاری اجازت ہو تو

"اور آپ کس کام سے آئے ہیں"

"جو میرا کام ہے وہی اپنے مریض کو دیکھنے"

وہ منال کو دیکھ کر بولا

"اچھا اچھا میری بہن کا چیک اپ کرنے آئے ہیں"

شجاع سر دھنتے ہوئے بولا

؟"تمھاری بہن"

دانش نے سوالیہ انداز میں پوچھا

ہاں جی منال کو میں نے اپنی بہن بنایا ہے اور اس نے "
مجھے اپنا بھائی ابھی کچھ دیر پہلے تو اب ذرا میری بہن

کو طریقے سے چیک کرنا میں بہت اچھی ہوں اپنی بہنوں کے
"معاملے میں"

-----او"

اچھا تو یہ بات ہے تو برخودار بات یہ ہے کہ میں نے تم
سے پہلے منال کو اپنی بہن بنایا تھا رات جب میں آیا تھا اس
کو دیکھنے کیوں؟ منال ایسا ہی ہے نا
دانش نے منال سے تصدیق چاہی

تو منال نے اثبات میں سر ہلا کر اس کی بات کی تصدیق
کی

ایک تو آپ ہر جگہ نازل ہو جاتے ہیں کسی فرشتے کی طرح"

"کیونکہ میں بہت اچھا فرشتہ صفت انسان ہوں

دانش سادگی سے بولا تو روحان کھانسنے لگا

جواب میں دانش نے روحان کو زبردست گھوری سے نوازا

اگر اب تم کی بک، بک ختم ہوگی ہے تم شجاع جاکر "
گاڑی میں سامان رکھو سب کا اور تم دو نمبر ڈاکٹر چیک اپ
"کر لو تاکہ پھر سب نکل سکے بہت لمبا سفر ہے

میں تو چلو دو نمبر ڈاکٹر ہوں تم کیا ہو تین نمبر عاشق کب "
"سے بے چاری کو گھور گھور کر دیکھ رہے ہو

دانش روحان کے بالکل ساتھ کھڑا ہو کر آہستہ آواز میں بولا

باز آجا! میں کیوں گھوروں گا اس کو وہ تو میری زندگی کا "
بہت ضروری حصہ بن گئی ہے جیھی تو ان لوگوں کو
جلدی لے کر گھر جا رہا ہوں تاکہ منال کی والدہ سے جلد از

"جلد اس کا ہاتھ مانگ سکوں

روحان پوری سچائی سے بولا

؟" ہاتھ مانگنے تو خود جائے کیا"

دانش اچنبھے سے پوچھنے لگا

کیوں میں خود کیوں جاوگا امی ابو لائی بہ بھی ساتھ جائی ہیں "

" گے

" اچھا پھر صبح ہے میں سمجھا تیرا دماغ آٹ ہو گیا ہے "

میرا تو دماغ تو آوٹ نہیں ہوا پر اگر اب تو نے بکواس کی "

تو تیری خیر نہیں

" چل جلدی اور دیکھ اپنی بہن کو

روحان نے دانش کی کمر پر مکا مار کر بولا

جس پر دانش نے اس کو بعد میں نبٹ لوں گا کہ انداز میں
دیکھ کر منال کی طرف آیا اور پیٹ کھول کر اس کا زخم
دیکھنے لگا

اس کا اچھے سے معافی نہ کرنے اور ڈریسنگ کرنے بعد
ڈاکٹر دانش نے ان کو سفر کرنے کی اجازت دے دی

#####

"؟ منال یہ کیا ہوا"

فراز نے بی بی نے منال کو دیکھ کر بولا

جو ابھی ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی اور ہینڈ کیڑی ایک

طرف کر کے وہ دوڑتی ہوئی اپنی ماں کے گلے لگی کر

کسی بچی کی طرح رونے لگی

اس کو ایسا کرتا دیکھ لائی بہ اور روحان ایک دوسرے کو دیکھ
کر کندھے اچکا کر ہنسنے لگے

کیا ہوا چوٹ کیسی آئی ی رو کیوں رہی اور اتنی جلدی کیسے "
آگی سب خیریت تو تھی کچھ بتاؤ مجھے کیوں پریشان کر رہی
ہو "

وہ منال کی کمر سہلاتے اس کے ماتھے پر پیار کرتے

ہوئے بولی

کچھ نہیں ماں جانی بس دل آپ کے لیے اداس تھا ملتے "

ہوئے رونا آگیا اور یہ تو بس معمولی سی

"چوٹ ہے آپ پریشان ہوئیں

منال اپنی ماں کے ہاتھ تھام کر مسکراتے ہوئے بولی

اور جلدی کیوں آئی می؟ اب آپ اس بات سے پریشان "

ہیں جب جارہی تھی تب بھی آپ بھی پریشان تھی

"آپ کا کچھ نہیں ہوسکتا ماں جانی

"~~~~~"

روحان نے گلہ کنخکار اپنے وہاں ہونے کا احساس دلیا تو وہ
سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ان کی طرف پلٹی

ماں جانی یہ میری بہت اچھی دوست ہے لائی بہ اور اس "
" کے بھائی می میجر روحان

وہ ان کو تعارف کراتے ہوئے بولی تب ہی شجاع
صبا کے ساتھ کوئی می بات کرتا ہوا اندر آیا

"اور یہ شجاع بھائی می ہیں میرے بھائی می"

وہ مان سے بولی اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی

فرزانہ بی بی اس کو نہ سمجھی سے دیکھنے لگی تو شجاع ان

کے پاس گیا

وہ بات ایسی ہے کہ یہ موٹی لائی بہ اور روحان بھائی می "

ہیں نا میں غلطی سے ان کے گھر پیدا ہو گیا تھا اصل میں تو

میں منال کا بھائی می ہوں اب مجھے میری اصل بہن مل

"گی ہے تو اب سب گڈ ہے

وہ بولا تو فرزانہ بی بی منال کو دیکھنے لگی

"ماں جانی شجاع بھائی می نے مجھے اپنی بہن بنایا ہے"

وہ بولی تو اس کے لہجے میں جھلکتا مان اور شجاع کہ نظروں

میں منال کا احترام ان کو اندر تک سرشار کرگیا

اگر ایسی بات ہے میری بیٹی کو جس نے بہن بنایا ہو وہ "

"میرا بیٹا ہونا

انہوں نے بہت خلوص سے بولتے ہوئے شجاع کے سر پر

ہاتھ رکھ دیا جس پر شجاع جھک کر ان کا ادب بجالایا

اب کیا یہی کھڑے ماں بیٹا بھائی می بہن کی کہانی چلتی "

رہے گی مجھے بہت بھوک لگی ہے مجھے کچھ کھانے کو دیں

"آئی"

صبا اپنا پیٹ پکڑ کر بول تو سب ہنسنے لگے

"آجاو بچوں اندر"

فرزانہ بی بی ان کو اندر لے گی تو شجاع نے اندر جاتے

روحان کو روکا

دیکھ بھائی می! اب میں منال کا بھائی می ہوں اور میں "

آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دوں گا کہ تم میری بہن

کو تاڑو تو آج تو اپنے گھر جا کر اپنے والدین سے بات کریں

" اور اصول کے مطابق میری بہن کا رشتہ لے کر آؤ

شجاع سجنیدہ ہو کر بولا

روحان اس کو بغور دیکھتا رہا کچھ پل بعد بولا

"جو حکم سالے صاحب"

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسے اور گھر کے اندر چلے

گئے

####

"فرزانہ! یہ لڑکے کون ہیں"

صالحہ بیگم لاوئی ج میں آوازیں سن کر آئی می تھی روحان اور
شجاع کو دیکھ کر بولی

بھابھی یہ میجر روحان ہے منال کی دوست لائی بہ کے "
"بھائی می اور یہ

"اور میں شجاع ہوں منال کا بھائی می"
وہ منال کو دیکھ کر بولا تو منال نے مسکرا کر سر ہلایا

صالحہ بیگم منال کی چوٹ نظر انداز کرے اس کے
مسکراتے چہرے کو دیکھ کر جل گی اور طنزیہ ہنستے ہوئے

بولی

تم نے بتایا نہیں تھا فرزانہ کہ تمہارا کوئی بیٹا بھی تھا "
جو گم ہو گیا تھا اب تمہاری بیٹی کو مل گیا ہے ویسے ریحان
کے بارے میں تو میں جانتی ہوں اس کی پہلی شادی تم

سے تھی اور اس کی تم سے بس منال ہی اولاد تھی تو

"کیا لڑکا تمہاری

"بس تائی می اب ایک اور لفظ نہیں"

منال صالحہ بیگم کی بات کاٹ کر بولی

اتنی ہی برداشت ہے میری اب ایک اور لفظ آپ نے بولا "
تو میں بھول جاؤں گی آپ بڑی ہیں مجھے سے اور تایا ابو کی
"بیوی ہیں کوئی می لحاظ نہیں کروں گی میں

بس کرو لڑکی پہلے جیسے تم بڑا لحاظ کرتی ہو ہم سب کا "
بڑی شرم ہے تم میں پتا نہیں کون ہے کس کو اٹھا

لائی می ہو بھائی می بنا کر نا جانے کیا کیا چکر ہے تمہارا کیا
"گل کھلا کر آئی می ہو"

بس کریں گیں آپ محترمہ!----جو آپ کے منہ میں "
آ رہا ہے بولتی جارہی ہیں کسی کی بھی عزت کی پرواہ کیے
بغیر یہ جانے بغیر کسی پر الزام لگانا کتنا بڑا گناہ ہے اور
رہی بات شجاع کی تو وہ میرا بھائی می ہے میجر روحان کا
اور ہم دونوں اس شہر کے مایہ ناز بزنس مین کے بیٹے ہیں

سب رشتے خون کے نہیں ہوتے کچھ زبان کے ہوتے ہیں

"اور کچھ دل کے

وہ منال کو دیکھ کر بولا

مگر آپ جیسی خاتون یہ بات سمجھ نہیں سکتی تو میں "

"وضاحت دینا ضروری نہیں سمجھتا

"تمہیں بڑی ہمدردی ہو رہی ہے اس لڑکی سے خیر تو ہے"

توہ چبا چبا کر بولی

بھابھی کیس باتیں کر رہی ہیں میری منال بہت "

معصوم ہے یہ لوگ تو اس کو گھر چھوڑنے آئے تھے تو

میں نے ان سب کو چائے کے لیے روک لیا اور ایسی ویسی

کوئی بات نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہی ہیں شجاع بہت

سلجھا ہوا بچہ لگتا ہے اس نے تو میری منال کو بہن بنایا
ہے "

فرزانہ بی بی اپنی بیٹی کی صفائی میں بولی

"بس بس! رہنے دو بہت دیکھے ہیں ایسے بھائی"

وہ نخوت سے ہاتھ نچا کر بولی اور پنے کمرے میں چلی گی

دیکھا امی آپ نے اس وجہ سے آپ کو میں بولتی تھی یہ "

- لوگ اس قابل نہیں ان کو اتنی عزت دے جائے

آپ ہی ہیں جو ان سے ڈرتی ہیں یہ لوگ اس قابل ہیں

کو ان کو ان کے مقام پر رکھا جائے زیادہ اہمیت نہیں دی

جائے ان کو اب رو کیوں رہی ہیں آپ کو اعتبار ہے نا مجھے

- "پر مجھے اور کچھ نہیں چاہیے

منال فرزانہ بی بی کے آنسو صاف کر کے ان کے گلے میں

بازو ڈال کر بولی

تم پر اعتبار ہے پر میری بچی یہ دنیا اور تمہاری تائی می "

بہت ہی ظالم ہیں اب پورے خاندان میں نجانے کیا کیا

"باتیں پھیلائی یں گی

وہ رندھی آواز میں بولی

"اگر آپ برا نہ مانے تو میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں"

آنٹی روحان بولا تو وہ اس کو دیکھنے لگی

آنٹی میں منال کو اپنا چاہتا ہوں پہلے تو میں سوچ رہا تھا "

کہ کچھ دن تک اپنے والدین کو لاوں گا پر اب شام تک

ہم آپ کے گھر آئی ہیں گے آپ منال کے تایا ابو سے بات

کر لیں اور خود بھی سوچ لیں اور میرے بارے میں جو پتا کرنا
- ہے جس سے آپ کو تسلی ہو اچھے سے کر لیں
زیادہ کچھ تو نہیں بس یہ وعدہ کرتا ہوں منال کو بہت خوش
"رکھوں گا ان شاء اللہ"

وہ فرزانہ بی بی کو صوفے پر بیٹھا کر ان کے پاؤں کے پاس
بیٹھ کر بولا

تو فرزانہ بی بی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا

جس کو اس نے بڑی عقیدت سے چوم کر آنکھوں سے لگایا

اور بولا

اب آپ کو فکر نہیں کرنی میں آپ کا بیٹا ہوں اور "

"ہر طرح کے حالات میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوں

اچھا بھائی می اگر آپ آنٹی کے بیٹے ہیں تو منال کے "

" بھائی می ہوئے نا

شجاع شرارت سے بولاتا کہ ماحول کی کشیدگی کم ہو

اس کے ایسا بولنے پر روحان نے جن نظروں سے شجاع کو

دیکھا وہ وہ اپنا منہ نیچے کر کے ہنسنے لگا

اس کو ہنستا دیکھ صبا اور لائی بہ جو ابھی تک روحان کی
باتوں سے شک میں بیٹھی تھی ہنسنے لگی

اچھا تم لوگ بیٹھو میں تم لوگوں کے لیے چائے لاتی ہو "
ں "فرزانہ بی بی اٹھتے ہوئے بولی

نہیں آنٹی اب چائے نہیں رات کو سب ساتھ میں کھانا "

کھا کر مٹھائی می کھائی یں گے ان شاء اللہ

اب گھر جا کر ہم اپنے ماں باپ کو بھی بتائی یں کہ مجھے

بہن ان کو بہولائی بہ موٹی کو بھا بھی اور میرے شہزادے

- "بھائی می کو ان کی شریک حیات مل گی ہے

شجاع چمکتے ہوئے بولا

"چلیں بھائی می"

وہ ہاتھ پھیلا کر بولا تو روحان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو

اپنی طرف کھیچ کر بولا

پہلی بار تو نے عقل کی بات کی ہے دل کر رہا تیرا منہ "

"چوم لوں

"اب اجازت آنٹی شام کو ملاقات ہوگی پھر"

شجاع فرزانہ بی بی کے سامنے سر جھکاتے ہوئے بولا

ادھر لائی بہ بہت خوشی سے منال کو گلے لگا کر بولی
میں بہت خوش ہوں اب میری اچھی دوست میری "
"بھابھی بن جائے گی

تو منال نے شرما کر اس کو ہلکا سے تھپڑ لگایا

ان کے جانے کے بعد صبا ء دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر منال
کر طرف موڑی

"نو، نو بول میری بات سنو صبا ء"

منال اپنے روم کی طرف بھاگی تو صبا اس کے پیچھے بھاگی

ادھر باہر جاتے ہوئے شجاع اور لائی بہ شام کی تیاری
کے لیے بات کرتے جارہے تھے۔

روحان فرزانہ بی بی کے ساتھ چلتا ہوا آ رہا تھا جب وہ
دانیال سے ٹکرایا اور ایکسوز کر کے باہر چلا گیا

جب دانیال اس کو بندے کو اپنے گھر دیکھ کر گہری
سوچ میں پڑ گیا

جس کو اس نے کچھ دن پہلے صبح کے وقت دیکھا تھا وہ
منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آیا تھا جسے کسی نے اس
کی آنکھوں میں مرچیں بھر دی ہوں وہ سختی سے اپنی
مٹھیاں بھیج کر کھڑا لمبے لمبے سانس لے کر خود کو ریلکس
کرنے لگا

"ہم صبح ہے کب آنا ہے پھر ان لوگوں نے"

فرقان صدیقی نے فرزانہ بی بی کی بات سب کربولا

"شام کو آنے کا کہا بھائی صاحب"

فرزانہ بی بی نے فون کر فرقان صدیقی کو گھر جلدی آنے کا

کہا تاکہ وہ منال کے شام میں روحان کے آنے والے رشتے

کا ذکر کر سکیں

ٹھیک ہیں بھابھی آپ کھانے کا اچھا انتظام کر لیں کمی "
بیشی نہیں ہونی چاہیے کچھ چالے ہو تو مجھے یا دانیال کو بتا
- دیں باقی مل لیتے ہیں کیسے لوگ ہیں

ملنے پر پتا چل جائے گا کہ وہ لوگ ہماری منال کے لیے
مناسب ہیں، کہ نہیں بیٹیاں تو ویسے بھی پرائی می امانت
ہوتی ہیں پتا ہی نہیں چلا کب منال اتنی بڑی ہوگی کہ اس

کو دیکھنے کے لیے لوگ آرہے ہیں اچھا اللہ سب بہتر کرے

"گا ان شاء اللہ"

لیکن فرقان صاحب ہم ان کو جانتے ہی نہیں تو "

کیسے منال کا رشتے کر دیں صالحہ بیگم کو جب سے پتا چلا تھا

منال کے روحان کے رشتے کا ان کو ایک پل سکون نہیں

آ رہا تھا۔ ایسا شاندار بندہ تو وہ اپنی بیٹی رنم کے لیے سوچتی

تھی اور اب کہاں ویسا رشتہ منال کے لیے آ رہا تھا جو ان کی
"۔ برداشت سے باہر تھا

دیکھو صالحہ بیگم وہ لوگ ابھی صرف رشتہ لے کر آرہے ہیں،
کوئی می منال کو ساتھ لے کر نہیں جا رہے، ملنے
سے پتا چل جائے گا کیا کرنا ہے فکر نہ کرو رنم اور منال
"۔ میرے لے ایک جیسی ہیں

بھابھی آپ جا کر شام کی تیاری کر ان شاء اللہ سب اچھا "

"۔ ہوگا

وہ صدق دل سے بول فرزانہ بی بی "آمین" بول کر اٹھ کر

۔ روم سے باہر چلی گئیں

جب کہ صالحہ بیگم ان کو جاتا دیکھ کر سوچنے لگیں

کہ ایسا کیا کریں کہ وہ لوگ منال کی بجائے ان کی رنم کو
پسند کر لیں

#####

فیروز احمد صوفے پر بیٹھے اپنے بیٹے کی بات سن کر اور
اپنی بیوی حاجرہ خاتون کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے

؟ "جی بیگم اب کیا خیال ہے آپ کا"

میں کیا بول سکتی ہوں جسے آپ کی اور روحان کی مرضی "

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں شام میں چل کر دیکھ لیتے

- ہیں

وہ کون ہے کیسی ہے جس نے میرے تین بچوں کو اپنا
"اگر ویدہ بنا لیا ہے"

وہ مسکرا کر بولی وہ کب سے لائی بہ اور شجاع سے منال کی
تعریف سن رہی تھی اور روحان کی آنکھوں کی چمک اور
مسکراہٹ ان کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی تھی

ابو آپ یقین مانیں وہ اس موٹی لائی بہ سے زیادہ اچھی " " بہن ثابت ہوگی اور جب بھابھی بن گی تو کمال ہو جانا ہے شجاع نے کوئی می دسویں بار بولا تھا

شجاع کو لگتا ہے اپنی یہ نئی می بہن بہت پسند آگی " " ہے اور ویسے بھی زندگی بچوں نے ساتھ گزارنی ہے

اگر یہ خوش ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ویسے بھی
میرے روحان جس کو پسند کیا ہوگا اپنا لیے، اس میں ضرور
ایسی کوئی بات ہوگی جو سب سے جدا ہوگی کیوں
؟"روحان

فیروز احمد نے روحان کو دیکھ کر سوال کیا

ابو جدا تو سب سے ہیں کیا بات ہیں ان کی پتا ہے آپ "

"کو وہ بھائی می کو کیا کہتی ہیں

کب سے سب کی خاموشی سے باتیں سنتی لائی بہ نے کچھ

بولنا چاہا تھا

- لائی بہ تم جاو تیار ہونے تم نے بہت دیر لگانی ہے "

اور ہم سب کو دیر ہو جائے گی میرا نہیں خیال پہلی
ملاقات میں ہی ہمارا تاثر غلط پڑے کہ ہم وقت کے پابند
”نہیں

شجاع نے اس کو ساتھ ہی آنکھوں سے جانے کا اشارہ بھی
کیا

روحان اور شجاع نے اس کو جاتا دیکھ کر سکون کا سانس
لیا کیا پتا تھا لائی بہ منال کا کون کون سا کارنامہ بتانے
بیٹھی جاتی اور اس سے روحان کے والدین کے دل میں
کوئی می بات آجاتی

منال تو تھی ہی جھلی لڑکی پر صد شکر کہ شجاع
نے بروقت لائی بہ کو وہاں سے بھیج دیا تھا

چلیں بیگم آپ بھی کوئی تیاری کر لیں آخر کو بڑے "
"بیٹے کا رشتہ لے کر جانا ہے آپ نے

جی چلیں کرتے ہیں سب تیاری میں تو خود بہت بے "
چین ہوں اپنی ہونے والی بہو کو دیکھنے کے لیے وہ کھڑے
ہو کر بولیں

روحان ہم مارکیٹ چلتے ہیں کچھ گفٹس لینے منال اور "

" اس کی والدہ کے لیے تم ہمارے ساتھ چلو گے

حاجرہ خاتون اپنی چادر ٹھیک کرتے ہوئے بولیں

- نہیں امی آپ اور ابو جائیں میں گھر پر ہی ہوں "

آپ لوگ لے آئیں جو کچھ لانا ہے پھر شام میں چلتے
ہیں ساتھ ہی منال کے گھر جب تک میں کچا آرام کر لوں
گا۔"

روحان وہی صوفے پر ترچھا ہو کر لیٹے ہوئے بولا

چلو صبح ہے جیسا تم کو مناسب لگے پھر میں اور تمہارے "
"ابو جارہے ہیں۔"

وہ بول کر باہر چلی گی

تب ہی کچھ فاصلے پر بیٹھا شجاع ایک جست لگا کر روحان
کے پاس آیا

ویسے بھائی می! آج آپ کا وہاں جانا اتنی ضروری تو "

"کوئی می نکاح تھوڑی ہے جو آپ کی شرکت لازمی ہو

بکواس بند کر۔۔۔۔۔ اور تھنکس لائی بہ کی بات سنبھالنے "

- کے لیے وہ نہ جانے کیا بولنے والی تھی

جانتا ہے منال تو جھلی لڑکی ہے جو کچھ منہ میں ہوتا ہے

"- بول دیتی ہے

روحان منہ پر کشن رکھتے ہوئے بولا

تھنکس کی ضرورت نہیں بہن بنایا ہے تو نبھاؤں گا اور "

-؟ یہ بار بار آپ اس کو جھلی لڑکی کیوں بولتے ہیں

اتنی اچھی اور پیاری ہیں میری بہن اب اگر آپ نے میری

"- بہن کو کچھ بولا تو مجھے سے برا کوئی ہی نہیں ہوگا

"کیونکہ وہ ہے جھلی لڑکی"

روحان آنکھیں بند کر کے منال کو سوچتے ہوئے بولا

کوئی می حال نہیں آپ کا ویسے بلکل صیج کہتی ہے "
میری بہن آپ کے بارے میں
"سرٹیل

شجاع اس کے کان کے پاس بول تیزی سے بھاگ کر
وہاں سے چلا گیا

اس کے جانے کے بعد روحان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ
دوڑگی

#####

وہ لوگ پھلوں گفٹس اور مسٹائی کے ساتھ فرقان صدیقی
کے گھر پہنچے تو فیروز احمد نے روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھ
کر روکا

میاں برخوردار! کیا تم سچ میں اس گھر کی بیٹی سے شادی "
؟" کرنا چاہتے ہو

جی ابو کیوں خیر ہے کوئی می مسئی لہ کوئی می پریشانی "

ہے کیا؟" روحان نے ان سے پوچھا

نہیں کوئی می مسئی لہ نہیں بس اب یہاں تو پکا "

ہو جائے گا۔ رشتہ آج ہاں نہیں تمہاری شادی کی ڈیٹ لے

کر آؤں گا ، ان شاء اللہ بولو کب کی ڈیٹ ہو جلدی یا دیر

"کی

ابو آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ آج "
" ہی شادی کی ڈیٹ دے دیں گے پہلی ملاقات میں

بس تم دیکھتے جاو ویسے تمہاری پسند کی داد دینی پڑے "
گی۔"

فیروز احمد ہنستے ہوئے بولے اور گھر کے اندر چلے گئے

جب روحان ان کے پیچے حیران پریشان سا ان کی بات

- سمجھنے کی کوشش میں اندر آیا

لائیٹ گرین شرٹ اور بیلک پینٹ میں وہ بہت ہینڈسم

- لگ رہا تھا وہ اپنے ہی خیال میں تھا

جب سامنے سے آتی منال کو نہیں دیکھ سکا

وہ بڑے مزے سے میگنٹ چاکلیٹ آئی س کریم کھاتی
- آرہی تھی

آنکھیں بند کر کے شاید وہ ذائقہ اچھے سے محسوس کرنا
چاہتی تھی، کہ سامنے آتے بندے کو دیکھ کر وہ نہایت
- خوش ہو کر جذباتی ہو کر بھاگی تھی

کہ نیچے پڑا پھتر نہیں دیکھ سکی اور گرتی گرتی بچی اس کو
کسی نے بچایا مگر وہ حسب عادت آنکھیں بند کر کے چنچ رہی
تھی ۔

منال کیا ہو گیا؟ تمہیں کیا کوئی قسم کھائی ہے "

"میری شرٹس برباد کرنے کی

روحان کی آواز پر اس نے پہلے ایک آنکھ کھولی

اور قریب کھڑے شخص کو دیکھ کر جھٹ سے دوسری آنکھ
کھول کر ایک بار پھر سے چیخنے لگی

"منال"

روحان کے پکارنے پر وہ ایک پل کے لیے اس کی طرف
پلٹی اور اس کی شرٹ پر بنا نقشہ دیکھ کر چیخنے سے پہلے اپنے

- منہ ہاتھ رکھ دیا

اور بڑی بڑی آنکھوں سے کبھی روحان اور کبھی دوسرے
شخص کو دیکھتی وہ ابھی شاید بے یقینی میں تھی

تب فیروز احمد نے اس کو پکارا

منا کیسے ہومیرے بچہ یہ میں ہی ہوں تمہارا خواب نہیں " "

وہ بولے تو منال جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹی

"فیروز ان انکل"

وہ اٹک اٹک کر بولتی ہوئی ی یقین اور بے یقینی کی

کیفیت میں چلتی ہوئی ی فیروز احمد تک آئی ی اور ان

کا ہاتھ پکڑ کر جیسے خواب نہ ٹوٹ جائے والی کیفیت میں
کھڑی ان کو دیکھنے لگی

وہ اس کو دیکھ کر مسکرائے اور خود دو قدم آگے ہو کر اس
کے سر ہاتھ رکھا

جس پر جسے وہ نیند سے جاگی اور ان سے لپٹ کر رونے لگی

روحان کبھی اپنے ابو کو دیکھتا اور کبھی روتی ہوئے مسکراتی
- منال کو جو بار بار ایک ہی گردان میں لگی ہوئی می تھی
آپ کہاں تھے؟ انکل ہم نے آپ کو کتنا تلاش کیا "
مجھے کتنی ضرورت تھی، انکل آپ کی آپ جانتے ہیں بابا
"- کے بعد میں کتنی اکیلی ہوگی تھی

اس کے شکوے شاید ابھی جاری رہتے جب شجاع ان
دونوں دیکھنے باہر آیا کہ وہ دونوں ابھی تک اندر کیوں نہیں
آئے۔

پہلے تو وہ منال اور اپنے ابو کسی پچھڑی سہیلوں کی طرح
دیکھ کر حیران ہوا مگر اصل تو اس کا دماغ بھک سے جب
اڑ جب اس نے اپنے بھائی کی حالت دیکھی

یہ کیا ہوا ہے؟ بھائی می گھر س تو سہی چلے تھے یہاں "
آتے آتے کون سی جنگ لڑی ہے کیسے ہوا یہ کس نے
"؟ کیا اب کیا کرو گے
وہ روائی میں بولنے لگا

- یہ سب تمہاری اس بہن کا کارنامہ ہے "

"- اللہ واسطے کابیر ہے مجھے لگتا ہے اس کو میری
نیو شرٹس سے روحان منال کو افسوس سے دیکھتے ہوئے

بولا

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا، وہ تو میرا پاؤں "- وہ "
نیچے دیکھتے ہوئے بولی

"- ہاں اس بد تمیز پھتر سے اٹک گیا تھا تو یہ سب ہو گیا "

وہ بھولے پن سے بولی

محترمہ اگر آپ پہلے ہی اس بدتمیز پھتر کو دیکھ لیتی تو یہ "

"سب نہ ہوتا شاید

روحان جل کر بولا

اچھا بس ایک شرٹ ہی خراب ہوئی ی ہے نا کون سا "

- قیامت آگی ہے

جو یوں میری بہن کو بول رہے ہیں کچھ نہیں ہوتا زیادہ

میرے سامنے میری بہن کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔"

شجاع نے بھائی ی ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے بولا

- اور منال کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا

- "آجائیں اندر صاف ہو جائے گی آپ جناب کی نیو شرٹ"

وہ بولا

تو روحان اس کو دیکھنے لگا کیسے اس نے رنگ بدلاتھا

چلیں اب آپ بھی اندر چلی گی ہے وہ آپ کی پچھڑی "

"ہوئی می پرنس"

ہاں بھی چلو تم نے بھی چھوٹی سی بات پر بے چاری "

"معصوم بچی کو اتنا ڈانٹ دیا شرم کرو کچھ

وہ بولتے ہوئے اندر گے

تو روحان ان کی باتوں پر غور کرنے لگا

بے چاری، معصوم بچی کو ڈانٹا میں نے، اس نے تو کچھ "

- نہیں اور شرم بھی میں کروں حد ہوگی ہے

ابھی گھر نہیں آئی می میرے باپ اور بھائی می کو میرے

خلاف کر دیا ہے بے چاری، معصوم بچی نے ویسے احتشام

صبح کہتا ہے دوچار شرٹس ساتھ لے کر چلا کروں لگتا ہے

اب اس پر عمل کرنا پڑے گا کیوں مس پھلجڑی نے

- تو کوئی می نا

کوئی می کارنامہ کرنا اور پھر کہنا ہے میں نے جان کر
نہیں کیا۔ " وہ منال کی نقل اتارتے ہوئے بولا اور اگلے
پل ہی اس کا چہرہ روحان کی آنکھوں کے سامنے آیا تو وہ
بے ساختہ مسکرا کر رہ گیا

" جھلی لڑکی "

بول کر سر جھٹک کر وہ گھر کے اندر چلا گیا

وہاں کا منظر دیکھ کر وہ ٹھٹک کر روکا تھا

وہ تینوں گھر کے اندر آئے جہاں کا منظر دیکھ کر روحان
- او شجاع حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

تب ہی منال نے ایک لائیٹ پنک سے کلر کی شرٹ لا
کر روحان کے سامنے کی بولی

"یہ لیں میجر صاحب یہ پہن لیں نیو ہے بلکل"
وہ جتنی ہوئی ی نظروں سے دیکھ کر بولی

شرٹ کا کلر دیکھ کر شجاع نے بامشکل اپنی ہنسی روکی

روحان نے ٹھنڈی سانس بھری اور شرٹ لے کر اس کو
سوالیہ انداز میں دیکھنے لگا

جس پر منال نے تیوری چڑھائی اور ترخ کر بولی
؟"اب کیا کر دیا میں نے"

واش روم کا راستہ دکھانا پسند کرے گی بابا کی پرنسس اور "

"۔ بھیا کی چہتی بہن

وہ شجاع کی طرف دیکھ کر بولا

"جی آئی میں میرے ساتھ میجر صاحب"

وہ "میجر صاحب" پر زور دے کر بولی

ان دونوں کے جانے کے بعد شجاع واپس ہے اپنے والد
اور منال کے تایا کی طرف متوجہ ہو گیا

- جو بڑی ہی گرم جوش سے ایک دوسرے کو مل رہے تھے
- اور ناجانے کون کون سے قصے یاد کر رہے تھے

ان دونوں کو اپنے ارد گرد کھڑے لوگوں کا بھی احساس
نہیں تھا کبھی وہ دونوں لڑنے لگتے اور کبھی جذبات میں

آکرایک دوسرے کے گلے لگ جاتے اور کبھی وہ دونوں ایک
دوسرے کو مارکٹائی می کرنے لگ جاتے، جیسے وہ کوئی می
- چھوٹے بچے ہو

فیروز احمد صاحب اب بس کردیں کچھ ہمارا بھی تعارف "
- "کرا دیں، ہم بھی آپ کے ساتھ آئے ہیں

کب سے خاموش کھڑی حاجرہ خاتون کو صبر اب جواب
دے گیا تھا

ہاں بھی بیگم! یہ صاحب ہیں فرقان صدیقی میرے جگری "

- یارِ تنکان صدیقی کے بھائی ہیں

پہلے تو میرا دوست رتھان بنا تھا مگر جب فرقان سے ملا تو میں
پورے یقین سے بول سکتا ہوں میرا کوئی ی بھائی ی ہوتا تو

"- فرقان جیسا ہی ہوتا

وہ بولے

رہنے دیں بھائی می اور جگری یار نجانے کب سے نہیں ملا "

کتنے سال بیت گئے اور اب نجانے کہاں سے نازل ہوگیا

"- ہے ، اور ڈرامہ کر رہا ہے

فرقان صدیقی مصنوعی ناراضگی سے بولے

- جانتا ہوں میرا رابطہ بالکل ختم ہوگیا تھا"

تم لوگوں سے تم لوگوں نے بھی گھر بدل لیا تھا میں
تمہارے پرانے گھر گیا تھا ایک دو بار پر میرا تم سے رابطہ
- "نہیں ہوسکا

وہ اپنی کوتاہی مان کر بولے
اچھا چھوڑو، بس کرو، یہ باتیں ہوتی رہے گی بھابھی "
"بیٹھیں آپ، اور تم بھی بیٹھا

وہ لائی بہ اور حاجرہ خاتون سے بولے

"یہ میری بیٹی ہے لائی بہ اور یہ میرا بیٹا شجاع ہے"

فیروز احمد نے فرقان صدیقی کو تعارف کرایا تو لائی بہ اور شجاع

نے ان کو کھڑے ہو کر سلام کیا

سلام کا جواب دے کر انہوں نے لائی بہ کے سر پر ہاتھ

رکھا اور شجاع کو گلے لگایا

اچھا تو یہ ہے میرا بیٹا دانیال اور میری بیگم صالحہ اور ان "
کو تو جانتے ہو فرزانہ بھابھی میرے پیارے بھائی کی
"بیوی، اور منال وہ پلٹے کہاں کی میری گڑیا
وہ منال کو ڈھونڈتے ہوئے بولے

وہ آرہی بھائی صاحب وہ ذرا روحان بیٹے کو واش روم "
"۔ لے کر گئی ہے

فرزانہ بی بی بولی اور جاکر وہ حاجرہ خاتون کو ملی حاجرہ خاتون
ان کو بہت پیار سے ملی جب صالحہ بیگم کے سینے پر
سانپ لوٹ رہے تھے

دانیال نے بڑے خلوص سے فیروز اور شجاع کو ہاتھ ملایا
- اب وہ سب بیٹھے گئے تھے

فیروز اور فرقان صاحب ایک بار پھر پرانی باتوں میں گم ہو گئے
تھے جب کہ حاجرہ خاتون فرزانہ بی بی سے باتوں میں لگ
گی تھنیں۔

شجاع اور لائی بہ اپنی باتوں میں تھے صالحہ بیگم اور دانیال
۔ سب کو جبراً مسکرا مسکرا کر دیکھ رہے تھے
جب وہ سب کی روحان کی آواز پر پلٹے تھے

#####

روحان منال کے ساتھ چلتا ہوا اس کے روم تک آیا اور

- چاروں طرف سے روم دیکھنے لگا

- "کیا بات ہے یہ روم ہے بابا کی پرنس کا"

وہ منال کو دیکھ کر بولا

یہ آپ کب سے مجھے بابا کی پرنسس بولے جا رہے ہیں وجہ "

"جان سکتی ہوں میں اس کی

منال اس کی طرف دیکھ کر بولی

جی ضرور جان سکتی ہیں پہلے میری بھولی بھالی بہن کو "

-اپنی سہیلی بنایا

پھر میرے بھائی می کو اپنا بھائی می بنایا اب میرے ابو

- بچے تھے وہ تم سے ایسے ملے ہے تھے

جیسے ان کو کوئی می گمشدہ خزانہ مل گیا ہو میری بچی کیے

جارے تھے یہاں تک کہ اپنے اس لائی ق فائی ق بیٹے کو

"- بھی بھول گے

صبح کہا آپ نے وہ گمشدہ خزانہ ہی میرا مجھے بہت یاد "

آتے تھے فیروز انکل بالکل میرے بابا کی طرح ہیں وہ

"- میرے لیے

وہ خواب سی کیفیت میں بولی

اَسْتَغْفِرُ اللهَ پڑھو جھلی لڑکی کیوں زبردستی میرے ابو کو "

اپنے بابا بنا کر میرے راستے میں پھتر بچھا رہی ہو۔ ذرا رحم

"نہیں آیا، یہ بولتے ہوئے تم کو مجھ پر

وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا اور منال کے ماتھے پر اپنی دو

انگلیوں سے ٹچ کیا

اس کے اس طرح کرنے سے منال ایک دم سے ہوش

- کی دنیا میں آئی می

"- نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ غلط سمجھ رہے ہیں"

وہ کچھ بولنے لگی تو روحان نے اس کے ہونٹوں پر شہادت

- کی انگلی رکھ کر اس کو چپ رہنے کا اشارہ کیا

اور اس کو پریش نظر سے دیکھنے لگا

مجھے اس دنیا میں اب بس تمہارا ساتھ چاہیے منال ہمیشہ "
کے لیے صرف اس دنیا کی حد تک نہیں جنت تک کے لیے
۔" بس یہی سیکنڈ لاسٹ خواہش ہے میری

وہ بھاری لہجے میں بولا

"۔ اور فرسٹ کون سی ہے"

منال نے گھبراتے ہوئے سوال کیا

وہ پھر کبھی بتاؤں گا بابا کی پرنسس کو ابھی دیر ہو رہی ہے "

"۔ میں شرٹ چینج کر لوں باہر چلتے ہیں

وہ دھیرے سے اس کی ناک دبا کر بولا اور واش روم میں

چلا گیا

منال بیڈ پر بیٹھ کر اس کا ویٹ کرنے لگی

وہ شرٹ تبدیل کر کے آیا تو وہ دونوں باہر لاونج میں آگے

جہاں سب بیٹھے تھے

روحان کے سلام کرنے پر سب اس کی طرف دیکھنے لگے

شجاع کی ہنسی اس کی شرٹ کا رنگ دیکھ کر کنٹرول
نہیں ہو رہی تھی جس کی وجہ سے وہ نہ کبھی دائی میں کرتا
اور کبھی بائی میں

روحان مسلسل اس کو گھور کر دیکھ رہا تھا جس کو شجاع
بڑے مزے سے نظر انداز کر رہا تھا

اور فیروز صاحب اس کو فرقان صاحب سے ملوانے لگے
لائی بہ اٹھ کر منال کو ملنے لگی مگر وہ ابھی ابھی نا سمجھی سے
کبھی روحان اور کبھی شجاع کو دیکھتی اور بات سمجھنے کی
ناکام سی کوشش کر رہی تھی

#####

پر تکلف دعوت کے بعد چائے کے کا دور چل رہا تھا جب فیروز

احمد نے فرقان صدیقی کو اپنے آنے کا مقصد بتایا

تو منال جو سب کو چائے سرو کر رہی تھی شجاع کو چائے پکڑا کر

باہر چلی گئی

روحان کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا جس پر
شجاع نے اس کو کہنی مار کر ٹھوکا اور آہستگی سے بولا

- بھائی ذرا اپنی نظروں پر قابو رکھو"

ابھی ہم لڑکی والوں کے گھر بیٹھے ہیں اور ابھی کوئی
جواب نہیں ملا منفی یا مثبت اور ویسے بھی میں منال کا

بھائی می ہوں، وہ بھی بہت غیرت والا ایسے کوئی می میری

"۔ بہن کو دیکھے یہ مجھے پسند نہیں

وہ رعب جما کر بولا

تو نا اپنا منہ بند رکھ تجھے تو میں گھر جا کر پوچھوں گا۔ تھالی "

۔ کے بیگن کبھی میرا بھائی می بن جاتا ہے

۔ کبھی اپنی بہن کا غیرت مند بھائی می جو تو یہاں کر رہا ہے

"- وہ تجھے گھر جا کر جواب دینا ہے یہ یاد رکھنا

روحان نے مسکرا کر سامنے دیکھتے ہوئے بولا جہاں اس وقت

- اس کے والد بیٹھے تھے

ٹھیک ہے فیروز! میں کچھ دن میں سوچ کر جواب دوں "

"اگاتہیں

فرقان صدیقی بولے

یار اس میں سوچنے کیا بات ہے؟ مجھے تم جانتے ہو اور "

- میرا بیٹا روحان خیر سے آرمی میں میجر ہے

منال میرے دوست کی بیٹی ہے مجھے نہیں لگتا سوچنے کی

"- کوئی ی ضرورت ہے

فیروز صاحب نے کہا

اور ویسے بھی انکل میں نے منال کو بہن بولا ہے آپ "

بے فکر رہیں میں اپنے بھائی می ہونے کا ہمیشہ حق ادا

"۔ کروں گا چاہیے کچھ ہو جائے

شجاع نے بولا تو روحان نے اس کو دیکھا

"۔ جیسے کہنا چاہتا ہو اب صبح بولا ہے "

وہ بات تو ٹھیک ہے پر مجھے بھابھی سے بھی پوچھنا اور "
"۔ منال کی مرضی بہت اہم ہے میرے لیے

"۔ بھابھی یہی ہیں"

حاجرہ خاتون بولی اور فرزانہ بی بی کو دیکھنے لگی جہنوں نے
ہاں میں سر ہلایا

"اور منال"

فرقان صدیقی بولے

"۔ اس کی تم فکر نہیں کرو وہ آج سے میری بیٹی ہے"

فیروز احمد بولے

چلو جب تم سب پہلے سے طے کر کے آئے ہو تو میں کیا "
کر سکتا ہوں بھابھی راضی ہیں منال خوش ہے مجھے اور کچھ
نہیں چاہیے

- "؟ اب منہ میٹھا تم کراؤ گے کہ یہ کام میں کروں

فرقان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا

- "یہ تو تمہارا حق ہے میرے بھائی می "

وہ فرقان سے گلے مل کر بولے

لائی بہ نے ٹیبل سے مٹھائی می اٹھا کر جھٹ سے روحان کو
کھلائی می تو سب ہنسنے لگے اور ایک دوسرے کو مبارک
دے کر منہ میٹھا کرانے لگے

تب ہی روحان وہاں سے خاموشی سے اٹھ کر لان میں آگیا
جہاں منال کرسی پر بیٹھی چاند کو دیکھنے کو محو تھی کہ اس
کو روحان کے آنے کی خبر بھی نہیں ہوئی

- وہ اس کے سامنے بیٹھ کر اس کو دیکھنے لگا
کافی دیر بعد جب منال کو اپنے چہرے پر کسی کی نظروں
کی تپش محسوس ہوئی تو اس نے سامنے روحان کو دیکھا تو

ایک دم ہڑ بڑا کر اس کو دیکھنے لگی اور اپنی انگلیاں چٹھانے
لگی۔

۔ اس کی اس حرکت کو روحان دیکھ کر مسکرا کر رہ گیا

؟ "کیا دیکھ رہی اتنے غور سے"

وہ منال کو نظروں میں قید کرتے ہوئے بولا

"- کچھ نہیں بس چاند دیکھ رہی تھی"

وہ سر جھکا کر بولی

چلو لاسٹ بار اکیلی دیکھ لو منال ریحان صدیقی کیونکہ اگلا "

چاند تم یہاں نہیں میرے گھر منال روحان بن کر دیکھو

"گی ان شاء اللہ

وہ بول کر اٹھا اور اپنے ہاتھ میں موجود گلاب جامن اس
کے حیرت سے کھولے منہ میں رکھ دیا جس پر منال کی
آنکھیں مزید کھول گئیں۔

بس کردوں اپنی بڑی آنکھوں مزید بڑا کرنا کیا ان آنکھوں "
؟" میں قید کرنا ہے مجھے

وہ جذبات سے چورلجے میں بولا

؟"آپ سچ بول رہے ہیں تایا ابو مان گے"
وہ بے یقینی سے اس کو دیکھتے ہوئے اٹک اٹک کر بولی

جی ہاں جی مان گے اور اب تو مجھے لگتا ہے ابو شادی کی "
- "ڈیٹ بھی آج ہی فائی نل کر کے جائی ہیں گے"

"جی"

وہ حیرت اور خوشی سے ملے جلے لہجے میں بولی

"جی"

روحان نے پر یقین لہجے میں بولا تو منال نے شرما کر سر

جھکایا

وہ بے ساختہ ہنسنے لگا

عین ان کے اوپر بالکونی میں کھڑی رنم سے مزید برداشت نہ
ہوا اور جلتی کڑھتی اپنے روم میں چلی گی اور اس رشتے کو
روکنے کے لیے سوچنے لگی

بھائی می! اگر آپ کی گول میز کانفرنس ختم ہوگی ہے۔ تو "

" میں آجاؤں؟ میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا آپ کو

شجاع لان میں آکر بولا

روحان اور منال نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا

آجائیں بھائی می اب اندر سب آپ کو بلا رہے ہیں۔ ابو "

نے فرقان انکل سے بات کر لی ہے وہ راضی ہیں، اب آپ

بتائی میں منگنی کرنی ہے یا نکاح یہ چل کر بتائی میں ابو کو
"جلدی سے"

"- اچھا تم چلو میں آ رہا ہوں"
روحان منال کو دیکھتے ہوئے بولا

چلیں ٹھیک ہے آپ یہاں کھڑے ہو کر ہوا کھائی میں "

- "، چلو بہنا تم میرے ساتھ

شجاع نے منال کا ہاتھ پکڑا اور تیزی سے اس کو اندر لے

گیا

"روحان اس کو دیکھ کر "ارے، ارے

کرتا رہ گیا

یہ شجاع نے پیٹے گا میرے ہاتھوں سے آج اس کو تو "

"۔ گھر جا کر بتاؤں گا اچھے سے

اس نے سر پر ہاتھ پھیرا اور گھر کے اندر چلا گیا

#####

وہ اندر آیا تو منال صوفے پر بیٹھی تھی اور اس کے ایک
طرف لائی بہ بیٹھی تھی اور دوسری طرف حاجرہ خاتون

بولیں فرزانہ بھا بھی مجھے اجازت ہے منال کو یہ انگوٹھی "
- "؟ پہننے کی

بھابھی آپ تو پوری تیاری سے آئی ہیں اب انکار کی "

- کوئی گنجائش بنتی بھی نہیں ہے

"- اب منال آپ کی بیٹی ہے - پوری اجازت ہے آپ کو

فرقان صدیقی بولے

بہت شکریہ بھائی صاحب "

منال ہماری بیٹی ہے۔ اور اس کو ہم پورا خیال رکھے گے

"کبھی کوئی شکایت نہیں ہوگی ان شاء اللہ

یہ بول کر انہوں نے منال کو انگوٹھی پہنادی اور اس

کے ماتھے پر پیار کیا خوش رہنے کی دعا دے کر فرزانہ بی بی

کو اپنی جگہ بٹھا کر خود کھڑی ہو گئیں

منال کو جب فرزانہ بی بی نے گلے لگایا تو وہ بلک بلک
رونے لگی

تو فرزانہ بی بی کی آنکھیں بھی نم ہوگی لائی بہ نے ان کو
الگ کیا اور منال کو چپ کرانے لگی

حاجره خاتون نے فرزانہ بی بی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر
ان کو تسلی دی

تب ہی فرقان صاحب نے منال کے سر ہاتھ رکھا تو منال
نے ان کو دیکھا اور کھڑی ہو کر ان کے گلے لگ کر ایک بار پھر
سے رونے لگی

فرقان صاحب اس کے سر پر ہاتھ پیر کر اس کو چپ کرا
رہے تھے وہ بار بار آنکھیں جھپک کر اپنے آنسو چھپانے کی
کوشش کر رہے تھے

ان کو ایسے دیکھے فیروز احمد آگے اور منال کو آہستگی سے ان
سے الگ کیا اور اس کو کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا
اور بولے

جتنا رونا ہے یہاں صدیقی ہاوس میں رو لو کیونکہ "

میرے گھر تم بہو نہیں بیٹی بن کر آؤ گی اور مجھے نہیں پسند

کی میری اتنی پیاری بیٹی ذرا بھی روئے

"۔ ویسے بھی تم ہنستی ہوئی می اچھی لگتی ہو

"۔ اور بھائی می کی شرٹ برباد کرتے ہوئے بھی "

شجاع نے ٹکڑا لگایا

تو منال نے روتے روتے مسکرا کر سامنے دیکھا تو روحان
بڑی گہری نظروں سے اس کو دیکھ رہا تھا

تو منال نے بس ایک نظر اس کو دیکھے کر اپنی نظریں جھکا
لیں

جب کہ سب شجاع کی بات کا مطلب جاننے کے لیے

سب اس کو دیکھ رہے تھے

کچھ خاص نہیں جب بھی ان دونوں کا سامنا ہوا میری "

پیاری سی بہن پلس بھا بھی نے میرے معصوم سے

- بھائی می شرٹ پر کچھ نہ کچھ کارنامہ کیا ہے

جیسے آج میرے پیارے بھا بھی کو پنک شرٹ پہننے کا شرف

- حاصل ہوا یہ سب منال کی کرامات ہیں

جیھی شاعر نے کہا

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا

"آگے آگے دیکھینے ہوتا کیا

شجاع نے شعر لہک لہک کر پڑھا جس پر وہ سب ہنسنے
لگے

اور روحان نے شجاع کو گھور کر دیکھا جس کی اس نے ذرا فکر
نہ کی

جس پر روحان نے دل ہی دل میں شجاع کو کہا

"گھر چل بیٹا پھر بتاتا ہوں"

"- چلو یہ بتاؤ اب ہم اپنی بیٹی کو لینے کب آئیں"

فیروز احمد نے منال کو اپنے ساتھ لگا کر فرقان صاحب

سے پوچھا

میرا خیال ہے ابھی منگنی ٹھیک ہے اگلے مہینے نکاح "
- کر لیتے ہیں

اور رخصتی منال کے پیپروں کے بعد کر لیں گے کیوں کیا
خیال ہے۔ "؟ فرقان صاحب بولے

نہیں انکل نکاح کے ساتھ ہی رخصتی اور پیپرہ شادی " کے بعد بھی دے سکتی ہیں، کوئی می روک ٹوک نہیں ہوگی

"

روحان بے صبری سے بولا

تو سب ہنسنے لگے اس نے فوراً اپنا سر جھکا لیا

کیا ہوا جوان سر کیوں جھکالیا؟ ہم تو مذاق کر رہے تھے، "

تمہارے ساتھ یہ سب تو میں نے تمہارے باپ کے کہنے پر

- بولا ہے

مجھے بہت خوشی ہے کہ میری منال کے زندگی میں آنے

والا شخص ہمت والا ہے اس کو ہر سرد گرم سے بچانے والا

ہے اس طرح سر مت جھکاؤ کچھ غلط نہیں بولا تم نے

"- بس اس طرح میری منال کا خیال رکھنا

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولے تو اس نے اثبات
- میں سر ہلایا اور فرقان صاحب کے گلے لگ گیا
فیروز صاحب کو دیکھنے لگا جو اس کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے

بس طے ہے اگلے مہینے کی 15 کو ہم اپنی منال بیٹی "
"- کو ہمیشہ کے لیے اپن گھر لے جائیں گے
فیروز احمد نے بولا تو منال وہاں سے چلی گی

"- إن شاء الله، الله ہے خیر کا وقت لائے "

فرقان صاحب بولے اور روحان کی پیٹھ پر تھکی دی سب
ایک دوسرے کو مبارک دینے لگے روحان کی نظریں منال
کو تلاش کر رہی تھی

جب شجاع اس کے پاس آکر بولا

بھائی! تازی تازی بنی سسرال میں کیوں اپنی "
عزت کا فالودہ کرنا چاہتے ہو۔ اپنی نظروں کو قابو کرو چلی
"گی ہیں وہ۔ اور اب تم بھی اپنے گھر چلو شرافت سے
وہ "اپنے گھر" پر زور دے کر بولا

روحان نے اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تو شجاع
دھٹائی سے ہنستے ہوئے باہر چلا گیا

تو روحان نے اپنا فون نکلا اور میسج ٹائیپ کرنے لگا

"چلیں بیٹا"

حاجرہ خاتون سب سے مل کر اس کو بولی

- جی امی بس ایک منٹ آپ چلیں گاڑی میں بٹھیں"

"- میں آتا ہوں ایک ضروری کال کر کے

وہ فون لے کر ایک طرف چلا گیا

کچھ دیر بعد وہ کال کر کے آیا جب تک سب گاڑی میں

- بیٹھے ہوئے تھے اور اس کا ویٹ کر رہے تھے

اس کے لبوں پر بڑی جاندار سی مسکراہٹ تھی جس کو دیکھ

کر لائی بہ اس کو چھیڑ رہی تھی

اس طرح ہنستے مسکراتے وہ لوگ اپنے گھر آئے گے

#####

وہ ابھی کمرے میں آئی تھی - وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے ہاتھ
- موبود انگھوٹھی کو دیکھ رہی تھی

جب اس کا فون بجا

جس پر "میجر صاحب" کالنگ لکھا ہوا تھا

- منال نے مسکراتے ہوئے کال پک کی

جی بولیں "وہ بولی"

"کہاں چلی گی، ہو تم؟ اچانک سے"

روحان بے چینی سے بولا

سب شادی کی بات کر رہے تھے اچھا نہیں لگتا تو ہی روم "

"۔ میں آگی

کیوں اچھا نہیں لگتا ؟ ہم کوئی می چوری کر رہے ہیں جو "

"۔ کسی سے ڈریں

بات ڈرنے کی نہیں بس اچھا نہیں لگتا کہ شادی کی بات "

ہورہی ہوں اور لڑکی بے شرموں کی طرح وہاں کھڑی رہیے

"

اواب سمجھا تو آپ شرما کر چلی گی تھی۔ اچھا تو آپ "

شرماتی بھی ہو، کیا بات ہے یہ تو نئی بات پتا چلی

"۔ ہے مجھے کہ جھلی لڑکی شرماتی بھی ہے

روحان مسکراتے ہوئے بولا

یہ آپ مجھے ہمیشہ جھلی لڑکی کیوں کہتے ہیں آج بتائیں "

" ذرا

وہ منہ پھلا کر بولی

اسی وجہ سے بولتا ہوں جھلی لڑکی اب دیکھو کیسے منہ بنا رہی "

؟"۔ ہو

روحان مسکرا بولا

وہ ایک دم سے سیدھی ہو کر بیٹھی جو بات کرتے کرتے

لیٹ گئی تھی

"؟-کہاں، کہاں ہیں؟ آپ کہاں سے دیکھ رہے ہیں مجھے"

وہ ادھر ادھر نظریں دوڑا کر بولی

میں تمہارے بہت قریب ہوں ، تمہارے دل ، میں تمہاری "

"۔ آنکھوں میں

وہ مخمور لہجے میں بولا

منال کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا اس کے ہاتھوں میں

پیسہ آنے لگا اس کے ہاتھ سن ہو رہے تھے وہ بالکل خاموشی

۔ سے روحان کو سن رہی تھی

کیا ہوا خاموش کیوں ہوگی - بے ہوش تو نہیں ہوگی جھلی "

"لڑکی

وہ ہنستے ہوئے بولا

آپ بہت خراب ہیں مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ "

سے۔ " وہ نروٹھے پن سے بولی

کیوں بات نہیں کروگی ایسا کیا کر دیا ہے میں نے بس "

اپنی محبت کا اظہار ہی کیا۔ اور کچھ غلط تو نہیں بولانا

"۔ اچھا بابا سوری اگر کچھ برا لگا ہے تو ایک بات سنو میری

"جی"

وہ مختصر سا بولی

یہ تم اتنا روئی کیوں تھی۔؟ کیا تم راضی نہیں ہو "

"؟۔ ابھی شادی کے لیے

وہ پوچھنے لگا

نہیں ایسی بات نہیں بس بابا بہت یاد آرہے تھے۔ اس "

وجہ سے رونا آگیا تھا اگر آج بابا ہوتے تو بہت خوش ہوتے

"۔

وہ افسردہ سی بولی

”مٹھیک ہے منال وہ اللہ کی مرضی تھی ان کا تم“

سے جدا ہونا میری دعا ہے وہ جنت میں اعلیٰ مقام

پائیے۔ آمین

اب سے تم میری ذمہ داری ہو، میں پوری کوشش کروں

گا کبھی کوئی می دکھ نہ ملے۔ ہر خواہش پوری کرنے کی

کوشش کروں گا اور وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ تمہارے ساتھ

- رہوں گا جب تک میری زندگی ہے

اور بہت پیار کروں گا تم سے بس یہی چاہتا ہوں کہ تم

کبھی مت رونا تمہارا رونا برداشت نہیں ہوتا مجھ سے تمہارے

- آنسو جیسے میرے دل پر گرتے ہیں

بہت تکلیف دیتے ہیں مجھے اب کبھی مت رونا بس ہمیشہ

"- ہنستی رہا کرو جانِ روحان

وہ محبت سے بولا

"بولو کرتی ہو وعدہ"

"جی اب نہیں روں گی وعدہ"

منال اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

- "چلو اپنا خیال رکھنا بہت سا میرے لیے"

"جی آپ بھی"

منال نے جواب میں کہا اور اللہ حافظ بول کر فون بند کر دیا

اور فون کو سینے سے لگا کر بیڈ پر لیٹ گئی

اس کو بار بار روحان کا

"اپنا خیال رکھنا اور جانِ روحان"

بولنا یاد آ رہا تھا اس نے شرما کر اپنا دوپٹہ اپنے منہ پر رکھ لیا

اور گنگنا نے لگی

"میں چلی میں چلی دیکھو پیار کی گلی"

یہ آج کیا تماشا ہوا ہے گھر پر میں کچھ سمجھی نہیں، اس " سب کا مطلب بھلا، ابو نے اتنی جلدی یہ سب کیوں طے کر دیا؟ کسی سے کچھ پوچھنا بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا وہ۔ لوگ پہلی بار آئے تھے

اور ابو نے ان کو نہ صرف ہاں کی بلکہ شادی کی ڈیٹ "۔ بھی فلکس کر دی ہے

رغم غصے میں آگ بگولہ ہو کر بولی

تمہیں اس کی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے اچھا ہے بلا سر سے "

"۔ اترے گی

صالحہ بیگم جلے دل سے بولی

امی مجھے اس کی فکر نہیں بس میں نہیں چاہتی اس کی "

"۔ وہاں شادی ہو

رنم نے کہا

چاہتی تو میں بھی یہی ہوں۔ کہاں وہ شاندار سا لڑکا اور "
کہاں یہ منہ پھٹ بدتمیز سی، نابولنے کی تمیز، ناپہننے اور ہننے
کا سلیقہ، اس کے ساتھ تو میری بیٹی چلتی ہے۔ میری تو
کوشش تھی کہ یہ رشتہ ناہو، پر تمہارے ابو نے پہلے کبھی

میری سنی ہے، جو اب سنتے ان کو ہمیشہ سے اپنی وہ منال

-پیاری ہے

"-اپنی اولاد سے بھی زیادہ

وہ حسد کی آگ میں جل رہی تھی

امی آپ بے فکر رہیں۔ اگر وہ بندہ میرا نصیب نہیں بن "

- سکا تو ہونے میں اس کو اس منال کا بھی نہیں دوں گی

میرے پاس ایسا کچھ ہے جو ساری بازی الٹ دے گا،

"۔ بس آپ کو اس سب میں میرا ساتھ دینا ہے

رغم خود غرضی سے بولی

میں تمہارے ساتھ ہوں، یہ بتاؤ کرنا کیا ہے اور کیا ہے "

"؟ تمہارے پاس

صالحہ بیگم اس کے پاس بیٹھ کر بولی

"تو سنیں --- کرنا یہ ہے"

رغم ان کو اپنا پلان بتانے لگی جس کو سن کر صالحہ بیگم
کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آئی اور پوری بات سن
کر وہ کیمکنگی سے ہنسنے لگی

#####

"- ہیلو بلال! جو کام بولا تمہیں کیا بنا اس کا"

وہ فون پر بات کرتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اپنی شرٹ

تبدیل کرنے لگا

جی ہاں باس! سارا کام ہو گیا ہے۔ جیسے جیسے بولا تھا آپ "

نے کل تک میں اور احتشام سارا ڈیٹا اور سب رپورٹس لے

"۔ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائی ہیں گے

بلال مسخری سے بولا

بلال ! کبھی سنجیدہ بھی ہو جایا کرو، ہر وقت کا مذاق، یہ اتنا " ضروری اور سیریس کام تھا۔ اور تم اس طرح کر رہے ہو "۔

روحان بولا

بھائی می میرے! سارا کام ہو گیا ہے تو بے فکر ہو جائے "۔ کوئی می شکایت نہیں ہوگی تجھے ان شاء اللہ

بلال پورے وثوق سے بولا

ان شاء اللہ ایسا ہی وہ ورنہ تو سوچ میں کیا کروں گا "

"تیرے ساتھ

روحان نے دھمکاتے ہوئے کہا

اب بس کردے بھائی دھمکی دینے کی اور یہ بتا "
میری بھابھی کا کیا حال ہے؟ اور کہاں تک پہنچی تیری
کہانی کچھ بات بنی، یا ابھی تک تیری گاڑی راستہ میں
ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا

بات پکی ہوگی ہے اگلے مہینے کی 15 کو شادی ہے "

"-روحان نے گویا بلال کے سر پر بم پھوڑا تھا

وہ جو بڑی تسلی سے لیٹا ہوا تھا ایک دم اٹھ کر بیٹھا جس
کی وجہ سے اس کا سر بڑی زور سے سامنے بیٹھے زاہد سے
ٹکرایا جو اٹھنے لگا رہا تھا

"- او تیری مارے گے"

وہ دونوں ایک ساتھ بے اختیار بولے

کیا ہو گیا ہے اندھا ہو گیا ہے؟ جو مجھے بے چارا کا سر پھاڑا "

- رہا ہے

کیا فون پر تجھے کہی حملے کی خبر مل گئی ہے؟ جو ایسے

- پاگل ہو گیا ہے

ہوش و حواس گم ہو گئے ہیں تیرے، میں معصوم ملا تھا

"۔ تجھے ابھی بتاتا ہوں تجھے، تو صبر کر

زاہد اس کو مارنے کے لیے لپکا اور ایک ہاتھ سے اپنا سر

سہلانے لگا

اوتے روک جا! منحوس خبر ہی ایسی ہے تو سنے گا تو تجھے بھی

۔ ایسے ہی شک لگے گا

خبر ہی ایسی ہے کہی پر حملے سے بڑھ کر سن یہ کیا بول رہا
ہے۔"

بلال نے زاہد کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ بٹھایا اور
فون اسپیکر پر کر دیا۔
"اب بول شہزادے کیا بولا رہا تھا"

میں بول رہا تھا اگلے مہینے کی 15 کو میری شادی طے ہوگی "

"- ہے۔ جتنا جلدی ہو سارا کام نبٹا کر یہاں پہنچو تم تینوں

کیا، کیا کس کی شادی طے ہوئی ی ہے؟ اور کس پوری "

"- تفصیل بتا

- احتشام کو اپنی بیوی سے بات کرنے میں مگن تھا

روحان کی آواز سن کر جلدی سے اپنا فون بند کر کے بلال
کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے بولا

ایک بار بولا ہوا تم لوگوں کو سمجھ نہیں آرہا میری شادی اور "
کس کی

روحان چڑ کر بولا

"-اچھا تیری شادی اور کس سے یہ بتائے گا"

احتشام تیزی سے بولا

"منال سے اور کس سے"

روحان نے تسلی سے جواب دیا

کیا منال سے کب کیوں کیسے ہوا یہ کون منتر پڑھا"

"-ہے؟ تو جو وہ مان گی اور اس کے گھر والے بھی

بلال کی حیرت کم ہونے کو نہیں آرہی تھی

"کوئی می منتر نہیں پڑھا، بس ہوا یہ کہ"

وہ ان کو ساری بات بتانے لگا جیسے جیسے وہ سنتے گئے ان
کے چہرے کے تاثرات بدلتے گئے وہ بنا پلک جھپکے اس کی
- بات سن رہے تھے

اب تو گیا کام سے میجر روحان وہ مس پٹاخہ ساری زندگی "
"۔ تجھے اپنے اشارے پر نچائے گی

سب سے پہلے ہوش بلال کو آیا تھا اس کی بات سن احتشام
کی ہنسی نکل گئی

اب ایک بار تم نے اگر منال کو کچھ الٹا بولا تو میں منہ توڑ "

"- دوں گا تم سب کا

روحان "مس پٹاخہ" سن کر بولا اور جلتی پر تیلی کا کام

احتشام کی ہنسی نے کیا

اچھا ہماری توبہ ہم کچھ بھی نہیں بولتے ، وہ اب ہمارے "

- پیارے دوست کی شریک حیات بننے والی ہے

تو ہمارے لیے بہت قابل عزت ہے ہم ان کی جی جان
- سے عزت کرتے ہیں

"- بھابھی ہے وہ ہماری پر ایک بات ہے

بلال نے شرافت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوکھا

"- ہے وہ مس پٹاخہ"

وہ تینوں بیک وقت بولے اور فون کاٹ دیا جیسے ڈر تھا کہ
- روحان فون سے نکل کر مارے گا

اب آئے گا مزہ ، اب آیا میجر روحان مس پٹاخہ کے قبضے "
میں ، جس کو کوئی می سیدھا نہ کرے اس کو عشق کر دیتا
ہے۔ " یہ بول کر وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر وہ تینوں ایک
- دوسرے کو دیکھ کر بے تحاشہ ہنسنے لگے
ادھر روحان فون بند کر کے اس کو ایسے گھور رہا تھا جیسے وہ
- فون سے ہی ان تینوں کا گلا گھونٹ دے گا

باز نہیں آئے کوئی می نہیں آنا تم لوگوں نے میرے "
پاس ہے۔ پھر بتاؤں گا تم سب کو ویسے بولے تو سہی
- "رہے تھے - ہے تو مس پٹاخہ

روحان اس کی پہلی اور دوسری ملاقات یاد کرتے ہوئے
سوچنے لگا منال کا شرمایاروپ اس کی نظروں کے سامنے
لہرایا تھا۔ وہ بیڈ پر چت لیٹ گیا

"جھلی لڑکی"

- بول کر اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں

اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی جو منال کو یاد کر کے

- اس کے لبوں کا احاطہ کر لیتی تھی

#####

"؟ بھائی میں اندر آجاؤں"

شجاع نے دروازہ ناک کر پوچھا ہلکا سا دروازہ کھول کر اندر
- دیکھتے ہوئے بولا

"آجاؤ"

وہ سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے بولا دل میں سوچنے لگا کہ
"بیٹا تو آگیا ہے خود اب بتاتا ہو تجھے تو"

او مجھے لگتا ہے میں نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا ہے میں "

"- چلا جاتا ہوں پھر آجاؤں گا

وہ روحان کے ہاتھ میں فون دیکھ کر بولا

نہیں، نہیں کوئی ڈسٹرب نہیں کیا میں تو بلال سے "

"- بات کر رہا تھا

اچھا ٹھیک ہے میں نے کب کہا آپ منال سے بات ' کر رہے تھے " شجاع دانت نکال کر بولا

ایک بات تو ہے میرے بھائی می کو آج کل بڑی ہنسنی " "۔ آ رہی ہے، خیر تو ہے

- شجاع نے کہا توہ روحان اس کو ابرو اچکا کر دیکھنے لگا

وہاں منال کے گھر بھی ہنسی روکنے کا نام نہیں لے رہی "
تھی ، ایسا بھی کیا لطیفہ پڑھا تھا میرے منہ پر جو تجھے سے
- "؟ ہنسنی روک نہیں رہی تھی

- روحان نے شجاع سے سوال کیا

بھائی ی ! لطیفہ آپ کے منہ پر نہیں تھا ، وہ شرٹ تھی "
پینک کلر کی جو آپ ہمیشہ میرا مذاق اڑاتے تھے ۔ آپ کو خود

ہائے میرے اللہ بچا! مجھے میرے بھائی کی بھائی کے تشدد سے "

- یہ تو پورا دیوانہ ہو گیا ہے

کبھی چھوٹے بھائی کی گردن موڑتا ہے، کبھی پنک

- شرٹ پہنتا ہے، ہائے یہ عشق کیا کیا دن دکھائے گا

میں بتاؤں گا امی ابو کو مجھے معصوم پر کتنا ظلم ہوتا

"- ہے

شجاع دہائی کی دے کر بولا

اے چپ کرا! کیا لڑکیوں کی طرح چیخ رہا ہے مرد بن "

ایسے جیسے ظلم کے پہاڑ توڑ دیے ہو اتنا تو معصوم جادف

"- ہو جا یہاں سے

روحان شجاع کی گردن چھوڑتے ہوئے بولا

جارہا ہوں پتا ہے مجھے، اب کہاں سے برداشت ہونا ہے "

میرا وجود آپ کو اس کمرے میں، اب تو آپ یہاں کسی اور

- کو دیکھنا چاہتے ہیں

جس کی کبھی چوڑی کھنکے، کبھی پائیل کی آواز آئے اور ریڈ

دوپٹہ ہوا میں لہرائے اور پنک شرٹ آپ کو گفٹ دی

"- جائے

آخری بات بول کر وہ تیزی سے باہر بھاگ گیا

روحان نے کشن واپس اپنی گود میں رکھ لیا جو اس نے

- شجاع کو مارنے کے لیے اٹھایا تھا

وہ ایک بار پر اپنے فون میں لگ گیا پر اب کی بار وہ کسی

- کو فون نہیں کر رہا تھا

بلکہ وہ اپنے فون میں منال کے نمبر کے آگے منال ہٹا

- کر "جانِ روحان" لکھا رہا تھا

ادھر منال نے بھی "میجر صاحب" سے

"My life line "

- میں بدل دیا تھا

اسی گھر کے دوسرے کمرے میں ان دونوں کی خوشی
- ملیامیٹ کرنے کی تیاری بھی ہو رہی تھی

#####

- یہ لیں جناب! جو، جو آپ نے بولا تھا "
وہ سب مکمل ورک کیا ہے اور یہ ان سب کی رپورٹ ہے
- اب اس کے آگے کا تمہارا ہے، کہ اس کا کیا کرنا ہے
بلال نے ایک فائل روحان کے سامنے رکھ کر بولا اور خود
چئی رپر نیم دراز ہو گیا

کیا بات ہے؟ اپنی ساری پئے تو پہاڑوں پر کھڑے ہو کر "
اڑا دی یا ابوتیرے بنک کرپٹ ہو گے ہیں، اور گھر پر کچھ
راشن پانی نہیں ہے، جو اتنی دور سے اتنی محنت کر کے
آنے والے بندے کو، کھانا چائے تو دور سادہ پانی تک نہیں

"- پوچھا

بلال بوجھل لہجہ کر کے بولا

حد ہے تجھے پر! بولنے سے پہلے سوچ تو لیتا ہے بندہ کیا "
بول رہا ہوں اور چائے ابھی منگواتا ہوں ، یہ لیے پی پانی
سامنے رکھا پانی نظر نہیں آتا تجھے اور کھانے کا یہ کون سا
"۔ ٹائی م ہے

روحان گھڑی کی طرف دیکھ کر بولا جو دن 10 بجنے کا اعلان
۔ کر رہی تھی

"- میں سفر سے آیا ہوں اتنا لمبا سفر کر کے"

وہ "لمبا" کو کافی کیچھ کر بولا

"- اور کتنا لمبا سفر مجھے بھی تو پتا چلے ذرا"

روحان نے بھی بلال کی طرح "لمبا" خوب کیچھ کر بولا

جیسے مجھے پتا نہیں تو نے جناب عزت ماب بلال صاحب "

- نے ایسے ہی منہ بند کرے سفر کیا ہوگیا

ارے تو تو ساتھ بیٹھے بندے کو کھا جائے ، اور ڈکار نہ دے

زیادہ تماشا نہ کر میرے ساتھ چپ چاپ چائے پی کر نکل

"- میرے ساتھ آگے کا کام دیکھتے ہیں

روحان فائل کو الماری میں رکھتے ہوئے بولا

چل چائے منگوا لیں ساتھ میں بسکٹ ، نمکو ، شامی ، "

- پکوڑے لازمی ہونے چاہے

"- خالی چائے اچھی نہیں لگتی مجھے

بلال نے روحان کو دیکھ کر مصعومیت سے کہا تو روحان

نے مسکرا کر اپنا سر نیچے کر لیا اور آہستہ آواز میں بولا

" بھکڑ "

اور چائے کو بول کر وہ بلال کے سامنے بیٹھ گیا اور اس کو
آگے کے بارے میں بات کرنے لگا

#####

- وہ دونوں اس وقت ایک کافی شاپ میں بیٹھے تھے

جب وہ ان کی ٹیبل پر آئی اور بیٹھنے کا پوچھے بنا ہی وہ

- روحان کے سامنے والی کرسی پر براجمان ہوگی

جب کہ بلال کبھی روحان اور کبھی اس کو حیرت سے

دیکھتا اور بات کو سمجھنے کی ناکام کوشش کرتا

"کیا لیں گی آپ مس رنم صدیقی"

روحان نے اپنے جان لیوا انداز میں پوچھا

رنم جو اس کو دیکھنے میں مجھ تھی اس کی آواز سے ہوش کی

دنیا میں واپس آئی

"جی! جو آپ کی مرضی"

وہ بامشکل بول پائی تھی کل جب اس کو روحان کا

- فون آیا تھا کہ اس سے ملنا چاہتا ہے

تب سے وہ ہوا میں اڑ رہی تھی اور آج وہ روحان کی بتائی
- ہوئی جگہ پر اس سے ملنے آئی تھی

ٹھیک ہے یہاں کا فریش جوس بہت اچھا ہے وہ "
- منگواتے ہیں پھر

روحان نے مسکرا کر کہا اور ویٹر کو اشارہ کیا
- ایسا کرو میڈم کے لیے فریش اپل جوس لے آؤ"

روحان نے ویٹر کو بولا جس پر وہ "یس سر" بول سر جھکا
- کر چلا گیا

"- اچھا اور بتائی میں مس رنم اور کیا کرتی ہو آپ"
روحان نے نہایت خوش اخلاق میزبان ہونے کا فریضہ
انجام دیتے ہو بولا

جب کہ بلال ہونق کی طرح منہ کھولے روحان کو دیکھا
رہا تھا۔ جو پہلی بار کسی انجانی لڑکی سے اتنا مسکرا کر بات
کر رہا تھا۔

اگر آج اس کو اس طرح بات کرتے ہوئے کوئی می اور
بھی دیکھ لیتا تو شاید وہ صدمے اور حیرت سے بے ہوش
ضرور ہو جاتا

بلال کبھی روحان اور کبھی رنم کو دیکھتا رنم کی تو سمجھ آرہی
تھی ۔

مگر وہ روحان کی وجہ سے زیادہ حیران تھا اس کو روحان کی
۔ دماغی حالت پر شبہ ہو رہا تھا

کافی دیر اس نے ان کو بات کرتے ہوئے دیکھا اور کچھ
دیر بعد اس کی ہمت جواب دے گی، تو اس نے روحان کو

اپنی سائیڈ ہلکا سا کینچھا اور رخم کو دیکھ کر مسکرایا اور

آہستہ آواز میں روحان کے کان میں بولا

"کیا تو پاگل ہو گیا ہے؟ یہ رخم ہے منال کے تایا کی بیٹی"

"- منال نہیں ہے

جانتا ہوں میں، تو اپنا منہ بند رکھ اور سکون سے بیٹھ جا"

"- اور جو تیرے سامنے رکھا ہے وہ کھا خاموشی سے

روحان نے بنا بلال کی طرف دیکھتے ہوئے بات کی ، اس کی
نظر سامنے سے آتے ایک لڑکے پر تھی۔ جس نے روحان
سے نظر ملتے ہی سر سے اشارہ کیا۔ جس پر روحان نے
تیزی سے دو بار اپنی پلکیں جھپک کر اس کے اشارہ کا جوا
- ب اور ایک بار پھر وہ رخم سے بات کرنے لگا

بلال روحان کی بات سن کر بدمزہ ہو گیا اور سامنے پڑے
اسٹیک کو بے دلی سے کھانے لگا اور روحان کے رویے کو
سمجھنے کی کوشش کرنے لگا ۔

جب تک وہ ویٹر فریش جوس سرو کرنے لگا
"۔ لیں جوس مس رنم"

روحان نے گلاس اس کے سامنے کیا جو اس نے بڑی ادا
سے اٹھایا اور نزاکت سے اپنے منہ سے لگایا اور ایک گھونٹ
بھر کر ابھی وہ ٹیبل پر واپس گلاس رکھ رہی تھی
جب ایک لڑکا تیزی سے وہاں سے گزرا اور جوس کا گلاس
جھلک گیا اور جوس رنم کے اوپر گیا۔

"کیا مصیبت ہے اندھے ہو نظر نہیں آتا"

وہ اس لڑکے پر چلانے لگی

ریلکس ہو جائی میں مس رنم آپ اس کو چھوڑی میں "
 دیکھتا ہوں ، اس کو آپ جاکر اس کو صاف کر لیں یہ نہ ہو
 "۔ داغ لگ جائے

روحان کھڑے ہو کر بولا اس لڑکا کا گریبان پکڑ کر بولا
 جب کہ وہ لڑکا بار بار رنم سے سوری بول رہا تھا کہ اس
 نے جان کر نہیں کیا

او کے میں جاتی ہوں اس کو صاف کرنے پر آپ اس " اندھے بدتمیز ، انسان کو چھوڑنا نہیں ، اس کو تو میں آکر بتاتی ہوں ، میرا اتنا مہنگا سوٹ خراب کر دیا ہے "

وہ شان بے نیازی سے بولی اور واش روم کی طرف چلی گی اس کے جانے کے بعد روحان نے تیزی سے رومال نکالا اور اس کو اس گلاس پر رکھا اور اس کا سارا جوس دوسرے گلاس میں ڈال کر اس لڑکے کو دیا

اور اس کے کان میں کچھ بول کر اپنے والٹ سے اس کو
نیلے ہرے دو تین نوٹ اس کے ہاتھ میں دے کر اس
- کے کندھے پر ہاتھ مار کر اس کو جانے کا اشارہ کیا
- اور خود اپنے بال سیٹ کر کے پھر سے بیٹھ گیا
- بلال نا سمجھی سے اس کو دیکھ رہا تھا
"- اوئے منہ بند کر مکھی چلی جائے گی"
روحان نے اس کی طرف دیکھا بنا بولا

کچھ دیر بعد رنم آئی می اور ادھر ادھر دیکھ کر بولی
کہاں گیا؟ وہ بدتمیز لڑکا آپ نے جانے کیوں دیا اس کو"

"-

وہ چلا کر بولی

آہستہ بولیں رنم وہ معافی مانگا رہا تھا۔ اب اتنی سے بات "

"۔ کے لیے اس کو کیا کرتے

روحان بدمزہ ہو کر بولا

- "یہ اتنی سی بات ہے میرا اتنا مہنگا سوٹ لیے یہ"

وہ اپنا سوٹ دیکھ کر بولی

اوکے! اب چھوڑیں یہ جو س پی لیں اور مجھے اجازت دیں"

ایک ضروری کام یاد آگیا ہے، پھر ملاقات ہوگی آپ سے

"- اوکے بائے"

وہ بنا رنم کی بات سنے وہاں سے اٹھ گیا

رنم اس کو دیکھتی رہی وہ بلال وہاں سے اٹھ کر چلے گئے

جب کہ رنم اس کے اس طرح جانے پر کھولتی رہ گئی

"؟ مجھے کچھ بتائے گا یہ کیا تھا"

بلال نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے سوال کیا

تیری سمجھ نہیں آئے گا تو بس خاموشی سے رہ "

- میرے پیارے دوست جو میں کرنے آیا تھا

"- وہ ہو گیا ہے بس یہی کافی ہے

روحان نے اس کی طرف دیکھا بولا

او کے بھئی می تو جانے اور تیرے کام ہم کیا کر سکتے "

ہیں ۔ " بلال نے ٹھنڈی سانس بھر کر بولا اور گاڑی میں

بیٹھ گئے

#####

بدتمیز، گھٹیا، فضول انسان مجھے جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔ "

اس کے بلانے پر اس سے ملنے پتا نہیں کیا سمجھتا ہے خود

کو کہیں کسی ریاست کا بادشاہ ہے؟ ذرا سا حسین کیا ہے
کچھ سمجھتا ہی نہیں اپنے سامنے کسی کو چیپ انسان
"۔ بعد میں ملتے ہیں ابھی ضروری کام ہے

وہ منہ کر بولی

"مائی می فٹ ضروری کام"

وہ جلے پیر بلی کی طرح ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی۔
جب سے وہ کافی شاپ سے آئی تھی ہر ایک پر غصہ
کر رہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے رنم کیا شور مچایا ہوا ہے کب سے بول رہی ہو،"
اور یہ کس کو کوس رہی ہو کون ہے یہ فضول انسان
؟۔ کہاں گی تھی تم کس کو ملنے کچھ بتاؤں گی

صالحہ بیگم نے اس کو قدر غصے میں دیکھ کر سوال کیا

وہ روحان اس نے مجھے بلایا تھا ملنے کے لیے "

- میں وہاں گی تھی

تو وہ ملا تو بہت اچھے سے تھا پھر وہ بد تمیز لڑکا نجانے

کہاں سے آگیا، اور میرے کپڑوں پر جوس گرا دیا میں جوس

صاف کرنے گی واپس آئی ی تو اس روحان کو کہی جانا تھا

ہماری بات بھی نہیں ہو سکی، اگر بات ہو جاتی تو میں اس
"۔ کو اس طرح الجھاتی وہ منال کو بھول جاتا
رغم اپنی ماں کو بتایا اور آخری بات پر عجیب سے
مسکرائی

اچھا تو یہ بات ہے اگر تو تم سے اچھے سے ملا تو ایسے "
کیوں بول رہی تھی، اور مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی
'اس نے منال کا رشتہ بھیج کر تمہیں کیوں ملنے بلایا
"۔ اگر تم پسند تھی تو وہ بات تمہارے لیے کرتا
صالحہ بیگم بولی

اففف امی! پتا نہیں آپ بھی کیا کیا سوچتی ہیں ان "

لڑکوں کا آپ کو نہیں پتا بس آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں

- سب سنبھال لوں گی جیسے وہاں مری میں کیا تھا

بس وہاں تھوڑی چوک ہوگی اور یہ منال نامی بلا ایک بار پھر

ہمارے سر پر مسلط ہوگئی، اب ایسا کچھ نہیں ہوگا اب

میں اپنا ہر کارڈ ترتیب سے کھیلوں گی اور جیت میری ہوگی

- بس آپ دیکھتی جائیں میں کیا کرتی ہوں کیسے اس

منال کو روحان کی زندگی سے دودھ سے مکھی کی طرح نکال
دوں گی ، اور روحان کو اپنا بنا لوں گی بس جیسے جیسے میں
"- بولتی جاؤں آپ ویسا ویسا کرتی جائیوں

ٹھیک ہے رنم بس جو کرنا ہے جلدی کرو وقت نہیں "

"- ہے ہمارے پاس

صالحہ بیگم بے چینی سے بولی

"- اوکے! امی جسٹ چل "

رنم ادا سے بول کر آئی پنے کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو
گھوم گھوم کر دیکھنے لگی

اس بات سے انجان کے اس کے پرس کے ساتھ لگے
نہنے سے خفیہ کمیرے سے اس کی ساری بات میجر روحان
- اور اس کی ٹیم سن اور دیکھ رہی تھی

#####

"- ویل ڈن احتشام یہ تم نے بہت زبردست کام کیا تھا"

روحان اپنا لیب ٹاپ بند کیا اور احتشام کو داد دیتے ہوئے

بولا

جس نے رنم کے بیگ میں وہ کمیرا لگایا تھا وہ کافی شاپ
آئی می تھی جب وہ وہاں انٹر ہوئی می تھی یہ کافی شاپ جو
- آرمی ایریا میں تھی

آرمی ایریا ہونے کی بنا پر ہر ایک فرد کی چیکنگ اور اس
- کے سامان اور بیگ کی چیکنگ کے بعد انٹری ہوتی تھی

اس لیے احتشام کے لیے یہ کام کرنا کافی آسان رہا تھا
اس نے اپنی لیڈرز کو لیگ کی مدد سے یہ کارنامہ انجام دیا تھا
- اور وہ اپنے کالر کو سیٹ کر رہا تھا کہ وہ اپنے پلان میں
- کامیاب رہا تھا

یہ سب تو ہو گیا اب آگے کیا کرنا ہے اور مجھے ایک بات "
- بتا تو نے اس رنم کیوں ملنے بلایا تھا

اور کیا تجھے رنم پر شک ہے کہ اس نے وہاں مری میں

"۔ منال بھا بھی پر حملہ کیا تھا

بلال نے کینفوز ہو کر روحان سے پوچھا

روحان نے بلال کو دیکھا اور اپنا سر کرسی کی بیک سے ٹکا

دیا اور بولا

بلال تو ابھی تک نہیں سمجھا اگر میں رنم کو نہ بلاتا تو "

۔ احتشام یہ کیمرہ کیسے لگاتا

اور رہی بات رنم پر شک کرنے کی تو میرے بھولے
دوست مجھے رنم پر شک نہیں پورا یقین ہے، کہ اس نے
- ہی منال پر حملہ کیا تھا

یہ آج کا ملنا اس وجہ سے تھا کہ مجھے رنم کے فنگر پرنٹس
چاہیے تھے تاکہ وہ اس ڈنڈے والے فنگر پرنٹس سے میچ
"۔ کر سکیں

روحان نے کہا

مگر وہ کیسے؟ جب وہاں گے تھے تب تو بارش ہونے "
والی تھی اگر اس ڈنڈے پر رنم کے فنکر پرنس تھے بھی تو
- '؟ کیا وہ بارش میں رہ جاتے

بلال نے پوچھا

- بیٹا تو اکیلا جاتا روحان کے ساتھ تو شاید یہی ہوتا "
"مگر ہم دونوں بھی ساتھ تھے شاید

زاہد نے اس کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا وہ احتشا

م بلال کا منہ دیکھ کر کھسک پھسک کر نے لگے

"کیا بکواس کر رہے ہو تم دونوں زور سے بولو"

بلال ان دونوں پر چلایا

رہنے دے تیرے پھر بھی سمجھ نہیں آئی تو جا کچھ کھا "
پی جو تیرا کام ہے۔ یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے رہنے
"دے تو"

وہ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولے اور ہنسنے لگے

تم دونوں کبھی سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے بتاؤ مجھے "
"۔ کب کیسے اور کیا ہوا تھا؟ میں بھی تو تمہارے ساتھ تھا

بلال ان دونوں کو ہنستا دیکھ کر غصہ سے بولا

بلال، بلال! میری بات سن یا یہ اتنی بڑی بات بھی "

- نہیں جتنی تم سمجھ رہا ہے

جب ہم وہاں گے تھے تب بارش شروع نہیں ہوئی

- تھی بعد میں شروع ہوئی تھی

اور تب تک زاہد کو وہ ڈنڈا ملا تھا اس پر بلڈ لگا ہوا تھا جو اس
نے گاڑی میں رکھا دیا تھا جاکر اور جب اس پر لگے بلڈ کا ڈی
- این کیا تو وہ منال کا بلڈ تھا

وہاں جو فنگر پرنٹس ملے اب وہ رہتے تھے وہاں پر موجود
- لوگوں پر مجھے شک تھا

میں نے اس سب کے فنگر پرنٹس کسی نہ کسی
بہانے سے میچ کر لیے تھے کسی کے بھی میچ نہیں ہوئے

مجھے تو رنم پر شک بھی نہیں تھا، کہ کوئی می بہن

-کیسے اپنی بہن کو تکلیف دے سکتی ہے

"- پر مجھے اس لڑکی نے غلط ثابت کر دیا

روحان آنکھیں بند کر کے اس دن کی اپنی اور منال کی

باتیں یاد کر کے بولا جب وہ منال کا رشتہ لے کر گئے

تھے۔ منال اور روحان جب بات کر رہے تھے۔ تب اس

کو احساس ہوا کوئی می ہے جو ان کی بات سن رہا ہے تب

اس نے نامحسوس طریقے سے رنم کو دیکھا تھا اور اپنی
عقابی نظروں سے اس نے رنم کے چہرے کا اتار چڑھاؤ
- دیکھ لیا تھا -

تب اس کو رنم پر شک ہوا، اور جب اس کو اپنی
منال سے پہلی ملاقات یاد آئی جس کو اپنی پکس سے
- رنم کے جلنے کی بات کر رہی تھی -

تب اس کے شک کا یقین بدل گیا اور اس لیے اس
نے رنم کے فنکر پرنٹس لینے کے لیے یہ سب کیا

اچھا تو یہ بات ہے میں تو اس دن پریشان ہو گیا تھا۔ "
- پہلے تو اس مس پٹاخہ کے لیے دیوانہ ہو رہا تھا

اب کہاں یہاں الٹی کھوپڑی کی لڑکی کوئی ی اور نہیں
ملی تجھے ، اب اس بے چاری کا کیا ہوگا کیا سوچتی ہوگی وہ
"- پہلے میں اور اب میری یہ کزن

او پاگل انسان ! بکواس بند کر اپنی ، کھانے کو دو اس کو "
- کچھ ورنہ یہ ضائع ہو جائے گا

میرے ہاتھوں بولنے سے پہلے سوچتا بھی نہیں دل تو
کمرہا ہے منہ توڑ دوں اس اور یہ کیا بولا تو نے میری
؟" منال کو

روحان بلال کی بات درمیان سے کاٹ کر بولا

"؟ویٹ ، ویٹ! یہ منال تیری کب سے ہو گئی"

زاہد نے روحان کو سینے پر ہاتھ رکھ کر روکا جو بلال کی
- طرف آ رہا تھا

"اب وہ میری منال ہے"

روحان ایک جذبے سے بولا

تو تینوں اس کو دیکھ کر او او کرنے لگے

جس پر روحان دھیمے سے مسکرا کر واپس اپنی چٹی ر پر
جا کر بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کر کے منال کو سوچنے لگا۔ تو
چھم سے اس کی بند آنکھوں کے سامنے منال کا مسکراتا
چہرہ آگیا۔ جس کی وجہ سے اس کی مسکراہٹ اور بھی
گہری ہوگی

جس پر وہ تینوں ہنستے ہوئے روحان کو چھیڑنے لگے

بلال وہ کون سا گانا ہے بھلا سا؟ جو اس وقت اس مجنون "

" پر پورا آرہا ہے

احتشام نے بولا تو بلال باقاعدہ ٹیبل بجا کر گانا گانے لگا

"دھیرے دھیرے سے تیرا ہوا رفتہ رفتہ تیرا ہوا"

#####

روحان بھائی می یہ لیں رپورٹ جو آپ نے کہا تھا جیسے "

کہا تھا سب ہو گیا ہے آپ دیکھ لیں اور اگر کوئی می

" - کام ہو تو بتائی میں مجھے

اس دن جو لڑکا رنم سے ٹکرایا تھا وہ رپورٹس کے ساتھ

اس وقت روحان کے پاس آیا تھا۔ اس نے رپورٹس ٹیبل پر

رکھی اور روحان کے اشارے پر اس کے سامنے والی کرسی

- پر بیٹھ گیا

گڈ حارب! بیٹھو تم بہت شکریہ تمہارا میں ذراچیک "

"- کمرلوں یہ رپورٹس پھر بتاتا ہوں تمہیں آگے کیا کرنا ہے

وہ جیسے جیسے پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر تناؤ

- بڑھتا جا رہا تھا

"کیا ہوا سب خیر تو ہے روحان"

احتشام نے پوچھا

خیر ہے سب بس یہ سوچ رہا ہوں کوئی می "ہمممممممممم

- اتنا کیسے گر سکتا ہے

کہ اپنے ہی گھر کے فرد کو نقصان پہنچائے وہ جو آپ
"۔ کے ساتھ ہی رہتا ہو ساتھ میں پرورش پائی ہو
وہ تین انگلیوں سے اپنا ماتھا سہلا کر بولا اور دراز سے
۔ سگریٹ نکلا اس کو جلا کر اپنے لبوں سے لگایا

۔ یہ دنیا ہے میرے بھائی می یہاں بڑا کچھ ہو جاتا ہے"

یہاں باپ بیٹے کا دشمن بن جاتا ہے اور بھائی
بھائی کو جان سے مار دیتا ہے ماں اپنی اولاد کو چھوڑ کر
"۔ چلی جاتی ہے یہ دونوں تو کزنز ہیں

"۔ کیا ہوا کیا میچ ہو گے "

رغم کے فنکر پرنٹس احتشام سوال کیا

"ہاں"

وہ سگریٹ کا دھواں ہوا میں خارج کر کے مختصر سا بولا

- "؟ تو اب کیا کرنا ہے کچھ سوچا ہے"

احتشام نے سوال کیا

نہیں"

یار وہ تو اتنی معصوم سی ہے اپنے حال میں خوش رہنے
والی، جہاں تک میں اس کو سمجھا ہوں اس کی باقی لڑکیوں
کی طرح خواہشات نہیں ہے۔

تھوڑی موڈی اور منہ پھٹ ضرور ہے پر کسی کا دل نہیں
"دکھاتی کہ کوئی می اس کی جان کے درپے ہو جائے

روحان نے منال کے بارے میں کہا

اس کی مصعومیت ہی اس کی کمزوری ہے۔ شاید ایسے "

لوگ بہت جلد لوگوں پر اعتبار کر لیتے ہیں

اور جو چالاک اور شاطر لوگ ہوتے ہیں، وہ ان کا

اپنے طریقے سے فائدہ اٹھاتے ہیں

اور رہی بات موڈی اور منہ پھٹ ہونے کی موڈی تو

سہی ہے اور پر جو وہ منہ پھٹ ہیں اس کا تجھے

ساری زندگی مزہ چکھنا ہوگا سوچ کیا کیا نام نہیں ملنے
والے تجھے سرٹیل کے علاوہ ، اور دل دکھاتی بے شک
- نہیں پرچورا ضرور لیتی ہے

جیسے ہمارے شہزادے سے دوست کاپوری کر لیا ہے
، اب وہ مجنون بن گیا ہے جس کو اپنی لیلی کے سوا اب
کچھ نظر نہیں آتا ، اور اب جب تو ان کے ساتھ ہو گا

ہمیشہ تو کوئی می ان کی جان کو کیا نقصان پہنچائے گا

-

بلکہ اب تو ہوا کو بھی تجھ سے اجازت لینا ہوگی مجھے
"لگتا ہے

احتشام ایک آنکھ دبا کر بولا

دل تو میرا یہی کرتا ہے۔ کہ اس کو اس دنیا سے چھپا "

"۔ کر اپنے دل میں رکھ لوں پر یہ ممکن نہیں

روحان ٹھنڈی سانس بھر کر بولا

بھائی جو ممکن ہے۔ وہ کر لیتے ہیں پھر اب مجھے "

بتاؤ اب آگے کیا کرنا ہے؟ میں اور کیا مدد کر سکتا ہوں

"۔ آپ کی

حارب ان دونوں کی باتیں سن کر بولا

"-آں ہاں اب تم ایسا کرو کہ"

روحان آگے ہو کر بیٹھ گیا اور نہایت آہستہ آواز میں حارب
- کو سمجھانے لگا

ساری بات سن کر حارب اس سے اجازت لے کر چلا
گیا اس وعدے کے ساتھ کہ وہ آگے کا بھی سارا پلان
- باخوبی انجام دے گا

اس کے جانے کے بعد اُحتشام کافی دیر تک روحان کو
خاموشی سے دیکھتا رہا اور کافی دیر بعد بولا

کیا تجھے لگتا ہے یہ جو تو نے پلان بنایا ہے یہ ورک " "
کریگا مطلب جیسے تو سوچ رہا ہے سب ویسے ہی ہوگا
؟-"

مجھے پتا ہے جیسا میں نے سوچا ہے ویسا ہی ہوگا اگر "

نہ ہوا تو میں حالات ہی ایسے پیدا کر دوں گا کہ وہ

یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائے اور پھر میں اپنا کارڈ

کھیلوں گا

میں چاہوں تو ایسے بھی جاکر منال کے تایا کو سب بتا

دوں مگر مجھے لگتا ہے وہ دونوں ماں بیٹی مکر جائیں

"۔ گیں ، اور سارا کھیل خراب ہو جائے گا

روحان بولا

اور اس سب میں اگر رنم یا اس کی ماں نے پھر "
سے منال بھا بھی کو کوئی می نقصان پہچنانے کی
؟" کوشش کی تو کیا کرے گا تو

ابھی تو نے اپنے اس منہ سے کہا ہے کہ اب ہوا "
کو بھی میری اجازت کی ضرورت ہے۔ میری منال کو
۔ چھونے کے لیے تو وہ ماں بیٹی ان کی کیا مجال

میجر روحان اپنی جانِ روحان کی حفاظت کرنا جانتا ہے
ویسے بھی ہم اس فوج کا حصہ جو دشمن کو میدان جنگ
میں اتار کر چائے پلاتے اور پھر پوچھتے ہاں بھی اب
کیا حال ہے۔ اور

How is tea   "

وہ اپنا فون اور سگریٹ کی ڈبی ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے
بولا اس وقت اس کے لبوں پر بڑی جاندار مسکراہٹ تھی

"کوئی شک"

"نا، نو سر"

احتشام پورے اعتماد سے بولا

اور وہ دونوں ایک دوسرے کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر
- باہر نکل گئے

پورا لان زرد گیندے کے پھولوں اور سرخ گلابوں سے سجا
- ہوا تھا

جانبجا ننھی ننھی لائی ٹوں کی لڑیاں ماحول کو اور خوشگوار بنا
- رہی تھی

دھولک کی تھاپ اور اس کے ساتھ ٹپے ماہیے گاتی لڑکیوں
- کی آواز سے کی ایک الگ رونق تھی

فیروز والا میں وہ اپنے کمرے میں آئی نے کے سامنا کھڑا تھا۔

سفید کرتے پاجامے میں وہ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا

ثبوت لگ رہا تھا، وہ اپنے بالوں کو جل لگا کر سیٹ کر رہا تھا

تھا۔ جب اس کی فون کی رنگ بجی سکمرین پر "جانِ
روحان" کالنگ دیکھ کر اس کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ
- دوڑ گئی

جی بولیں! جانِ روحان کیسی ہو آپ اور مجھے پر کیسے "
- "؟ ترس آگیا آپ کو آج کہ خود کال کی
وہ زندگی سے بھرپور لہجے میں بولا

"میں نے بس یہ پوچھنا تھا، کہ آپ تیار ہو گے ہیں"

وہ زدر اور گرین کلر کے فراک اور شرارے میں پھولوں کا

زیور پہنے لائی ٹ سے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی

- تھی

جی زندگی۔۔۔ ہو گیا ہو بس تھوڑا اور ویٹ کرو کچھ دیر "

میں آپ کے سامنے موجود ہونا ہے میں نے اور یہ بتاؤ آپ

"- ہوگی ہیں تیار

روحان نے اس سے سوال کیا

"جی میں ہوگی ہوں تیار بس چوڑیاں پہنوں گی اب بس"

وہ اپنی خالی کلائی یاں دیکھ کر بولی

آپ یہ بتائیں آپ نے وائیٹ سوٹ پر بلیک واسکٹ "

"۔؟ پہنی ہے

نہیں! میں نے صرف وائیٹ سوٹ پہنا ہے کیوں "

"۔؟ بلیک واسکٹ ضروری تھی

سوال کیا گیا

جی بہت ضروری تھی۔ کیوں نہیں پہنی؟ اب اس "

"۔ وقت پہن لیں، پلیز

وہ شہد میں ڈوبے لہجے میں بولی

"۔ ابھی کیسے پہنو جانِ روحان نہیں ہے، میرے پاس "

وہ اپنے بالوں پر برش پھیرتے ہوئے بولا

ڈریسنگ پر پڑے فون کا اسپیکر آن ہونے کی وجہ سے روم
میں آنے والے شجاع نے منال کی اور اس کو روحان کا
- جواب بھی سن لیا تھا

ہونے والی بھابھی آپ فکر نہ کرو، میں آپ کے اس "
سرٹیل سے دولہے کو بلیک واسکوٹ اور یلو کلر مفلر کے
- ساتھ لاؤں گا

یہ ایک اچھے والے بھائی می کا وعدہ ہے اپنی اچھی والی بہن
"۔ کے ساتھ تو آپ بے فکر ہو جائی می

"۔ چلیں ٹھیک ہے شجاع بھائی می اللہ حافظ"
وہ بولی اور جلدی سے فون بند کر دیا

"جی اللہ حافظ"

- شجاع نے منال سے بات کرے کے فون بند کر دیا
اور اب وہ روحان کے سامنے کھڑا اپنی بتیسی کی نمائش
کر رہا تھا۔

کیا ہے! کیوں کھڑا ہے یہاں؟ اور فون کیوں بند کیا؟
"مجھے بات کرنی تھی منال سے"

روحان اس کو گھورتے ہوئے بولا

میرے مجنون بھائی! ابھی کچھ دیر کے بعد ہم نے "
وہی جانا ہے۔ پھر دل کھول کر دل بھر کر جتنی مرضی
باتیں کر لینا ابھی تیار تو ڈھنگ سے ہو جاؤ، کیوں میرا ناک
"۔ کٹوانا چاہتے ہو تم بھر جوانی میں

شجاع نے مسخرے پن سے کہا

- "؟ ایک منٹ، ایک منٹ یہ تو نے منال کو کیا بولا تھا"

روحان نے شجاع سے کہا

یہی کہ میں آپ بے فکر رہو میں آپ کے دولہے کو "

"- بیلک واسکٹ پہنا کر لاؤں گا

"- اور کیا بولا تھا"

وہ بھوئی یں اچکا کر بولا

"- اور یہ کہ یلو مفلر بھی"

وہ اپنی بات کر کے ادھر ادھر دیکھنے لگا

؟ اور کیا بولا تھا

"اور تو کچھ نہیں بولا میں معصوم سا بچہ ہوں

- "؟ اچھا وہ سرٹیل کس نے بولا تھا"

روحان سوال کیا

"- کس نے بولا تھا آپ بتاؤ"

"- صبر کر ابھی بتا ہوں تجھے"

روحان نے شجاع سے کہا تو وہ بولا

کیا بات وہ بولتی ہیں، تو کچھ نہیں بولتے تب تو بولتی بند "

- ہو جاتی ہے

اور بھائی می کے منہ سے نکل گیا تو اس کے پیچھے ہاتھ
دھو کر بلکہ نہادھو کر پڑے گے کمال ہے یار خون سفید ہو گیا
"کوئی می عزت ہی نہیں رہی بندے کی
وہ دکھی لہجے میں بولا
زیادہ ڈرامے نہ کر جا اور جا کر اپنی بہن پلس بھابھی کی "
فرمائی ش پر لا کر دے اب وہ بیلک واسکٹ اور یلو مفلر
"ڈرامے باز کہی کا

کیا بات ہے اگر ہم بولتے تو کبھی نہ پہنتے اور ادھر سے "

اڈر آیا تو حاضر کرو، جوان کے لیے کیا بات ہے بڑے تابعدار

بڑے فرمانبردار اطاعت گزار قسم کے شوہر بنو گے

- "میرے بھائی دوسرے لفظوں میں

وہ سیٹی بجا کر ایک آنکھ دبا کر بولا

- "سمجھ تو گے، ہو گے نا! کیا بولا رہا ہوں میں"

چل میرے بھائی می اپنی بکواس بند کر اور جا وہ کر جو "
"- بولا ہے

روحان بیڈ پر بیٹھ کر پاؤں میں بیلک پشاوری چپل پہنتے
ہوئے بولا

اب بھائی می کی بات بکواس لگتی ہے - ہائے ، ہائے "
"- یہ عشق کیا کیا نہ دکھائے گا

وہ بولتا ہوا باہر چل گیا جب کہ روحان محض سر ہلاتے

- ہوئے ، اس کے آنے کا ویٹ کرنے لگا

کچھ دیر بعد وہ اس لائی می ہوئی می بیلک واسکٹ اور یلو

مفلر پہنے منال کے گھر جانے کے لیے سب کے ہمراہ

- نکل گئے تھے

#####

- صدیقی ہاوس کی سجاوٹ دیکھنے کے لائی ق تھی
ہر طرف لگی لائی ٹیں اور گلاب اور گیندے پھولوں کی
- سجاوٹ کمال کی تھی
سب سے زیادہ خوبصورت وہ جھولا لگ رہا تھا جس پر ان
- دونوں کو رسم کے لیے بٹھانا تھا
- ایک طرف سیفد بڑا سا پردہ لگ ہوا تھا

جہاں شاید پروجیکٹر کے ذریعے کچھ دکھانے کے کا انتظام کیا

- گیا تھا

جس کے بارے میں کوئی بھی، ابھی تک کچھ بھی نہیں

- جانتا تھا

روحان اور ان کی پوری فیملی کا گلاب کی پیتاں نچھاور کر

- کے زبردست استقبال کیا گیا تھا

فرقان صاحب نے روحان اور فیروز صاحب کو پھولوں کی

مالا پہنا کر اور فرزانه بی بی نے حاجرہ خاتون اور لائی بہ

- کو گجرے پہنا کر استقبال کیا

اور بڑی عزت سے ان کو اسٹیج پر بٹھایا

- روحان بظاہر تو فرقان صاحب سے بات کر رہا تھا

- مگر وہ چاروں اطراف کا باخوبی جائی زہ لے رہا تھا

- اور اس سفید پردے کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا
تب ہی اس کے فون پر بیل ہوئی می اس نے فون کان
سے لگایا اور "ہم" بولا

اور خاموشی سے دوسرے طرف کی بات سننے لگا دوسری
طرف جو بتایا گیا

وہ سن کر اس کی ماتھے کی رگیں ایک دم تن گئی وہ
- بامشکل اپنا غصہ کنٹرول کرنے لگا

چلو دھیان رکھنا! دیکھتے ہیں کیا کرتے ہیں۔ تم بھی اپنا "
پورا انتظام رکھو، کبھی بھی کچھ بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ بس
یہ دھیان رکھنا، میری منال پر آنچ نہیں آنی چاہیے۔ اگر
"۔ ایسا ویسا کچھ ہوا تو میں نے کسی کو نہیں بخشنا

اوکے یار تو بے فکر رہے اور اچھے سے اپنی مہندی "

انجوائے کر ایسا ویسا کچھ بھی نہنیں ہوگا۔ تو سب ہم

"-تینوں پر چھوڑ دے ہم سب سنبھال لیں گے

بلال نے اس کو تسلی دی

ٹپھک ہے اب میں فون بند کر رہوں، پر تم تینوں "

میرے بچ میں رہنا ایک سیکنڈ کی غفلت نہیں کرنی مجھے

- ان ماں بیٹی کے ارادوں سے خطرے کی بو آرہی ہے

یہ ان ماں بیٹی کی خاموشی کسی بڑے طوفان کا پیش

- خیمہ ہے

چلو وہ اپنی چال چل لیں، پھر میں ان کو جواب دوں گا

جو ان شاء اللہ بہت زبردست ہوگا، جیسے ہماری رولیت ہے

دشمن پرکاری وار کرنے کی وہ قائی م رہے گی، چاہیے وہ

دشمن گھر کے اندر کا یا باہر کا ہمیں اس کے دانت

"- کھٹے کرنے آتے ہیں

"ان شاء اللہ"

وہ تینوں یک زبان بولے اور کال کاٹ دی

#####

زرد اور گرین کلر کے شارٹ فراک اور شرارے میں پھولوں
کا زیور پہنے لائی ٹ سے میک اپ وہ نظر لگ جانے کی حد
- تک پیاری لگ رہی تھی

دیپ ریڈ کلر خوبصورت کام وال دوپٹہ جیسے کے چاروں
طرف بڑی خوبصورتی سے گلاب اور موتیا کے پھولوں کی
لڑیاں لگائی ہوئی تھی۔ اس کے نیچے وہ سج سج کر قدم

اٹھا کر وہ اپنی دوست صباء اور لائی بہ کے ہمراہ اسٹیج کی

- طرف آرہی تھی

روحان جو فون پر مصروف تھا شجاع کے پکارنے اس نے

- سامنے آتی منال کو دیکھا تو نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا

وہ بڑی پرشوق نظروں سے منال کو دیکھ رہا تھا - جیسے نظروں

- کے ذریعے ہی اس کو دل میں اتار لے گا

بھائی می نظروں کو قابو میں رکھو یہ نہ ہو لینے کے دینے "

"- نہ پڑ جائیں

شجاع بولا

روحان نے ایک پل کے لیے منال سے نظر ہٹا کر شجاع کو

- دیکھا اور پھر سے منال پر نظریں جمادی

شجاع نے اس کی ایک نظر کو گھوری جان کر کندھے اچکا
کر سیٹی بجانے لگا

منال کو وہ دونوں جب اسٹیج کے قریب لائی تو روحان
نے منال کو اسٹیج پر چڑھنے میں مدد کے لیے اپنا ہاتھ آگے
کیا جس کو منال نے جھجکتے ہوئے تھام لیا
تو سب ہونٹنگ کرنے لگے تو منال نے اپنا ہاتھ کھینچا چاہا
تھا۔

- روحان نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا
کچھ فاصلے پر کھڑی رنم ہے یہ سب برداشت کرنا محال ہو گیا

-
تو وہ وہاں سے پاؤں چلیختی ہوئی می چلی گی
منال کو بڑی احتیاط سے جھولے پر بٹھا کر وہ اس کے
پہلو میں بٹھ گیا تھا

اور اس کی نظر منال کے چہرے سے ہوتی ہوئی می اس

- کے ہاتھوں پر روک گی تھی

رزد اور گرین چوڑیاں اس کی کلائیوں میں بہت بھلی لگ

- رہی تھی

جس کو دیکھ کر روحان نے منال کے کان میں سر

- گوشہ کرنے لگا

- "ہتم نے گجرے کیوں نہیں پہنے"

- "وہ چوڑیاں ہی اتنی ساری پہنی ہے کیسے پہنتی"

وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولی

ایسے کرتے ہوئے وہ روحان کو سیدھا اپنے دل میں

- اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

اس نے منال کے چہرے سے بامشکل نظریں ہٹائی

- اور ساتھ بیٹھی لائی بہ کو کان میں کچھ بولا

تو وہ "او کے" بول کر اسٹیج سے نیچے اتر کر چلی گی۔

اور کچھ دیر بعد واپس آئی می اور اپنے ہاتھوں میں موجود گلا

۔ اور موتیا کی کلیوں والے گجرے روحان کو دیے

جو اس نے بڑے ہی پیار سے منال کے دونوں ہاتھوں

۔ میں پہنا دیے

۔ سب نے شور مچایا ہوا تھا

پر مجال ہے روحان پر کوئی می اثر ہوا ہو اپنا کام بڑے
انہماک سے کرنے کے بعد اس نے ستائی شی نظروں
سے منال کو دیکھا

جو اس کے اس طرح سب کے سامنے گجڑے پہنانے پر
بلش کر رہی تھی منال کے لبوں پر بڑی شرمیلی سی
- مسکراہٹ تھی

اس طرح سے بلش کرنا اس کے حسن میں چار چاند لگا
- رہا تھا

کون جانے ان کی اس ہنسی اور خوشی کو کسی کی کالی
- نظر لگنے والی تھی

#####

- کچھ دیر مہندی کی رسم شروع ہوگی تھی
سب سے پہلے منال اور روحان کو فرزانہ بی بی نے
مہندی لگائی اور خوش اور آباد رہنے کی ڈھیروں دعائیں
دے کر وہ اپنی آنکھوں کی نمی منال سے چھپاتی جلدی سے
- اسٹیج سے نیچے اتر گئیں

پھر ہاجرہ خاتون اور فیروز احمد نے مہندی لگائی می اور
ڈھیروں دعاؤں سے نوازا، اس کے بعد جب منال کو فرقان
صدیقی نے مہندی لگائی می تو وہ ان سے لپٹ کر زراو
قطار رونے لگی۔

بہت مشکل سے انہوں نے اس کو چپ کرایا اور اس
کے سر پیار کر کے اس کو سدا خوش اور آباد رہنے کی دعا
دے کر وہ منال کا ہاتھ روحان کے ہاتھ میں تھام کر اس

سے منال کو ہمیشہ خوش رکھنے کا وعدہ لے کر اٹھ کر چلے
گئے۔

ان کے جانے کے بعد منال نے ہاتھ چھڑانا چاہا، تو روحان
نے اور مضبوطی سے پکڑا، اور بولا

"اب یہ ہاتھ کوئی می نہیں چھڑوا سکتا"

فرقان صاحب نے صالحہ بیگم کو جانے کا بولا جس پر وہ
ناک بھنوائی میں چڑھا کر گئیں۔ اور بے دلی سے انہوں نے

منال اور روحان کو مہندی لگائی، اور بنا کوئی دعا

- دیے نیچے اتر گئیں

ان کے اس طرح جانے پر منال کی آنکھ میں آنسو آیا جس کو روحان نے کسی قیمتی موتی کی طرح اپنی انگلی کے پور پر

- چن کر بولا

"سدا خوش رہو سدا سہاگن رہو"

تو منال اس کی دعا دینے کے اسٹائل پر بے ساختہ
مسکرائی می روتی آنکھیں اور مسکاتے لب بڑا ہی دلنشین
منظر تھا۔

جس پر روحان اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ وہ جگنو آنکھوں
والی لڑکی اس کی شریک حیات بن رہی تھی
اور اس ہر بری نظر سے بچنے کی دعا کی اور آیت الکرسی
پڑھی۔

اور اپنے اور منال پر پھونک ماری تو منال کھلکھلائی اور

"آمین" بول کر دوسری طرف دیکھنے لگی

اس کے اس طرح کرنے پر روحان کے لبوں پر بھی

مسکراہٹ دوڑ گئی اور آہستہ آواز میں بولا

"جھلی لڑکی"

منال نے اس کی بڑا بڑا ہٹ پر غور کیا کچھ سمجھ نہ آنے
پر اس نے روحان کو سوالیہ انداز سے ابرو اچکا کر پوچھا
جس پر روحان نے ہونٹوں کو دائی یں بائی یں پھیلا کر نفی
- میں سرہلایا

- اور اطمینان سے سامنے دیکھنے میں مصروف ہو گیا

لان میں لگی لائی ٹ بند کر دی گئی تھی۔ اب بس سفید
پردے پر لائی ٹ تھی۔ جہاں وقفے وقفے سے منال کے
بچپن کی تصویریں آرہی تھی۔ کچھ میں منہ بنایا ہوا تھا، کہیں
مسکرا رہی تھی اور کہیں اپنے تایا کے ساتھ لاڈ کر رہی تھی

-

بیک گروانڈ پر کسی نے بہت پیارا سونگ بھی سیٹ کیا ہوا
تھا۔

"بابا کی رانی ہوں آنکھوں کا پانی ہوں"

- اب تصویریں بدل گئی تھیں

اب کے کالج کی دوستوں کے ساتھ شرارت کرتے ہوئے
کہیں گول گپے کھاتے ہوئے سرخ چہرے لیے آنکھوں میں

- پانی بھرا ہوا تھا

اور کہیں جھولے جھولتے زندگی سے بھرپور مسکان لیے اور
- کہیں موڈ خراب کرے منہ عجیب زاویہ کے ساتھ تھی
اس پر بھی گانے کی سیلکیشن کمال تھی

"- یہ لڑکی پاگل ہے یہ پاگل ہے"

- وہ سب اس کو انجوائے کر رہے تھے

منال مسکرا کر سوچ رہی تھی یہ اتنا پیار سر پرائی ز کس

-؟ نے دیا ہوگا

کہ اگلے پل آنے والی تصویریں دیکھ کر سب چہ میگوئیاں

- کرنے لگے

وہ اس کی اور روحان کی پہلی ملاقات اور مری میں ایک
- ساتھ ناشتہ کرنے کی تھی

- جس پر بڑا بے ہودہ گانا لگایا تھا

"بند کرو کیا بکواس ہے"

بار بار روحان کی منال کے ساتھ وہ پکیچرز آرہی تھی جس
میں روحان نے منال کو سڑک سے کھینچا تھا اور وہ اس
کے سینے سے آگئی تھی۔

- روحان دھاڑتا ہوا اسٹیج سے نیچے اترا اور پروجیکٹر بند کر دیا۔

- "کس، کس نے کی یہ فضول حرکت"

وہ چلایا سامنے آئے وہ خون پی جاو گا میں اس کا

- روحان نے منال کو دیکھا جو زرد چہرہ لیے کھڑی تھی

- کچھ پل پہلے والی مسکان غائب تھی

وہ دوڑ کر منال کے پاس گیا اور اس کو کندھوں سے پکڑ

کر پاس پڑے جھولے پر بٹھایا اور شجاع کو پانی لانے کا

- بول کر وہ منال کے ہاتھ سہلانے لگا

ادھر دیکھو منال کچھ نہیں ہوا تم نے کچھ غلط نہیں کیا"

-

گھبراؤ نہیں میں ہوں، تمہارے ساتھ بے فکر رہو جس نے

- بھی یہ بے ہود حرکت کی ہے

"- اس کو اس کا انجام بھگتنا ہوگا

- وہ منال کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا تھا

منال نے نم آنکھوں سے اس کو دیکھا

؟ "اعتبار ہے مجھے پر"

روحان بولا

منال نے اثبات میں سر ہلایا

"-او کے اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں"

روحان نے منال کا جو ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس پر اپنا دوسرا

- ہاتھ رکھ کر بولا اور اٹھ کر تیزی سے اسٹیج سے نیچے اتر گیا

####

- "؟ منال! تم ٹھیک ہو"

فرزانہ بی بی اس کے پاس آئی می اور اس کے سر پر

پیار کرتے ہوئے بولی

اماں ---- میں نے کچھ غلط نہیں کیا وہ تو اس دن "

- میجر صاحب نے میری جان بچائی تھی

"- اور وہ اس دن ہم نے مری میں ساتھ ناشتہ کیا تھا

وہ روتے ہوئے بولی

تم رو نہیں میری بیٹی مجھے پتا ہے میری بیٹی کچھ غلط "

"- نہیں کر سکتی، پورا اعتبار ہے مجھے اپنی تربیت پر

"۔ مگر اماں تاتیا جان"

وہ ہچکی لے کر بولی

مجھے یقین ہے وہ بھی تمہارا یقین کریگے۔ بیٹا رونا بند کرو"

"۔ میری جان، میری شہزادی بیٹی

فرزانہ بی بی منال کو گلے لگا کر بولی تب تک فیروز احمد

۔ اور حاجرہ خاتون بھی وہاں آگے تھے

نجانے کہاں سے رنم اور صالحہ بیگم بھی وہاں آگئی اور منال
- پر الزامات لگانے لگی

کچھ دیر تک سارے رشتے دار فرزانہ بی بی کو باتیں سناتے
- لگے

منال کا رو رو کا حال برا ہو گیا اس کو کسی طرح سے صبا
- اور لائی بہ نے پکڑا ہوا تھا ورنہ اب تک وہ گرگی ہوتی

شجاع نے چاروں طرف روحان کو دیکھا کہیں نظر نے آنے

- پر وہ باہر اس کو ڈھونڈنے چلا گیا

فرقان صدیقی کو آتا دیکھ کر صالحہ بیگم اپنا سر پیٹنے لگی اور

- جھوٹے آنسو بہا کر ان کو بھڑکانے لگیں

تب ہی دانیال آندھی کی طرح اسٹیج پر آیا اور منال پر ہاتھ

اٹھانے لگا تھا۔ کہ کسی اس کا بازو پکڑا اور زور کا دھکا دیا جس

- سے وہ نیچے گر گیا

- روحان ایک دم سے منال کے سامنے دیوار بن کر کھڑا ہو گیا
اور سرخ ہوتی غضب ناک آنکھوں سے دانیال کو دیکھنے لگا

-

وہ آگے بڑھا اور دانیال کو گرمیابان سے پکڑا اور زوردار پیچ اس

- کے منہ پر مارا

جس پر صالحہ بیگم تڑپ کر روحان اور دانیال کے پاس
آئی ی جب تک روحان نے دانیال کے چہرے پر دو تین اور
- مکے جڑ دیے تھے

کیا ہو گیا تمیں کیوں جنگلی ہو گے ہو۔ ایک تو گناہ کرتے "
- "ہو، پکڑے جانے پر میرے معصوم بچے کو مارتے ہو

خاموش ہو جائی ہیں آپ کی عمر اور عورت ہونے کی وجہ "

- سے عزت کر رہا ہوں

اور اس بے غیرت کی ہمت کیسے ہوئی می میری منال پر

ہاتھ اٹھانے کی ، یہی ہاتھ کاٹ دوں گا میں اس کا، اس

"- کے تن سے جدا کر دوں گا

وہ دانیال کا بازو موڑ کر بولا

دانیال تکلیف سے چلانے لگا تو فیروز احمد نے روحان کو

دانیال کو چھوڑنے کا بولا

نہیں ابو اس کا یہ ہاتھ توڑ دوں گا پھر پتا چلے گا میجر "

"- روحان کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کیا سزا ہوتی ہے

وہ دھاڑا

خدا کے لیے روحان! چھوڑ دو دانیال کو بیٹا میں تمھاری "

'- منت کرتی ہوں

فرزانہ بی بی بولی

تو وہ حیران ہو کر ان کو دیکھنے لگا

آپ اس کو چھوڑنے کا بول رہی ہیں آنٹی جس نے "

"- منال پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے

ہاں بیٹا! چھوڑ دو اس کو یہ بھائی می صاحب کا بیٹا "

"- ہے اور میں ان کی بہت عزت کرتی ہوں

فرزانہ بی بی سر جھکا کر بولی

آپ کیوں سر جھکا رہی ہیں؟ آپ میری ماں کی جگہ ہیں "
"۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہے

وہ دانیال کو دھکا دے کر بولا اور فرزانہ بی بی کو
اپنے ساتھ لگا کر ان کو کرسی تک لایا اور اس پر بٹھا کر وہ
۔ فرقان صدیقی کی طرف منہ کر کے بولا
۔ میں یہ سب اس طرح کرنا نہیں چاہتا تھا"

مجھے یہ سب کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے اس سب کی ذمہ

- دار صرف صرف آپ کی بیوی اور بیٹی ہیں

پہلے تو سب نے دیکھا کیسے میری اور منال کی معمولی سی

پکس کو مصالحہ لگا کر پیش کیا گیا

اب آپ سب ذرا آنکھیں اور کان کھول کر دیکھیں اور

"- سنیں

وہ ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر بولا

"زاہد، بلال"

وہ دھاڑا تو اس کے بولنے کے ساتھ ہی اندھیرا ہو گیا اور
پروجیکٹر پر رنم اور صالحہ بیگم کی اس دن کی ساری باتیں
چلنے لگی۔

جہاں رنم اپنے منہ سے قبول کر رہی تھی کہ اس نے مری
میں منال پر حملہ کیا تھا۔

اور کیسے اس نے منال اور روحان کو ساتھ ناشتہ کرتے

دیکھ کر پکس بنائی

اب آگے جا کر منظر بدل گیا جہاں رنم اور دانیال ان پکس

کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر کے ان کو اپنی مرضی کا کر رہے

- تھے - دانیال رنم کو بڑے بے شرم طریقے سے بتا رہا تھا

کہ کیسے اس دن فرقان صاحب کے کہنے پر وہ منال کے
بیچھے تو گیا مگر منال کو گاڑی کے سامنے آتا دیکھ کر وہ
- روک گیا تھا

اور جب روحان نے منال کو بچایا تو اس نے ان کی پکس
بنائی تاکہ وہ منال کو پریشان کر کے خود سے شادی کے
- لیے مناسکے گا

یہ سب دیکھ اور سن کر فرقان صاحب ڈھے گے جب کہ
رغم چلانے لگی کہ

"- یہ سب جھوٹ ہے اس کو پھنسا یا جا رہا ہے "

- روحان کے اشارے پر پھر سے لان جگ مگ کر رہا تھا

اور احتشام ایک فائل لے کر آیا جس کو روحان نے

- فرقان صاحب کے سامنے کر دیا

جس کو وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگے

تو روحان نے اس میں سے پیپر نکال کر وہاں کھڑے تمام

- لوگوں کو دکھائے جس پر صاف صاف لکھا ہوا تھا

جس ڈنڈے سے منال کو مارا گیا تھا اس پر رنم کے فنکر

- پرنٹس موجود ہیں

میری بات پر یقین نہیں تو کسی بھی لیب یا ڈاکٹر سے "

"- رجوع کر لیں

روحان سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا اور تسلی سے رنم
- کو کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھنے لگا
جو کبھی اپنی ماں کو دیکھتی جو سارا منصوبہ خراب ہونے پر
- نظریں نیچے کر کے کھڑی تھی
فرقان صاحب جو اپنا سر پکڑ کر بیٹھے تھے ان کے پاؤں کے
- نیچے سے تو جیسے کسی نے زمین نکال دی تھی
- وہ تو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھے تھے

وہ ایک دم سے اٹھے اور صالحہ بیگم کا گلہ دبوچ لیا

اور زور زور سے بولنے لگے

تمہیں ذرا شرم نہیں آئی می گھر کی بچی کی عزت پر دھبا "

"- لگاتے ہوئے، اور بدبخت تم

وہ رنم کی طرف پلٹے

بہن ہے وہ تمہاری تم اس کے حسد میں اتنا بڑھ گئی کہ "

- اس معصوم کی جان کی دشمن بن گئی

کچھ تو خدا کا خوف کرتی تم ماں بیٹی کو یتیم بچی
کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے ذرا دل نہیں کانپا تمہارا صالحہ
"۔ بیگم، تمہاری بھی بیٹی ہے کیسے سکتی ہو تم ایسا

فرقان صاحب بولتے بولتے ہانپ گے
دل تو کر رہا ہے تمہیں گھر سے نکال دوں اور تین لفظ "
"۔ بول دوں

"۔ نہیں بھائی صاحب خدا کے لیے ایسا ظلم نہ کریں"

فرزانہ بی بی ان کے پاس آکر بولی

دیکھو! تم بد بخت عورت کیسے تم نے بھابھی کی بیٹی کو

بدنام کیا، اور وہ ابھی بھی تمہاری ہی سائیڈ لے رہی ہیں

"

روحان ان سب کو نظر انداز کر کے منال کے پاس آیا جو

- ابھی تک رو رہی تھی

- روحان اس کے پاس نیچے بیٹھ گیا

اور اس کا ہاتھ تھام کر اور اپنے انگھوٹھے سے نرمی سے

اس کے آنسو صاف کیے اور بولا

جب تک میری سانس ہے کوئی می تمہارا بال بھی بیکا "

کر سکتا۔ کوئی می ہمت نہیں کر سکتا تمہاری طرف آنکھ اٹھا

۔ کر دیکھنے کی

میں وہ آنکھ نکال دوں گا، تمہاری قسم تمہاری حفاظت
کرنا میری ذمہ داری ہے، میرا فرض ہے، یہ حق ہے مجھے کہ
"- ہر طرح تمہارا خیال رکھوں

وہ فرط جذبات سے بولا

اب رونا بند کرو، مجھے تم ہنستی ہوئی می اچھی لگتی ہو جان "

- روحان یہ نمی تمہاری آنکھوں میں مجھے نہیں

"- مجھے پسند ہے میری جگنو آنکھوں والی، مسکراتی رہو سدا

وہ بولا تو منال ایک پل میں مسکرانے لگی
روحان نے اس کو مسکاتا دیکھا کر ٹھنڈا سانس خارج کیا
- گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنا ماتھا منال کے ماتھے سے جوڑ
- دیا تھا

بھائی می میرے کچھ دھیان کرو یہ لان ہے ، روم نہیں "

"- ہے آپ کا کچھ شرم لحاظ کریں

شجاع روحان کے پاس آکر بولا تو اس کو دیکھ کر بولا
"۔ جانتا ہوں میں ، زیادہ لیکچر دینے کی ضرورت نہیں"
روحان نیچے سے کھڑے ہوتے ہوئے بولا منال کا ہاتھ
۔ ابھی اس نے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا
روحان نے نرمی سے منال کا ہاتھ تھپتپا کر چھوڑا

اور متسحکم چال چلتا ہوا وہ فرقان صدیقی کے پاس آیا ، اور

اپنے والد کو دیکھ کر بولا

؟" اب بتائیں کیا کرنا ہے "

کچھ نہیں تم نے جو کرنا تھا۔ کر لیا ہے اب خاموشی سے "

"۔ گھر چلو

فیروز احمد نے کہا

کیا مطلب ہے آپ کی بات کا، کچھ سمجھا نہیں کوئی "

اٹھے اور میری عزت پر وار کرے اور میں خاموشی سے دیکھتا رہوں، یہ ناممکن ہے میں جان لے لیتا اگرماں جی درمیان میں نا آتیں۔ وہ دانیال دل تو کر رہا تھا جو ہاتھ اس نے میری منال پر اٹھایا تھا وہ تن سے جدا کر دیتا

- وہ غصے میں بے قابو ہو رہا تھا

"- اور اگر یہ لڑکی نہ ہوتی تو پھر بتاتا میں اس کو"

وہ رنم کو غصے سے گھور کر دیکھتے ہوئے بولا
بس کر دو روحان اب ، تمہیں چاہیے تھا تم ہم سے یا "
فرقان بھائی می سے بات کرتے ، تمہیں اس طرح بھا بھی
اور رنم کی ویڈیوز وغیرہ نہیں بنانی چاہیے تھی۔ یہ غیر اخلاقی
"۔ حرکت ہے

حاجرہ خاتون نے روحان کو سمجھانا چاہا
اچھا جو ان سب نے کیا وہ تو اخلاق سے بھرپور تھا ، جیسا

- مجھے جو صبح لگا وہی کیا، میرا ایسا ارادہ نہیں تھا

اس سب کے لیے مجھے مجبور کرنے والی بھی یہ ماں بیٹی

ہیں، نا یہ دونوں میری منال کی عزت اچھالتی نہ اس طرح

ان کا مکروہ چہرہ سب کے سامنے لاتا۔ میرا ارادہ تو فرقان

انکل سے بات کرنے کا تھا، مگر مجھے اس سب کے لیے

- مجبور کر دیا گیا

"- میں پھر بھی معذرت چاہتا ہوں فرقان انکل آپ سے

روحان نے فرقان صدیقی کو کہا

معاف تو تم مجھے کردو بیٹا میری بیوی اور بیٹی کی وجہ "

سے تمھاری اور تمھارے گھر والوں کی جو ہتک ہوئی می

ہے، میں اس پر بہت شرمند ہوں۔ ہو سکے تو معاف کر دینا

- مجھے۔ " وہ روحان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے

روحان نے ان کے ہاتھ پکڑے اور بولا

یہ کیا بول رہے ہیں انکل میں ایسا کبھی نہیں چاہتا، کہ "

آپ ایسا کچھ کریں، منال آپ کی بہت عزت کرتی ہے

- اس لیے میرے لیے آپ بہت قابل احترام ہیں - آپ

اس طرح مجھے شرمندہ نہ کریں اور سنبھالیں، خود کو اور

منال کو اب جا کر آپ آرام کریں۔ تاکہ کل شادی کی

"- تیاری کے لیے فریش ہو آپ

وہ مسکرا کر بولا تو فرقان صاحب نے اس کو سر اٹھا کر دیکھا

روحان ان کی سوال کرتی نظروں کا مفہوم سمجھ کر بولا
انکل وہ عزت ہے اب میری، مر تو سکتا ہو اس کو نہیں "
چھوڑ سکتا بس کل تک، وہ آپ کے پاس میری امانت
ہے۔ کل میں پوری شان و شوکت کے ساتھ اپنے ساتھ
لے جاؤں گا ہمیشہ کے لیے اور وعدہ ہے ہمیشہ خوش رکھوں
"- گا ان شاء اللہ

وہ پوری سچائی سے بولا

ان شاء اللہ ضرور کل میں اپنی پیاری بیٹی کو پورے مان "

"۔ سے رخصت کروں گا

انہوں نے اپنی آنکھیں صاف کی اور پیار سے منال کو دیکھا

اور اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ منال ان کے پاس آئی

تو فرقان صاحب نے اس کے

سر پر ہاتھ پھر کر اس کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا

#####

- ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگے میں ملبوس تھی

اسموکی آئی ز اور ریڈ لپ اسٹک اُس کے حسن کو چار چاند

لگا رہے تھے۔ ماتھے کی بنڈیا اس چہرے پر کی چاند کی مانند

لگ رہی تھی۔ ناک کی چوڑی نتھ اس کے کٹاؤ دار ہونٹوں

کے پاس نہایت خوبصورت لگ رہی تھی۔ ماتھے کا جھومر

سائیڈ میسی بالوں کے ساتھ ایک الگ ہی طرز کا لک
دے رہی تھا۔ بلاشبہ آج وہ بہت حسین لگ رہی تھی
- اس کا یہ

روپ ہوش اڑانے کے لیے کافی تھا آج وہ کسی کو بھی
- دیوانہ کر سکتی تھی

ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو آپ۔ "بیوٹشن نے اس"
کی کھولے دل سے تعریف کی جس پر منال نے شرما کر
- سر نیچے کر لیا

بس اب آپ کو گجرے اور چوڑیاں پہنانی ہیں، اور دوپٹہ"
- سیٹ کرنا ہے

آپ اس کا دوپٹہ سیٹ کر دیں جلدی سے، میں اس کو"
- چوڑیاں اور گجرے پہنا دیتی ہوں

صبا نے منال کے گال سے گال ملا کر اس کو بوسہ

- دیتے ہو کھا

پہلے بہت دیر ہوگی ہے یہ نہ ہو اس کا دولہا ہال جانے "

"- کی بجائے یہاں آجائے

وہ ہنس کر بولی تو منال اس کو آنکھیں دکھانے لگی

"بدتمیز"

"کون روحان بھائی می"

صبا ء اس کو چھڑتے ہوئے بولی

"- جی نہیں تم وہ کیوں ہوئے وہ تو بہت اچھے ہیں"

منال شیشے میں دیکھتے ہوئے بولی

اللہ لڑکی کتنی بے وفا ہو تم ابھی سے دوست کو پرایا کر دیا"

ہے تم نے جاو میں نہیں بول رہی تم سے ، ایسی دوست

بھی کسی کی نہ ہو جیسی تم ہو ، طوطے کی طرح آنکھیں پھیر

"- لی ہیں تم نے

صباؑ خفگی سے بولی

اچھا زیادہ ڈرامے نہ کرو اب ڈرامہ کوئی بن ! تم پہلے ہو "

"۔ میری بہن بعد میں وہ ہیں بس

منال نے صباؑ کو پیار سے کہا

"۔ وہ ہ ہ ہ ہ ہ کیا بات ہے بنو کی "

صباؑ اور منال ایک ساتھ ہنسی صباؑ نے منال کو گلے

لگایا اور پھر اس کو چوڑیاں پہنانے لگی۔ بیوٹشن جو ان کی

دوستی اور پیار دیکھ رہی تھی۔ ان کے ساتھ رہنے اور منال
خوش رہنے کی دعا دے کر وہ منال کا دوپٹہ سیٹ
کرنے لگی تھی۔

بیوٹیشن نے منال کے سر پر دوپٹہ اوڑھایا تھا۔ جب منال
کے روکنے اور اس کی بات سننے کے بعد صبا ء اور بیوٹیشن کا
منہ کھولا رہ گیا تھا۔ اور منال مزے سے بیٹھی تھی۔ کہ وہ
اس کی بات پوری کرے۔ وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھ

مسکرائی می اور آہستہ سے بولی
"میجر صاحب کی انوکھی دلہن" 😊

#####

وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی می آرہی تھی۔ اس کو ایک
جانب سے صباء نے پکڑا ہوا تھا اور اس کا زمین کو چھوتا
لہنگا قدرے اوپر کیا تھا تاکہ منال کو چلنے میں آسانی ہو، اور

ایسی طرح سے دوسری جانب سے لائی بہ اس کو تھامے
- ہوئی می تھی

وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئی می ساری لائٹس بند کر دی
اور اب ایک اسپاٹ لائٹ تھی۔ جو اس پر پڑ رہی تھی
- وہ کسی شہزادی کی طرح سہج سہج کر قدم اٹھاتی اسپج کی
طرف بڑھ رہی تھی۔ ادھر روحان جو اس کو اس طرح آتا

دیکھ رہا تھا - مانو منال کے ہر قدم کے ساتھ اس کے
دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی - وہ خود بھی کاپرگولڈن کلر
کی شیروانی میں کسی بھی شہزادے کو چاروں خانے چیت
کر رہا تھا - منال اب بالکل اسٹیج کے قریب آگئی تھی - روحان
گھوم کر اسٹیج کی دوسری جانب گیا - اور اپنا ہاتھ بڑھا کر
منال کو اوپر اسٹیج پر چڑھنے میں مدد کی - منال کے چہرے

پر لمبا سا گھونٹ دیکھ کر روحان کے دل میں ڈھیروں

- اطمینان اترتا تھا

کل رات جب وہ لوگ مہندی کی رسم کے بعد گھر آگے

- تھے۔ تب روحان نے منال کو فون کر کے کہا تھا

کیا منال ایسا نہیں ہو سکتا کہ تمہیں دلہن بنا ہو اسب "

"- سے پہلے میں دیکھوں، دیکھا جائے تو یہ میرا حق بھی ہے

اچھا ایسا ہے میں سب سے پہلے آپ کو اپنی پکس سینڈ "
"۔ کردوں گی

منال سوچ کر بولی

پکس نہیں "وہ ترنت بولا"

اور کیسے پھر ایک منٹ آپ پارلر آنے کا تو نہیں سوچ "
"۔؟ رہے

وہ اندازہ لگاتے ہوئے بولی

نہیں بھئی ی کل میری بھی شادی ہے مجھے بھی تیار ہونا "

"- ہے یہ ممکن نہیں ہے ورنہ میں یہ کر لیتا

روحان بولا

جی، جی! آپ یہ کرتے اور سب آپ کو یہ کرنے دیتے "

"- جیسے

وہ اٹھلا کر بولی

نو ایشو میں ڈرتا نہیں کسی سے ، اب بتاؤں کیا تم میری یہ " خواش پوری کر سکوں گی ۔ یس اور نو میں جواب چاہیے مجھے اور پکس کا تو مت بولنا ، وہ ہم ساتھ میں بنالیں گے ڈونٹ وری ۔ "

اچھا میں کچھ کرتی ہوں ۔ " وہ سوچ کر بولی " کیا کرتی ہو بتاؤ ذرا مجھے بھی تو پتا چلے ۔ میری یہ جھلی لڑکی " ۔ کیا کرنے کا سوچ رہی ہے

وہ گہمبھیر آواز میں بولا

بتا نہیں سکتی یہ آپ کل دیکھنا۔ " وہ مسکرا کر بولی "

چلو کل تک کاویٹ کرتا ہوں میں پھر ، اور ہاں میری "

"- زندگی میں آنے کے لیے شکریہ

"- جی شکری اور یہ آپ مجھے جھلی لڑکی بولنا بند کریں "

وہ نروٹھے پن سے بولی

اوکے جی جو حکم جان۔ روحان اپنا خیال رکھنا میرے لیے "

"- اللہ حافظ

روحان نے محبت سے کہا

"جی آپ بھی اللہ حافظ"

او دولے میاں کہاں کھو گے تم؟- "شجاع نے روحان"

کے سامنے چٹکی بجائی ی تو روحان چونک کر منال کو دیکھنے

لگا

وہ منال کا یہ روپ دیکھ کر اپنی اور اس کی رات والی باتوں
میں اس قدر گم ہو گیا تھا۔ کہ اس کو شجاع اور ڈاکٹر دانش
کے آنے کا بھی پتا نہیں چلا۔ روحان اس کو ایک بار پھر
غور سے دیکھنے لگا۔ منال اپنے چہرے پر لمبا سا گھونٹ
کیے کھڑی تھی۔ روحان کے چہرے پر موجود مسکراہٹ اور
اطمینان دیکھ کر منال کو خود بھی انجانی سے خوشی ہوئی
تھی۔

چلیں اب بس کر دیں ایک دوسرے کو دیکھنا، ساری اب " آپ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھنا ہے۔ چلیں وہاں "۔ چل کر بیٹھیں

شجاع نے نرمی سے منال کا ہاتھ روحان کے مضبوط ہاتھ سے نکالا جو وہ ابھی تک پکڑے کھڑا تھا اور نا اس کا ہاتھ "۔ چھوڑنے کا کوئی می دور دور تک ارادہ تھا

بھائی جی ابھی آپ کا نکاح ہونا باقی ہے۔ اس لیے "

آپ اسٹیج کے اس طرف اور میری بہن پلس بھابھی اس

"۔ طرف بیٹھو گے

شجاع نے اسٹیج کے درمیان پھولوں اور نیٹ سے بنے

پردے کی آڑ کی جانب اشارہ کیا تو روحان شجاع کو گھورتا ہوا

۔ دوسری جانب چلا گیا

شجاع نے منال کا ہاتھ تھام کر اس کو دوسری جانب بیٹھا
دیا روحان کی نظریں بار بار دوسری جانب اٹھتی تھی۔ جس پر
ڈاکٹر دانش اس کی خوب کھنچائی می کر رہا تھا مگر وہاں پرواہ
نہ تھی۔ کس کو تھی

کچھ دیر بعد بلال، زاہد اور الہی بخش بھی آگے تھے

جب کہ احتشام ان کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ آیا۔ اس
کی بیوی رومانہ جلدی ہی منال اور صبا کے ساتھ فرینک
ہو گئی تھی۔

ان کی طرف سے آتی باتوں اور ہنسی کی آوازیں سن کر پہلے
تو وہ ایک دوسرے دیکھتے رہے۔ اور کچھ پل کے بعد وہ
سب گلہ پھاڑ کر ہنسے تھے۔
اور اونچی آواز میں بولے کہ

"- ان لڑکیوں کا کچھ نہیں ہو سکتا"

- وہ سب اپنی اپنی باتوں میں مگن بیٹھے تھے

جب فیروز احمد اور فرقان صدیقی نکاح خواں کے ساتھ آئے

-

منال رتھان صدیقی بنت رتھان صدیقی آپ کا نکاح "

روحان فیروز احمد ولد فیروز احمد با عوض پانچ لاکھ معجل حق

"۔؟ مہر طئے کیا گیا ہے۔ کیا آپ نے قبول کیا

منال کا دل ایک پل کے دھڑکنا بھول گیا۔ آنکھوں میں

پل بھر میں نمی اتر آئی تھی۔ مگر جب اس کے سر پر

فرقان صدیقی نے ہاتھ رکھا۔ تو اس نے نظر اٹھا کر دیکھا

اور آہستہ آواز میں بولی

"جی"

مزید دو بار کے اقرار کے بعد اس نے کانپتے ہاتھوں سے
سائی ن کردی ئی، اور اپنا آپ اس کے نام کر دیا اس
کی حفاظت کے لیے

اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کرتا تھا۔ منال سے سائی ن
کرانے کے بعد اب وہ لوگ روحان سے اسباب و اقرار کے
بعد سائی ن کرانے کے بعد اب ان دونوں کی خوشگوار ازواجی

زندگی اور ہمیشہ ساتھ رہنے کی دعا مانگ کر اور روحان کو گلے

مل کو

مبارک دے کر فیروز احمد نکاح خوان کے ہمراہ چلے گئے۔

جب فرقان صدیقی منال کے سر پر پیار کر کے اس کو خوش

رہنے کی دعا دے کر پھر روحان کے پاس آئے

روحان میری منال کا بہت خیال رکھنا بہت معصوم اور "
 سیدھی اور بھولی ہے ، کبھی کوئی می غلطی ہو جائے اس سے
 "۔ تو معاف کر دینا

وہ روحان کے ہاتھ تھام کر بولے
 آپ بے فکر رہیں انکل کبھی شکایت نہیں ملے گی آپ کو "

،

میں منال کا پورا خیال رکھوں گا یہ اب میری ذمہ داری
ہے۔"

"روحان ان کے ہاتھ تھپتھا کر بولا

ٹھیک ہے بیٹھو تم میں ذرا مہمانوں کو دیکھوں۔" وہ بول " "
کرا سٹیج سے نیچے اترے گے۔ روحان نے ایک نظر منال کو
دیکھا اور جا کر اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد صبا

اور شجاع نے مل کر درمیان سے نیٹ کے پردے کی آڑ
- ہٹادی اور منال کو روحان کے برابر میں بیٹھا دیا
منال کو ساتھ بیٹھایا اور سب ان کی پکس بنانے لگے
تب ہی روحان نے منال کی جانب جھک کر آہستہ آواز میں

بولا

"نکاح مبارک ہو منال روحان احمد"

"- خیر مبارک --- آپ کو بھی نکاح مبارک ہو"

"منال دہمہ سا بولی

"خیر مبارک جانِ روحان"

"- او سیدھا۔۔۔۔ ہو کر بیٹھ جا میجر روحان"

دانش ان دونوں کی پکس بناتے ہوئے بولا

بھابھی آپ بھی پلیز یہ دوپٹہ اوپر کر لیں تاکہ پکس صبح "

"- آجائیں

دانش نے منال کو بولا

نہیں دانش بھائی می آپ اس طرح بنالیں پکس یہ دوپٹہ "

"- اوپر نہیں ہوگا

منال مضبوط لہجے میں بولی

تو روحان نے منال کو مسکرا کر دیکھا اور دانش کو

پکس بنانے کا اشارہ کیا، دانش سر ہلا کر ان کی پکس

بنانے لگا

#####

چلیں روحان بھائی می ----- یہ لیں یہ دودھ پی لیں "

"۔ اسپیشل ہے آپ کے لیے

صبا نے خوبصورت سے سچے ہوئے گلاس میں دودھ روحان

۔ کو دیتے ہوئے کہا

"۔ اور نکالیں پورے پچاس ہزار"

وہ جھوم کر بولی دودھ کے گلاس کو منہ لگاتا روحان ایک
دم سے صبا کو دیکھنے لگا۔ جب کہ شجاع اور دانش کی
آنکھیں پوری طرح کھول گئی تھی

خیر ہے لڑکی۔۔۔ کیا یہ دودھ تم امریکہ سے لائی ہو؟

۔۔۔ جو اتنے پیسے مانگ رہی ہو

دانش نے استفسار کیا

نہیں ، نہیں دانش بھائی ! یہ وہ دودھ ہے ، جو فرہاد "

"۔ نے شیریں کے لیے نہر کھودی تھی

-- شجاع دور کی کوڑی لایا جس پر سب ہنسنے لگے

"۔ ویری فنی ہاہا مجھے تو بہت ہنسی آرہی ہے "

صبا ۛ تنک کر بولی

یہ دودھ جہاں مرضی سے آیا ہو امریکہ یا فرہاد کی نہر "

سے ، اس سے آپ دونوں کو فرق نہیں پڑنا چاہیے ۔ کیونکہ

میں نے یہ پیسے آپ دونوں سے نہیں مانگے، یہ پیسے میں
نے اپنے ابھی ابھی بنے بہنوئی سے مانگے ہیں

صبا ء بولی

ارے میڈیم۔۔۔۔۔ یہی تو سمجھا رہے ہیں کہ تمہارے ابھی
ابھی بہنوئی بنے ہیں۔ ہمارے تو بچپن سے بھائی ہیں
"۔ ہم ان پر اتنا بڑا ظلم نہیں ہونے دے گے

شجاع معصوم سامنے بنا کر بولا

"اور نہیں تو کیا پچاس ہزار میں تو اپنی بھینس آجاتی ہے"

دانش شجاع کو آنکھ مار کر بولا

دیکھیں روحان بھائی ان دونوں کو چپ کرائی یہ آپ "

"کی اور میری بات ہے"

صبا نے روحان سے کہا تو وہ بولا

اچھا بھئی ی چپ کرو تم دونوں اور تم بھئی ی کوئی ی "

"جائی زرقم کی ڈیمانڈ کرو بہن

روحان نے شجاع اور دانش کو چپ رہنے کا بولا تو ان
دونوں نے منہ پر انگلی رکھ کر اچھے بچے ہونے کا پورا ثبوت
دیا تھا۔ منہ سے تو خاموش تھے پر ان کی آنکھوں میں
- شرارت بھرپور چمک رہی تھی

کیا روحان بھائی! اب آپ اتنے سے پیسے بھی نہیں "
- دے سکتے میری پیاری دوست کی محبت میں
صبا ء ایو شنلی بیلک میل کرتے ہوئے بولی

ایسا ہے پیاری بہن آپ کی اس دوست کے جان بھی "
"۔ دے سکتا ہوں، تو یہ پچاس ہزار کیا چیز ہے

" او او او "

سارے روحان کی بات ہوٹنگ کرنے لگے منال نے شرما
۔ کمر مزید سر نیچے کر لیا تھا

بس بس بھائی ی ! یہ ڈائیلاگ آپ منال کے سامنے "
"۔ بولنا، مجھے تو آپ میری مطلوبہ رقم دیں اور دعائی یں لیں

صبا ہنستے ہوئے بولی
"۔ کچھ کمی بیشی نہیں ہو سکتی کیا"

روحان بولا

ہرگز نہیں آپ کوئی ی سبزی لینے آئے ہیں، جو کمی بیشی "
"کردوں

کیا بات ہے۔ اتنی خوبصورت سبزی والی ہو تو، میں پورا " سال تین ٹائی م سبزی لا کر پکا پکا کر کھانے کو تیار ہوں۔ اپنی کیا پورے محلے کی فری میں سبزی لا کر دینے کو تیار ہوں۔"

شجاع کی زبان میں کجھلی ہوئی ی تو وہ بولا مگر بات مکمل ہونے اور صبا کے گھورنے پر وہ جھٹ سے خاموش ہو گیا

-

تمہیں تم تو بتاتی ہو صبر کرو ذرا پہلے ذرا یہ معاملہ نبٹا "
لوں تمہاری تو خیر نہیں دیکھنا، کیا حشر کرتی ہوں میں
"- تمہارا

صبا ء شجاع کو دیکھ کر بولی
چلو بھئی می بہت ہو گیا بچی کو دے دو پیسے روحان یہ حق "
"- ہے اس کا

حاجرہ خاتون صبا ء کی سائیڈ لے کر بولی

امی! آپ کی اولاد ہم دونوں بھائی می ہیں۔ آپ کیا بیٹے کی
شادی کی خوشی میں اپنی اولاد کو بھول گئیں ہیں

شجاع دہائی می دے کر بولا

"تم اپنا منہ بند رکھو

صبا اس کو آنکھیں دکھا کر بولی

"وہ ٹھیک ہے امی جان! پر رقم کچھ زیادہ نہیں

روحان نے اپنا والٹ نکالا اور حاجرہ خاتون کو دیکھا

ایسا ہے تم ہاف دے دو، یہ اچھی بچی ہے مجھے امید "

"-؟ ہے مان جائے گی، کیوں بیٹا

وہ صبا کو دیکھ کر بولی اس نے کچھ سوچتے ہوئے ہاں

- میں سر ہلایا

دیکھا میں نے کہا تھا نے یہ بچی میری بات مان لے گی "

"- حاجرہ خاتون نے پیسے صبا کو دیتے ہو پیار سے کہا

امی جان! بس کردیں بچی! اور یہ اور وہ بھی "

اچھی۔۔۔۔ بچی نے لگتا ہے، ان لوگوں پر کوئی می جادو کر دیا

ہے۔ آپ پر بھی، جو یہ آپ کو بچی لگ رہی ہے وہ بھی

"۔ اچھ آ آ آ آ آ آ

وہ ابھی بھی کچھ بولتا مگر صباء نے اپنی ہیل اس کے پاؤں

پر ماری۔ پینسل ہیل ہونے کی وجہ سے شجاع کو ہال

۔ میں تارے نظر آنے لگے اور وہ چیخنے لگا

"-اھن آرام ائے"

صبا ء بول كر اس كے سامنے نوٹ لہرا، كر ادا سے مسكرا كر

چلى گى۔ جبكہ شجاع اس كى حركت پر دانت پيس كر رہ

-گيا باقى سب اس كى حالت پر ہنسنے لگے

چلو بھى بہت ہلہ گلہ هو گيا ہے۔ مجھے لگتا ہے، اب "

فرزانہ بھا بھى اور فرقان سے اجازت لینی چاہیے، بتب دير

ہو گئی ہے اب رخصتى كراتے ہيں۔ جاو شجاع اپنے ابو اور

انکل کو بلا کر لاو۔ اور تم جاو لائی ب فرزانہ بھا بھی کو دیکھ
کر آو۔ "حاجرہ خاتون کے بولنے پر لائی بہ تو جھٹ سے چلی
گی۔

مگر شجاع ٹیڑھے منہ بناتا ہوا گیا۔ گھونٹ کی اوٹ میں
بیٹھی منال کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔ جیسے اس کے جسم
کی روح کو ایک دم سے نکالا گیا ہو بہت مشکل ہوتا ہے اپنا
گھر اپنا کمرہ چھوڑنا۔

کچھ دیر میں سب کے آنے کے بعد منال کو بڑے
پیارے فرقان صاحب ملے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر
خوش رہنے کی دعا دی۔ وہ ان کے گلے سے لگ کر
بے تحاشہ رو رہی تھی۔ آج اس کو اپنے بابا بہت یاد آرہے
تھے۔

منال تم اتنا مت رو میری بیٹی بھلے تم اس گھر "
سے رخصت ہو کر جا رہی ہو، پر یہ گھر ہمیشہ تمہارا ہے جب

مرضی آنا اس گھر کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کھولے

ہیں۔ اور میں ہمیشہ اپنی بیٹی کا منتظر رہوں گا میری

"-پیاری بیٹی سداخوش آباد رہو

فرقان صدیقی منال کے سر پر بوسہ دے کر بولے

اب وہ اپنی ماں کو مل کر ان کے گلے لگ کر رو رہی

تھی۔ کہ حاجرہ خاتون نے آکر منال کو پیار سے فرزانہ بی

-بی سے الگ کیا

آپ فکر نہیں کریں فرزانہ بھابھی اب منال میری بیٹی "

ہے،

"۔ میں اس کو پورا خیال کروں گی

"۔ جی بھابھی مجھے پورا یقین ہے آپ پر"

فرزانہ بی بی اپنی آنکھیں صاف کر کے بولی اور حاجرہ خاتون

کے گلے ملی، شجاع نے اپنے بھائی می نے کاثبوت دیتے

ہوئے قرآن پاک کا سایہ منال پر کیا تھا۔ صباء اس کو پیار
- سے ملی اور اس کو پکڑ کر باہر جانے میں مدد کرنے لگی
روحان نے روتی ہوئی می فرزانہ بی بی کے سامنے سر جھکایا
- جس پر فرزانہ بی بی ہاتھ پھیر کر اس کو دعا سے نوازا
تھا۔ اب وہ فرقان صدیقی کو مل کر منال کی دائی میں طرف
آکر اس کا ہاتھ تھام کر چلنے لگا۔ اس طرح دعاؤں کے

حصار میں منال اپنے نئی گھر کی جانب رخصت
- ہوگی تھی

پورا راستہ روحان نے منال کا ہاتھ تھام کر رکھا تھا، تاکہ منال
- کو احساس رہے کہ وہ اس کے ساتھ ہے ہر قدم پر
جبکہ گھونگھٹ کی اوٹ میں منال اپنی خوش قسمتی پر اپنے
رب کی ڈھیروں شکر گزار تھی۔ کہ اس کو اتنا چاہنے خیال
- کرنے اور عزت کرنے والا شریک حیات نصیب ہوا تھا

- آج منال بہت خوش اور مطمئن تھی

گلابوں سے سبھی گاڑی فیروز ویلا کے سامنے رکی تو ڈھول
کی تھاپ پر شاندار آتش بازی سے ان کا شاندار استقبال
کیا گیا۔ روحان گاڑی کے روکنے کے بعد نیچے اترا اور گھوم
کر منال کی طرف والی سائیڈ آیا اور اس کی طرف
کادروازہ کھولا اور اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا

جس کو منال نے پورے حق سے تھام لیا اور روحان کا
ہاتھ تھام کر گاڑی سے باہر آگی اس کے باہر آتے ہی
لائی بہ اور ان کی مہمان لڑکیوں نے ان پر پھولوں کی
پیتیاں نچھاور کی

جبکہ شجاع اور دانش نے پارٹی پو پر اور اسنو فال کر کے
اپنا شوق پورا کیا تھا۔ شاید روحان کا بازو تھام کر منال
شاندار سے استقبال کے بعد اپنے نئی گھر میں روحان

کے ہمراہ میں داخل ہوئی ی۔ جہاں اس کو حاجرہ خاتون
نے صدقہ دیا اور پیار سے گلے لگا کر اس کو ویلکم کیا
فیروز احمد نے ان دونوں کو سدا خوش رہنے کی دعا دی
۔ حاجرہ خاتون نے منال کو لاونج میں صوفے پر بیٹھا دیا تھا
جہاں اب باقی کی رسمیں ادا کرنی تھیں۔ کھیر چٹائی ی اور
گفٹس دینے کے بعد حاجرہ خاتون نے لائی بہ اور باقی
۔ لڑکیوں کو بول کر منال کو اس کے روم میں بھیج دیا تھا

#####

پورا روم موتیا اور گلاب کے پھولوں کی خوشبو سے مہک
رہا تھا۔ روم میں جانجا گلاب کے بکے پڑے تھے۔ بیڈ
کے تینوں اطراف موتیا اور گلاب کی لڑیوں سے سجا ہوا
تھا۔۔

بیڈ کے کروان والی طرف سرخ سفید گلابی او زدر گلاب کے
- پھولوں سے نہایت خوب صورتی سے سجایا گیا تھا
سائیڈ ٹیبل پر نفاست سے سرخ گلاب کی پتیاں بچھا کر
ان پر بڑی پیاری کینڈلز جلائی ہوئی تھیں۔ جو ماحول
کو اور سحر انگیز کر رہی تھیں۔ لائی بہ نے منال کو بیڈ کے
درمیان میں بٹھا کر اس کا لہنگا اچھے سے پھیلا کر سیٹ
- کر دیا تھا۔

- "آپ کو کچھ چاہیے بھابھی"

لائی بہ شرارت سے بولی

"نہیں"

منال نے آہستہ سے کہا

- "ٹھیک ہے آپ ریسٹ کریں میں بھیا کو بیچھتی ہوں"

وہ بول کر ساری لڑکیوں کو لے کر ہنستی ہوئی باہر چلی

گی۔

روحان باہر احتشام اور بلال اور باقی سب کو رخصت کر کے
سرشار سا گنگتا ہوا مستحکم چال چلتا ہوا اپنے کمرے کی
طرف آ رہا تھا۔ وہ اپنے کمرے کا کھول کر اندر جانے لگا تھا۔

جب دروازہ کھولا لائی بہ کافی ساری لڑکیوں کے ساتھ
- باہر آئی - اور ہ سب دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئیں
- لائی بہ مسکرا کر اپنے بھائی کی کو دیکھنے لگی
- "کیا مسئی لہ ہے تم لوگوں؟ کا جاو یہاں سے"

روحان نے ان سب کو وہاں سے ہٹا کر اندر جانا چاہا تو وہ

- سای ایک ساتھ چلانے لگئیں

یہ فاول ہے بھائی می پہلے مجھے میرا حق دیں، اور پھر "

"- جائیں

- لائی بہ اپنی ہتھیلی پھیلا کر بولی

"- اب تمہیں کیا چاہیے اور کون سا حق "

روحان لائی بہ کو تنگ کرتے ہوئے بولا

تم کون سا ایسا کارنامہ انجام دیا ہے؟ جس پر کوئی می "

"۔ انعام دیا جائے تم کو بولو

کیا بات ہے ابھی سے آنکھیں پھیر لی ہیں آپ نے، میں "

کچھ نہیں جانتی مجھے میرا نیگ چاہیے وہ بھی پورے تئیس

"۔ ہزار

لائی بہ منہ پھلا کر بولی

اچھا تو یوں بولنا تھا نا، میں سمجھا تم نے شادی میں کام "

"-کیا ہے ماسی کی طرح تو اس لیے بول رہی ہو

روحان نے لائی بہ کو بولا تو اس کو حیرت سے دیکھنے لگی

-

بھائی! میں بہن ہوں آپ کی، اور آپ اس طرح "

کر رہے ہیں میرے ساتھ جائیں میں نہیں بولتی آپ سے

!

وہ منہ پیمہ کر بولی

"- اچھا پر تو تمہیں یہ نیک بھی نہیں چاہیے ہوگا"

- روحان اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے بولا

کیوں جی! کیوں نہیں چاہیے لادیں، ناراضگی اپنی جگہ"

"- نیک اپنی جگہ

وہ جھٹ سے پنتیرا بدل کر بولی

روحان نے ہنس کر اس کے سر پر پیار سے چیت لفائی

اور ایک لفافہ اس کے ہاتھ میں تھام کر بولا

"اب خوش اب جاسکتا ہوں میں اپنے کمرے میں"

جی جائیں اب آپ جا سکتے بھابھی ویٹ کر رہی ہیں"

"آپ کا

- وہ شرارت سے بول کر سب کو وہاں سے لے چلی گی

وہ ان سب کو جاتا دیکھ کر ہنسا اور دروازہ کی ناب پر ہلکا
سادباو دے کر گھوم کر دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوا
اور ایک لمبی سانس لے کر جیسے خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا

#####

لائی بہ کے جانے کے بعد وہ خود کو پرسکون کرنے کی
کوشش کر رہی تھی۔ منال کو اپنا دل معمول سے زیادہ

تیزی سے دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کی ہتھیلی بھی
پیسینے سے بھگ گئی تھی۔ وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو
مسل رہی تھی۔ باہر سے لائی بہ اور روحان کی نوک جھوک
کی آوازیں آرہی تھی۔ اس نے اپنے خشک ہوتے لبوں
پر زبان پھیری تھی۔ اور تھوڑا سا سر اٹھا کر سامنے دیکھا
تو سامنے کی دیوار پر بڑی سی روحان کی تصویر لگی دیکھ کر
اس جھٹ سے سر جھکا دیا۔

- اس پل روحان دروازہ کھول کر اندر آیا تھا

روحان سرشار سا چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور گلہ کنھکار کر

منال کو پکارا

"جانِ روحان"

منال نے مزید سر جھکا دیا تھا۔ روحان نے اس کی یہ

- حرکت دیکھی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی

روحان اس کے پاس بیڈ پر کہنی کے بل ترچھا ہو کر لیٹ گیا۔

کیا ہو گیا جانِ روحان کیوں اتنا کینفوز ہو رہی ہو؟ اچھا "

"۔ بات سنو

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور منال کا ہاتھ پکڑ کر بولا

سب سے پہلے میری زندگی میں آنے کا شکریہ، پھر میری "

یہ خواہش پوری کرنے کا شکریہ، مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا

تم ایسا کچھ کرو گی - سچ پوچھو تو یہ میرے بدماغ میں بھی
نہیں تھا - بس میں یہی سوچ رہا تھا تم کیا کرو گی
بہر حال یہ کر کے تم نے نہ صرف میرا دل خوش کر دیا ہے
بلکہ جیت بھی لیا ہے - کیا اب مجھے اجازت ہے کہ میں
اپنی منال روحان کا وہ روپ دیکھو جو آج اس نے صرف اور
"- صرف میرے لیے اپنایا ہے جس پر صرف میرا حق ہے

روحان نے اپنے گہمبھیر لہجے میں کہا، روحان نے کہا تو
منال نے اثبات میں سر ہلایا۔ منال کے ہاں کرنے بعد
روحان نے بڑے پیار اور احتیاط سے منال کا دوپٹہ اوپر
کر دیا۔

اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی جیسے وہ اپنے ہوش
وہ اس کھو بیٹھا تھا۔ کافی دیر وہ اس طرح منال کو یک
ٹک دیکھتا رہا تھا۔ جب کہ منال اس کی نظروں کی تپش

سے خود میں سمٹتی جارہی تھی ۔۔ منال کا بھرپور طرح
سے جائزہ لینے کے بعد وہ اٹھا سامی ڈراز سے ایک
مخملی ڈبی نکالی اور منال کا ہاتھ پکڑ کر اس کی ہتھیلی پر
رکھ دی ۔ اور اس کی بندیا کو چھو نے لگا جس پر منال نے
۔ اپنی آنکھیں بند کر لی

جان روحان اپنا گفٹ تو دیکھو مان لیا تم بہت پیاری "

لگ رہی ہو۔ پر یقین مانو میرا گفٹ بھی بہت خوبصورت

"۔ ہے

وہ اس کے کان کے پاس سرگوشی کرے بولا تھا۔ اپنے

چہرے کے پاس اس کے گرم سانس محسوس کر کے منال

کادل جسے ڈوبا تھا۔ روحان کی بات سن کر منال

دھیرے سے اپنی آنکھیں کھول دی تھی۔ منال نے ڈبی

کھول کر دیکھا تو اس میں نہایت خوبصورت سی چین تھی
کا بڑا خوبصورت ساپینڈینٹ R اور M اور اس چین میں
- تھا۔ وہ دیکھ کر منال کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی
- "؟ کیسا ہے"

روحان بولا تو اس کے لہجہ مخمور ہو رہا تھا

"- بہت بہت پیارا ہے"

منال مسکرا کر بولی

"my i"؟

روحان بولا

تو منال نے شرما کر ہاں کر دی روحان نے بڑے استحقاق
سے اس کو وہ چین پہنادی۔ اور اس کے ماتھے پر اپنے
سگتے لب رکھ دیے۔

#####

صبح بڑی خوشگوار تھی۔ صبح سات بجے کا وقت تھا۔ جب
اس کی آنکھ کھولی تھی۔ اس نے کسلمندی سے آنکھیں
کھول کر دیکھا اور انگریزی لینی چاہی تھی
مگر اپنے اتنے پاس روحان کو دیکھا جو اس کے
چہرے پر آتی لٹوں کو ہٹا کر بولا

"صبح بخیر زندگی"

اور تیزی سے اٹھ کر واش روم چلی گئی۔ منال کی حرکت پر روحان نے زور کا قہقہہ لگایا اور اٹھ کر باہر چلا گیا۔ منال فریش ہو کر واپس آئی اور روحان کو کمرے میں نہ پا کر سکون سے تیار ہونے لگی۔ کچھ دیر بعد وہ تیار ہو کر نیچے چلی گئی۔

تیز گرین کلر کی لونگ فراک میں لائی ٹ میک اپ میں
- وہ بہت نکھری نکھری لگ رہی تھی

اس کو آتا دیکھ کر شجاع نے کھڑے ہو باقاعدہ شاہانہ انداز
- میں اس کا ویلکم کیا تھا

وہ جو نروس ہو رہی تھی شجاع کے اس طرح کرنے سے وہ
مسکرا نے لگی - اب وہ حاجرہ خاتون اور فیروز احمد کو سلام
کر کے روحان کے برابر والی کرسی پر بیٹھنے لگی تھی جب

شجاع اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی برابر والی کرسی پر
بیٹھنے کا اشارہ کر کے اس کو ناشتے کے لیے چیزیں اس کے
سامنے رکھنے لگا۔

یہ کیا ہے؟ شجاع تم نے منال کو ادھر کیوں نہیں "

"۔ بیٹھنے دیا

حاجرہ خاتون بولی

وہ امی جان میں چاہتا ہوں میری بہن اس گھر میں "

- پہلا ناشتہ اپنے بھائی می کے ساتھ کرے

اور اس طرح لوگوں کو بھی پتا چلے گا کہ اس گھر میں

"- منال کا بھائی می بھی رہتا ہے

وہ منال کو آملیٹ کی پلیٹ پکڑاتے ہوئے بولا جس مان

سے وہ بول رہا تھا۔ منال کی آنکھوں میں پل کے لیے نمی

آئی می تھی جس کو وہ بار بار پلکیں جھپکا کر دور کرنے
کی کوشش کر رہی تھی۔

نہ نہ میری بہن رونا نہیں تم نے اب بلکہ اب تو ہم "
دونوں بھائی می بہن مل کر اس سرٹیل کو سیدھا کر دیں
گے۔ " وہ شوخی سے بولا تو منال ایک دم کھلکھلا کر ہنسنے
لگی۔ جب کہ شجاع کی بات سن کر روحان محض اس کو
گھور کر رہ گیا۔ لائی بہ بھی منہ نیچے کیے دبی دبی ہنسی

ہنس رہی تھی۔ جبکہ فیروز احمد اور حاجرہ خاتون ولیمہ کی
- ڈسکشن میں مصروف تھے

"إِسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ"

صبا نے زور دار طریقے سے سلام کیا اور بھاگتی ہوئی
- آئی می اور منال کو گلے لگایا

- فرقان صاحب صبا کے ساتھ ناشتہ لائے تھے

منال فرقان صاحب کو مل صبا سے اپنی والدہ کیا پوچھنے
لگی -

یار ہم نے آنٹی کو بولا تھا مگر وہ بولی اچھا نہیں لگتا"
یوں میں اور فرقان انکل آگے اور تم فکر نہنیں کرو

آئی بلکل ٹھیک ہیں تم بتاؤ کیا گفٹ دیا تھا تم کو

"- روحان بھائی می نے رونائی می کا

- صبا عنان اسٹاپ بول رہی تھی

"- یہ دیا ہے انہوں نے"

منال نے چین دکھائی می

واہ جی یہ تو بڑی پیاری ہے اور تم پر اور بھی پیاری "

"- لگ رہی ہے

صبا ء نے تعریف کرتے ہوئے کہا

میری بہن ہے ہی پیاری تو کیوں پیاری نہ لگتی یہ "

چین میری بہن پر۔ اب سب لڑکیاں میری بہن کی

"۔ طرح تھوڑی ہیں کر ان پر کچھ اچھا ہی نہ لگے

شجاع صبا ء کو چڑاتے ہوئے بولا

مجھے پر کیا اچھا لگتا ہے اور کیا نہیں تمیں فکر کرنے "

"۔ کی ضرورت نہیں ، آئی می سمجھ اپنے کام سے کام رکھو

صبا نے کہا

او ایک منٹ میں تو تمہارا نام بھی نہیں لیا تم ایسے ہی "

خوش فہمی کا شکار ہو رہی ہو۔ نہیں بلکہ غلط فہمی کہنا

"- زیادہ بہتر ہوگا میرے خیال میں

شجاع پرسوچ انداز میں شہادت کی انگلی ناک پر رکھتے

ہوئے بولا

بھاڑ میں جاو تم اور تمھارا خیال ، بدتمیز ، جاہل چلو منال "

"۔ ہم کھی اور جاکر بات کرتے ہیں

صبا منال کو گھیسٹ کر وہاں سے لے گی اور

بے چاری ان دونوں کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش

۔ کرنے لگی

ہاں بھئی می کیا سین ہے ؟ کیوں کل سے اس بے "

"۔ چاری کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا ہے

روحان نے آکر شجاع کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سوال
کیا۔

ایسی بھی بے چاری نہیں ہے۔ اور دوسرا میں سوچا "
رہا تھا۔ بھابھی کو اپنی دوست بہت یاد آتی ہوگی کیوں نہ
اس کو پرمنٹ اس گھر میں لے آتے ہیں۔ آپ نے بھی
اس کو بہن بنایا ہوا ہے۔ سب کا دل لگ جائے گا،
"۔؟ کیوں کیا کہتے ہیں۔؟ آپ کیا ارادہ ہے پھر آپ کا

- شجاع بول کر روحان کو دیکھنے لگا

- جو اس کو بڑی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

کیا بات ہے ہمارے کندھے پرندوق چلائی می جارہی ہے"

-

اگر ایسی کوئی می بات ہے تو مرد بن اور اپنا راستہ خود بنا

میرے بھائی می! اور ہاں منال کی فکر نہ کر وہ بور نہیں

"- ہوگی میں ہوں اس کے ساتھ، تو بس اپنی فکر کر

وہ ایک دبا کر بولا

"-؟ اچھا! اب یہ آپ بتا دیں کہ کیا کروں میں"

شجاع ہار مان کر بولا

اب آیا نالائی ن پر امی اور ابو سے بات کر اور کیا "

"- سیدھی سی بات ہے

"- میں کروں گا بات"

شجاع مرے مرے لہجے میں بولا

"- نہیں تیرے فرشتے کرے گے"

روحان جل کر بولا

آپ کچھ مدد کر دو بھائی می نہیں ہو میرے"

"- وہ منت کرتے ہوئے بولا

اچھا اچھا! مرد بن یہ لڑکیوں کی طرح نہ کر، کرتا ہوں"

"- میں کچھ صبر کر

روحان اس کو بول کر باہر چلا گیا۔ جبکہ توحان کی بات
سن شجاع پر جیسے شادی مرگ طاری ہو گیا۔ وہ گانا گاتے
ہوئے لڑی ڈالنے لگا۔ اگر اس وقت کوئی می شجاع کو
دیکھ لیتا تو اس کو اس کی دماغی حالت پر ضرور شبہ
ہوتا۔

- مگر وہ سب سے بے پرواہ اپنے کام میں مصروف تھا
پریتو میرے نال وایاہ کر لے"

بے بے نال صلا کر لے

منال اور صباء ناشتے کے بعد منال کے روم میں بیٹھی باتیں
- کر رہی تھی - جب وہاں شجاع اور لائی بہ آگے

- "؟ اور سنائی یں! بھا بھی پلس مہن اب کیا کرنا ہے"

- شجاع صوفے پر بیٹھ کر بولا

"اکیا مطلب شجاع بھائی می"

منال نا سمجھی سے بولی

ارے بھولی بانو یہ کہ آپ نے اپنی امی کو ملنے جانا ہے "
کہ نہیں اگر جانا ہے، تو دومنٹ ہیں آپ کے پاس جلدی
کریں بھائی می آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔ جلدی سے

جائی میں تاکہ آپ بھیا کے ساتھ چلی جائی میں اور اپنی اماں
کو مل کر پھر وہاں سے پارلر چلی جائی میں، تاکہ شام کو
"- ولیمے میں آپ کی وجہ سے دیر نہ ہو

شجاع کانوں میں ہینڈ فری لگاتے ہوئے بولا
"- میری وجہ سے دیر کیوں ہوگی بھلا منال"

اس کی بات سن کر کھڑی ہوئی می جانے کے لیے مگر
- اس کی آخری بات پر روک کر اس کو دیکھ کر بولی

اب پارلر میں نے تو نہیں جانا میری سویٹ بھولی "

بہنا ظاہر سی بات ہے، اب جب آپ لڑکیوں نے اپنے

وزن کے برابر میک اپ کرنا ہے، تو وہ پانچ منٹ میں تو

نہیں ہونا

اب سب ہماری طرح تو نہیں منہ دھولیں اور بس

"

وہ گانا سنتے ہوئے سر دھنتے ہوئے بولا اس کی بات پر
منال اور لائی بہ ہنسنے لگیں۔ جبکہ صبا نے ہنہ کر کے
منہ پھیر لیا اور وہ منال کا ہاتھ پکڑ کر روم سے باہر چلی گی

شجاع ان کے جانے بعد سونگ سننے لگا اور ساتھ
گنگنانے لگا جبکہ لائی بہ اس کو عجیب سی نظروں سے دیکھ
کر باہر چلی گی۔

" ہر کسی کو نہیں ملتا یہاں پیار زندگی "

#####\$\$####

جب وہ روحان اور صباء کے ساتھ اپنے تایا کے گھر

آئی تو

صالحہ بیگم پریشانی کے عالم میں لان میں ادھر سے ادھر
چکر لگا رہی تھی۔ منال ان کو پریشان دیکھ کر ان کی
طرف جانے لگی تو صبا نے اس کو روک کر آنکھیں دیکھا
- کر بولی

کیا ہے کہاں جا رہی ہو تم؟ سیدھے طریقے سے اندر "

چلو اور اپنی امی کو ملو ان کے ساتھ بیٹھو کھ دیر اور پھر

"- ہم لیپچ کر کے پارلر چلتے ہیں

- وہ اپنا پورا پلان بتاتے ہوئے بولی

بات سنو میری تائی می جان ضرور پریشان ہیں ورنہ وہ "

"- ایسے نہیں کرتی دیکھو تو ان کی طرف

منال ان کو بے چینی سے ٹہلتے ہوئے دیکھ کر بولی

تو کیا ہوا جو سب کو پریشان کرتا ہے۔ وہ ایک دن "

خود بھی پریشان ہوتا ہے۔ یہ اللہ کا نظام ہے، آپ کیسی

کو دکھ دو گے تو واپس ضرور آتے ہیں وہ دکھ آپ کے پاس
"آپ کسی کو اذیت دے کر بچ نہیں سکتے

صباؑ جذباتی ہو کر بولی

"مگر صباؑ"

وہ ہلکے سے بولی

کیوں کہ روحان ان کی باتوں کی آواز پر رک گیا تھا۔ اور
وہ ان کو دیکھ رہا تھا۔ روحان کے روک کر دیکھنے سے

ان دونوں کو بھی روکنا پڑا

"- جاو جا کر مل لو ان سے "

روحان نے مسکرا کر منال کو دیکھا اور صالحہ بیگم کی

- طرف دیکھ کر بولا

جب کہ صبا کو روحان کی دماغی حالت پر شبہ ہوا اور

-- اس کو جانچتی نگاہوں سے دیکھنے لگی

روحان اس کو ایسے دیکھ کر بولا

جو لوگ دل کے صاف ہوتے ہیں وہ کسی کو پریشانی " میں نہیں دیکھ سکتے، پر بھلے ان لوگوں نے ان کے ساتھ کتنا ہی برا نا کیا ہو ان کی اچھائی می اور نرم دلی ان کو اس بات کی اجازت نہیں دیتی، کہہ اپنے پیاروں یا وہ جو - ان کے پیاروں کے قریب ہو ان کو تکلیف میں ہو

اور مجھے بہت خوشی ہے کہ میری منال کا شمار ان لوگوں
میں ہوتا ہے۔ جو بہت نرم دل اور صاف دل کے ہوتے
ہیں۔"

روحان صالحہ بیگم کے پاس جاتی منال کو نگاہوں میں
سماتے ہوئے بڑے پیار سے بولا رہا تھا

محبت، احترام، بھروسہ، مان، اور عقیدت کیا کیا تھا اس
کے لہجے میں اس کی بات سمجھ کر صبا سر ہلا کر اند چلی
گی۔

جب منال صالحہ بیگم کے پاس گئی تو وہ اس کو دیکھ کر
روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئیں منال کا سانس
- روک گیا کہ ایسا کیا ہوا ہے

#####

- "منال منال"

وہ روتے ہوئے بولی

کیا ہوا تائی می جان مجھے بتائی میں ایسا کیا ہوا کیا ہو گیا "

"- آپ اس طرح کیوں رو رہی ہیں

وہ ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

منال میری بچی کا کچھ پتا نہیں چل رہا رات تمہارے "
تایا تو تمہاری شادی میں مصروف تھے۔ میری رنم پتا نہیں
کہاں چلی گی رات سے بہت پریشان ہو میں بہت بار
فون کیا اس کو کچھ پتا نہیں چل رہا، تم مجھے معاف کردو
مجھے میری بیٹی چاہیے تم، تم ایسا کرو اپنے تایا کو بولو
اُس کو ڈھونڈ لائی یں کہیں سے وہ اس دن سے ہم
سے بات نہیں کر رہے۔ دانیال صبح سے گیا ہوا اس کا

بھی کچھ پتا نہیں، رات کو بھی وہ اس کو ہر جگہ ڈھونڈتا
رہا مگر کچھ پتا نہیں چلا، میں مانتی ہوں ہم نے ساری
زندگی تمہارے اور تمہاری ماں کے ساتھ زیادتی کی۔ مگر
تمہاری مہندی اور مری میں نرمی نے حد کر دی
ہم نے تمہاری عزت اور جان کی پرواہ نہیں کی مجھے
معاف کر دو میں نے اپنے بڑے ہونے کا کبھی ثبوت
نہیں دیا۔"

وہ روتے ہوئے منال کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولی
تائی می جان ایسے مت کریں آپ بڑی ہیں مجھ سے ، "
میں اس طرح گناہ گار ہو رہی ہوں ، پلیز یہ ہاتھ مت
جوڑیں یہ ہاتھ تو دعا دینے کے لیے ہیں اور میں معاف
کرتی ہوں آپ کو اور میرا خدا بھی معاف کرے آپ کو

آپ روئیں نہیں آئیں اندر چلیں میں تایا جان اور
روحان کو بولتی ہوں آپ بے فکر رہے رنم مل جائے
"۔ گی ان شاء اللہ

وہ ان کے آنسو صاف کر کے ان کو اپنے ساتھ لگا کر بولی
کمر کے گرد اپنا ہاتھ ڈال کر ان کو اند جانے میں مدد کرنے
۔ لگی

وہ ان کو لے اندر آئی می جہاں فرقان صدیقی روحان اور
- صبا فرزانہ بی بی کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے
فرقان صاحب نے صالحہ بیگم کو دیکھ کر منہ پھیر لیا
فرزانہ بی بی ان کی حالت دیکھ کر ان کی طرف آئی می
- اور ان کو سہارا دے کر بیٹھا کر ان کے پانی لینے لی گی
منال فرقان صدیقی کے پاس جا کر ان کو سب بتانے لگی

اب ان کے ساتھ ساتھ روحان بھی سہی معنوں میں
- پریشان ہو گیا تھا

#####

- وہ رات بھی جانے کہاں کہاں مارا مارا پھرتا رہا
اس نے رنم کی ساری دوستوں سے پتا کیا تھا اور ابھی وہ
- صبح سے دیوانوں کی طرح اپنی بہن کو تلاش کر رہا تھا

جس کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔ اس کو زمین کھا گی یا
آسمان نکل گیا۔ پولیس نے بھی 24 گھنٹے کے
بعد کاروائی می کا بولا تھا وہ ہار کر گھر آگیا تھا۔ اس کو آتا
دیکھ صالحہ بیگم تڑپ کر اس کے پاس گی اور اس کا
۔ گرمیابن پکڑ اس سے رنم کا پوچھنے لگی

کہاں ہے میری بیٹی بولو! لائے کیوں نہیں اس کو "

-اپنے ساتھ کیسے بھائی می ہو تم

ذرا ہی فکر نہیں تمہیں وہ رات سے نہیں مل رہی اور

"-تم یوں بے غیرتوں کی طرح منہ اٹھا کر گھر آگے ہو

وہ ہڈیا تکی ہو کر چلائی می

بس کر دیں امی! یہ ہمارے اپنے گناہ ، اپنے ہمارے "

برے اعمال ہیں جو ہمارے سامنے آرہے ہیں - ساری زندگی

آپ چاچی اور منال سے نفرت کرتی رہیں۔ جب میں نے منال کو اپنا بنانا چاہا تو، آپ نے مجھے غلط راستہ پر ڈال دیا اور میں بنا سوچے سمجھے آپ کا اور رنم کا مکروہ پلان جانے بغیر اس کا حصہ بن گیا۔ مجھے اتنا نہیں پتا تھا کہ آپ کیا کرنے والی ہیں قسم سے اگر پتا ہوتا آپ اس کو بدنام کریں گی تو کبھی ساتھ نا دیتا۔ مگر میرے اندر منال کو

پانے کی چاہ اتنی تھی کہ مجھے صبح اور غلط کا کچھ پتا نہیں

"- چلا

- دانیال شکستہ لہجے میں بولا اور نیچے بیٹھتا گیا

برباد کر دیا امی آپ نے خود اپنی اولاد کو پوری طرح برباد وہ "

"- بول کر بچوں کی طرح رونے لگا

اس کی حالت دیکھ فرقان صائب اس کے پاس گئے اس

-- کو گلے سے لگایا

دانیال باپ کا لمس پا کر اور شدت سے رونے لگا
روحان نے فون نکالا اور نمبر ڈائل کرنے کے وہ کسی
- کو رنم کی تلاش کے بارے میں بات کرنے لگا
فرزانہ بی بی دانیال کو روتا دیکھ کر رنم کی واپسی کے لیے
دعا کرنے لگی
تب صالحہ بیگم ان کے پاس گئی اور وہ فرزانہ بی بی کے
- پاؤں پکڑ کر معافی مانگنے لگی

مکافات کا عمل شاید شروع ہو گیا تھا۔ وہ صالحہ بیگم جو
کسی کو کچھ نہیں سمجھتی تھی آج وہ بے بسی کی انتہا پر
تھی۔

دانیال باپ کے گلے لگا رہا تھا۔ فرزانہ بی بی نے صالحہ
بیگم کو پاس پڑے صوفے پر بیٹھایا اور ان کے ہاتھ سہلا
رہیں تھیں۔

روحان کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔ جب دانیال کا

۔ فون بجاتا تھا

"جی انسپکٹر صاحب"

دانیال نے کال پک کی اور بولا تھا سب اس کی طرف

۔ متوجہ ہو گئے تھے

"جی سر ہم ابھی، ابھی آتے ہیں"

دانیال اٹکتے ہوئے بولا

- "؟ کیا ہوا ہے دانی"

صالحہ بیگم تڑپ کر بولی

"- دعا کریں امی ! وہ رخم نہ ہو"

دانیال بولا تو اس کی آواز کسی کھائی می سے آتی ہوئی می

- محسوس ہوئی می تھی

- "کیا مطلب"

فرقان صاحب نے اس کو سوالیہ دیکھ کر پوچھا

"- ابو وہ لوگ ڈیڈ باڈی کی شناخت کے لیے بلا رہے ہیں"

دانیال نے سر جھکا کر بولا تھا۔ اس کی بات سن کر صالحہ

بیگم چلا چلا کر رونے لگیں۔ فرزانہ بی بی ان کو سنبھالنے

کی کوشش کرنے لگیں۔ جبکہ منال منہ پر ہاتھ رکھ کر دو

- دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے دیوار سے جا لگی تھی

فرقان صاحب وہی نیچے بیٹھ گئے اور اپنا سر دونوں ہاتھوں

- سے پکڑ لیا تھا

روحان نے منال کو دیکھا جو خطرناک حد تک زرد ہو گئی تھی

- روحان اس کے پاس گیا اور نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ

کر اس کو اپنے ساتھ لگایا۔ منال اس کو عجیب نظروں سے

دیکھ کر اس کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ کر رونے لگی ،
وہ اس کے سینے سے لگی بے تحاشہ رو رہی تھی
روحان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر منال کو تسلی
دینے چاہی ، مگر اس سے پہلے ہی منال کی گرفت سے
اس کی شرٹ سے آزاد ہوئی اور وہ روحان کے بازووں
میں جھول گئی تھی
"---- منال"

وہ اس کے گال تھپھٹانے لگا مگر منال ہوش و حواس گنوا بیٹھی تھی۔ روحان نے اس کو اٹھایا اور روم کی طرف چل گیا۔ صباء نے اس کو جاتا دیکھا تو بھاگ کر اس کے پیچھے گی۔ فرزانہ بی بی کبھی صالحہ بیگم کو دیکھتیں اور کبھی اپنی منال کی فکر میں کمرے کی جانب دیکھتیں۔ روحان نے منال کو احتیاط سے بیڈ پر لیٹا کر اس پر کمبل ڈالا تھا۔

- صباء منال کے ہاتھ سہلا کر اس کو ہوش میں لانے لگی
روحان ڈاکٹر کو فون کرنے کے بعد اب منال کے چہرے پر
پانی کے چھنٹے مار رہا تھا۔ کچھ دیر منال کو ہوش آگیا تھا
اس کے ہوش میں آنے کے بعد روحان فرقان صدیقی
- اور دانیال کے ساتھ پولیس اسٹیشن چل گیا

#####

وہ تینوں اس وقت ایک سرکاری ہسپتال کے روم میں
- کھڑے تھے

جہاں ان کے انسپکٹر توصیف بھی تھے انہوں نے ان کو
- سامنے پڑی ڈیڈباڈی کی طرف اشارہ کیا
دانیال نے فرقان صاحب کو دیکھا جو اس وقت بہت
- بوڑھے اور کمزور لگ رہے تھے

روحان نے آگے ہو کر ڈیڈ باڈی پر چادر ہٹائی اور ڈیڈ
باڈی کا چہرہ دیکھا اور نفی میں سر ہلا کر دانیال کے
- کندھے پر ہاتھ رکھا

دانیال نے روحان کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کر کے بہت
ہمت کر کے ڈیڈ باڈی کو دیکھا اور انسپکٹر کو نفی میں
- جواب دے کر باہر چلا گیا

باہر جا کر دانیال اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے
وہ نجانے کب سے بھاگتا آ رہا ہو، اور اس نے سانس روکا
۔ ہوا تھا اگر ابھی بھی سانس نہ لیتا تو وہ مر جاتا
اندر روحان نے فرقان صاحب کو سنبھلا اور انسپکٹر
توصیف کو رنم کی تلاش جاری رکھنے کی درخواست کر کے
۔ باہر آگیا

ان دونوں کو باہر آتا دیکھ کر دانیال اپنا منہ صاف
کر کے اپنے باپ کے پاس آیا (آخر وہ مرد تھا اور
اپنے آنسو کسی پر ظاہر کر کے خود کو کمزور ثابت بھی نہیں
کرنا تھا یہ بھی عجیب اصول ہے کہ مرد رو نہیں سکتا
کیوں کیا اس کو درد نہیں ہوتا، وہ عورت کی طرح مٹی کا بنا
ہوا نہیں کیا اس کے سینے میں عورت کی طرح دل نہیں
ہو، کیا اس کو کوئی می تکلیف ہوا تو اس کو عورت کی طرح درد

نہیں ہوتا؟ کیا اس کی جذبات نہیں؟ کیا مرد گوشت اور
ہڈیوں کی پیداوار نہیں؟ کیا وہ لوہے کا بنا ہوا؟ کیا وہ
روبوٹ ہے؟ مرد کو دکھ نہیں ہوتا بس یہی کہ وہ مرد ہے
اس کو نہیں رونا چاہیے۔ مجھے اس بات سے اختلاف ہے
(اور ان کو ایک طرف سے سہارا دینے لگا

وہ تینوں گھر کی جانب رواں دواں تھے۔ اور تینوں
کے دماغ میں الگ الگ بات چل رہی تھی مگر ختم ایک
- پوائنٹ پر کر ختم ہو رہی تھی

"خدا نخواستہ کچھ برا نہ ہو گیا ہے اس کے ساتھ"

#####

وہ تینوں گھر آگے تھے فرقان صاحب کی طبیعت بہت
خراب ہوتی جا رہی تھی - دانیال اور روحان ان کو سہارا
- دے کر گھر کے اندر لا رہے تھے
فرزانہ بی بی اور صالحہ بیگم ان لوگوں آتا دیکھ کر
- دعا کرنے لگی کی سب خیر ہو

کیا روحان بیٹا کچھ پتا چلا رنم کا اور بھائی صاحب "

"۔ کی طبعیت خراب لگ رہی ہے

فرزانہ بی بی فکر مندی سے بولی تھی

آپ بیٹھیں ماں جی وہ رنم نہیں تھی اور انکل کی "

طبعیت خراب ہو رہی ہے۔ ان کو کھانا کھلا کر میڈیسن دیں

"۔ یہ ریسٹ کریں

روحان نے فرزانہ بی بی کو سمجھاتے ہوئے اور کہا

اور منال کی تلاش میں نظریں ادھر ادھر دوڑائی

"- وہ ٹھیک ہے روم میں ہے"

فرزانہ بی بی نے روحان کو آہستہ سے کہا اور فرقان

- صاحب کے لیے کھانا لینے چلیں گیں

بھائی صاحب! کھانا کھالیں تھوڑا سا پھر آپ نے "

"- میڈلسن کھانی ہے

فرزانہ بی بی نے کھانا لگا کر فرقان صاحب کو کہا

مجھے زہر دے دو کھانا اور میڈیسن کھا کر کیا کروں گا"
جو ہمارے حالات ہے ہمہیں چاہیے ہم سب زہر کھالیں ،
کیا جواب دیے گئے ہم لوگوں کو، کہ کہاں گی ہماری رنم
ابھی بھی کسی کو نہیں پتا مگر کب تک ایسی باتیں
- جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتی ہیں

جس کی جیسے مرضی وہ بات کرے گا دو کوڑی کی
ہو جائے گی ہماری عزت کسی کو منہ دکھانے کے قابل

نہیں رہنے والے ہم۔ یہ سب اس عورت کی وجہ سے
ہے یہ آپ کو اور اس معصوم اور یتیم منال کو بدنام
کرنے چاہتی تھی۔
پر دیکھیں کیسے اللہ نے اس کی بازی اس گٹھیا
پر عورت پر پلٹ دی۔

فرقان صاحب اونچا اونچا بولنے لگے اور ساتھ ہی وہ سر

پکڑ کر رونے لگے۔ ان کی آواز سن کر منال بھاگتی

ہوئی می روم سے باہر آئی می

کیا ہو گیا ہے تایا جان ایسے کیوں رو رہے ہیں آپ رخم کا "

"۔؟ کچھ پتا چلا

وہ دانیال اور روحان کو باری باری دیکھ کر بولی

"- نہیں کچھ پتا نہیں چلا"

دانیال آہستگی سے بولا

-؟" اور وہ ڈیڈ باڈی "

منال نے روحان کی طرف منہ کر کے سوال کیا

نہیں تھی وہ رنم پتا کہاں چلی گی میری بچی پتا نہیں "

زندہ ہے۔ کہ نہیں اگر زندہ ہے تو نجانے کس حال میں

ہے ، اور نجانے کہاں ہے ؟ کچھ پتا نہیں چل رہا اس کو

تمھاری آہ کھائی می منال معاف کردو میری بیٹی اس
بد نصیب کو دعا کرو چاہیے وہ مری ہوئی می ہے پر مل
جائے۔"

وہ فرقان صاحب منال کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے
یہ کیا کر رہے ہیں تایا جان کیوں گناہ گار کر رہے ہیں "
مجھے، میں نے کبھی ایسا نہیں چاہا اور نہ کوئی می بد عادی
ہے رنم کو بس ویسے ہی ہماری لڑائی می منہ ماری ہو جاتی

تھی۔ آپ فکر نہ کریں اللہ سے دعا کریں ان شاء اللہ وہ

"۔ ہمہیں زندہ سلامت مل جائے گی

منال ان کے ہاتھ کھول کر اپنے ہاتھوں میں تھام کر بولی

اور میں کون ہوتی ہوں کسی کو معاف کرنے والی اور بتایا "

جان پلیز اس طرح رخم کو بدنصیب مت بولیں ، اللہ کرم

"۔ کرنے والا ہے میں نے اس کو کوئی بدعا نہیں دی

منال فرقان صاحب کے ہاتھ چوم کر بولی

ابو ٹھیک بول رہے ہیں منال تم معاف کر دو، ہم سب "

کو ہم نے بہت زیادتی کی ہے تمہارے اور چاچی کے ساتھ

بہت نا انصافی کی، یہ سب اس کا ہی نتیجہ ہے کل ہم

تمہاری عزت اور جان کے دشمن تھے دیکھو آج ہم کسی

"۔ کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے

دانیال نے کہا

اس طرح مت بولو دانیال جو ہوا بھول جاو ، دعا کرو رنم "

"۔ مل جائے

منال نے نظریں نیچی کر کے دانیال کو کہا

روحان نے دانیال کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ روحان کے

گلے لگ کر رونے لگا

آپ بھی معاف کر دیں روحان بھائی می ، نجانے کہاں "

"۔؟ ہے میری بہن ہے اور کس حال میں ہے

وہ اپنے آنسو چاہنے کے باجود ضبط نہیں کر سکا رہا تھا
فکر نہ کرو وہ مل جائے گی، ہم نے معاف کیا اللہ بھی "
"-آپ کو معاف کرے

روحان نے دانیال کی کمر پر تھکی دے کر بولا

چلیں تایا جان کچھ کھائی یں پھر میں آپ کو میڈیسن "
"-دیتی ہوں

منال ان کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلانے لگی

- "چلو تم اور آنٹی بھی کچھ کھاؤ"

روحان نے دانیال کو ٹیبل کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا

- "مگر میرا دل نہیں کر رہا نہ بھوک ہے"

- دانیال نے جواب دیا

کیوں نہیں بھوک زبردستی کھاو تاکہ جسم میں جان "

آئے اور بھرپور انجری سے ہم رنم کی تلاش میں نکلے۔"

روحان دوستانہ لہجے میں بولا

اس کا رویہ دیکھ کر دانیال مزید انکار نہ کرسکا اور چپ

چاپ کھانے کی ٹیبل پر جاکر بیٹھ گیا۔ فرزانہ بی بی بی

۔ صالحہ بیگم کو کھانے کے لیے آئی ہیں

فرقان صاحب کو کھانا کھلاتی منال نے آنکھوں ہی آنکھوں
میں روحان کو جیسے شکریہ بولا تھا۔ جسے روحان نے کھولے
- دل سے قبول کیا

جن سے محبت کی جاتی ہے ان کے دکھ میں شامل ہونا)
ہے سچے محبوب ہونے کی نشانی ہے ۔ جب آپ تکلیف
- میں ہوتے ہیں

تب آپ کو جس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہ
آپ کی سچی محبت ہے، آپ کی جانب سے اور جو بر
ے وقت میں آپ کے ساتھ ہو آپ کا خیال رکھے۔ آپ
کا سہارا بنے آپ کو تسلی دے آپ کا ساتھ دے، آپ
کے آنسو صاف کرے وہ ہے آپ کا سچا ساتھی ہے۔
اس کو ہے آپ سے سچی محبت اس انسان کا ساتھ کبھی
نہیں چھوڑنا چاہیے۔

جو آپ کو ہر سرد گرم سے بچائے اور اپنی حفاظت میں
- رکھے

وہ جس کو آپ پر پڑنے والی ہر غلط نگاہ برداشت نہ
ہوتی ہو، وہ جو آپ کی تکلیف آپ کے دکھ کو اپنا سمجھا ہو
، وہ جو آپ کی چھوٹی چھوٹی خواہش پوری کرتا ہو

وہ جانتا ہو آپ کس بات سے دکھی ہوتے ہیں اور کس
بات سے خوش، کیا بات آپ کو بری لگتی ہے اور کیا اچھی
- کس بات سے آپ کا موڈ اچھا ہوتا

اور کس بات سے آپ اداس ہو جاتے ہیں یہ سب باتیں
اس کے لیے میٹر کرتی ہی جو آپ سے سچی محبت کرتا ہے
- ایسے انسان کی دل و جان سے قدر کرنی چاہیے کیوں ایسے
- انسان بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتے ہیں

اور ایسے انسان سیدھے دل سے ہو کر روح میں ا

- ترجاتے ہیں

اور جو روح میں اتر جاتا ہے اس کے بنا زندگی نہیں گزاری
جاتی وہ اگر کھو جائے تو زندگی کا کچھ مطلب نہیں ہوتا ہے

-

بے معنی ہو جاتی ہے زندگی اور جب زندگی بے معنی

(ہو جائے پھر کچھ باقی نہیں رہتا)

روحان اور منال کچھ دیر بعد وہاں سے روانہ ہو گئے صبا

- ء بھی ان کے ساتھ تھی

روحان نے ان دونوں کو پارلر ڈراپ کیا اور خود احتشام

کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف چل پڑا، جو اس کو

احتشام نے میسج کر کے بتائی تھی جب اس نے احتشام

- کو رنم کو تلاش کرنے کا بولا تھا

اس کے کچھ دیر بعد اس کو احتشام کا میسج آیا تھا

#####

وہ ڈل گولڈن اور گرین کلر کے فراک میں بہت

- خوبصورت لگ رہی تھی

- مگر پریشانی اس کے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی

-؟ کیا آج بھی آپ نے کل کی طرح دوپٹہ لیں گی "

بیوٹیشن نے اس انوکھی دلہن سے سوال کیا

جی ظاہر ہے جسے کے لیے اتنا تیار ہوئی می ہوں ، جب
تک وہ نہ دیکھ لیں ۔ کسی اور کو یہ روپ دیکھنے کی نہ

"۔ تو ضرورت ہے نہ اجازت

منال نے بیوٹیشن کو تحمل سے جواب دیا

گڈ بہت اچھی سوچ ہے آپ کی ورنہ آج تک میں "

نے جتنی بھی دلہن تیار کی ہیں۔ ان سب میں آپ پہلی

ہیں جس کی اس طرح کی سوچ ہے ، جو اتنا گہرا سوچتی

ہے اپنے شوہر کے لیے۔ میں نے جتنی بھی دلہنین

-تیار کی ہیں وہ تو پہلے فوٹو سیشن کراتی ہیں

پھر ان کو سارے لوگ دیکھتے ہیں اور آخر میں جا کر ان

"- کا دولہا دیکھتا ہے

بیوٹیشن نے اپنا تجربہ بتایا

میرے کلیں میں ایسا نہیں، مجھے پر جس کا پہلا حق ہے "

وہ ہیں میجر صاحب اور فوٹو سیشن کا کیا وہ کل میرا بھی

ہوا تھا اور رہی بات کہ اس میں میرا چہرہ نہیں نظر

- آ رہا تھا مجھے اس کی ذرا پرواہ نہیں

کل جب سب سے پہلے مجھے میجر صاحب نے دیکھا تھا ان

- کے چہرے پر جو خوشی اور اطمینان تھا

میرے لیے وہ بہت قیمتی ہے اور پھر انہوں نے
میری اپنے ساتھ اور میری اکیلی کی اتنی ساری پکس بنادی
تھی۔

اپنے فون میں کہ کوئی می کمی نہیں رہی، ہم ان میں
سے کچھ پکس اپنے شادی کے البم میں شامل کر لیں
"۔ گے

منال نے خوش ہو کر بتایا اور کل کی طرح اپنا بھاری

- دوپٹہ اپنے چہرے پر ڈال لیا تھا

دوپٹے کے نیچے اس کے پرسکون چہرے پر اس کے میجر

صاحب کے پیار اور اعتماد سے اس کے چہرے پر ایک

الگ ہی رونق تھی جو اس کی آنکھوں سے کسی روشنی کی

- مانند پھوٹ رہی تھی

وہ جانتی تھی کل کی طرح آج بھی اس کا یہ روپ دیکھ

کر اس کے میجر صاحب اس سے کل کی طرح خوش

- ہونگے اور ان کا مان اس پر اور بڑھ جائے گا

محبوب کی ہر ادا پیاری لگتی ہے

گاڑی کا ہارن سن کر وہ صبا کے ہمراہ سب سے کمر قدم

- اٹھاتی باہر آگئی تھی - جہاں شجاع ان کو لینے آیا ہوا تھا

کیا بات ہے پیاری بہنا آج بھی شوہر پرست بنی "

"۔ ہوئی می ہیں

"۔ میں ہر روز شوہر پرست رہوں گی بھیا"

منال نے جواب دیا تو شجاع نے صباء کی طرف دیکھا اور بولا

"۔ کیا یہ اثر آپ کی خاص دوست پر بھی ہوگا"

"۔ منہ دھو کر رکھو تم اپنا"

صباؑ اس كو ديكھ كر بولى اور جاكړ گاڑى ميں بيٲھ گى

"- شجاع ميّاں تم تو گے كام سے "

وہ خود سے بولا اور منال كے ليے گاڑى كا دروازہ كھولا

وہ گاڑى ميں بيٲھ گى تو دروازہ بند كر كے خود آگے بيٲھ

گيا - گاڑى كو ہال كے راستے پر ڈال ديا

#####

وہ لوگ جب ہاں پہنچے سب لوگ پہلے ہی وہاں پہنچ گئے
- تھے

روحان بلیک ڈنر سوٹ میں شاندار اور اپنی چھا جانے والی
- شخصیت میں غضب ڈھا رہا تھا

وہ سب سے جلدی جلدی مل کر منال کی جانب آیا جو

- صبا کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھی ہوئی تھی

شجاع اور لائی بہ دونوں وہی کھڑے سیلفیاں لینے میں

- بڑی تھے

جب روحان نے آکر منال سے اس کی طعیت کا پوچھا

- تو وہ دونوں چونک کر منال کے پاس آئے

- "کیا ہوا تھا بھابھی کو"

لائی بہ نے روحان سے پوچھا تو روحان نے ان دونوں

- کو سب بتایا

"- پھر بھائی می کچھ پتا چلا رنم کا"

شجاع نے کب سے منال کے دل میں مچلتا ہوا سوال

- کیا

نہیں ابھی کچھ پتا نہیں چلا پولیس تلاش کر رہی " "ہے۔ ان شاء اللہ جلد ہی کوئی می اچھی خبر مل جائے گی

روحان نے جواب دیا

ان شاء اللہ " وہ سب بیک وقت بولے "

ولیمے کی تقریب باخیریت وعافیت اپنے انجام کو پہنچی سب

- مہمان اپنے اپنے گھروں کو چلے گے

صبا ء بهى اٲنے گھر والوں کے ساتھ چلى گى تو يہ سب
- بهى اٲنے گھر كى طرف نكل گے

ابھى سب گھر کے گيٹ ٲر ٲہنچے تھے - روحان كا فون بجا
اس نے شجاع كو سب كو گھر کے اندر لے جانا كا بولا اور
- خود گاڑى لے كر تيزى سے چلا گيا

- ٲورى كालونى ميں ايمبولينس کے سارن كا شور تھا

فرقان صاحب کو دانیال سہارا دے کر باہر لایا تھا
صالحہ بیگم فرزانہ بی بی کے ساتھ کھڑی ہوئی ی ان
کا چہرے زرد ہو رہا تھا۔ جیسے کسی نے ان کے جسم کا سارا
خون نچوڑ لیا ہو۔ ایمو لینس چیختی چنگارتی ہوئی ی فرقان
صاحب کے گھر کے سامنے آرکی تھی
۔ ساتھ ہی ایک جیپ بھی اس کے پیچھے آکر کی تھی
۔ جس سے روحان اور احتشام اترے تھے

فرقان صاحب خالی پتھرائی ہوئی می آنکھوں سے

- روحان کو دیکھ رہے تھے

- روحان نے ان سے نظریں ملانا چاہا مگر وہ نظر جھکا گیا

اور آگے بڑھ کر اس نے ایمبولینس کا دروازہ کھولنے لگا

-

احتشام اور اس کے ساتھ ایک اور دو اور ریسکیو اہلکار نے

مل کر اسٹیچر باہر نکلا

سفید چادر سے ڈھانپا ہوا وجود دیکھنے کی ہمت کو جمع کرتے فرقان صاحب برسوں کے مریض لگ رہے تھے۔ اور اپنے رب سے دعا کر رہے تھے کہ وہ ان کی رنم نہ ہو

مگر جب دانیال نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے وہ سفید لھٹے کی چادر ہٹائی تو فرقان صاحب سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے نیچے بیٹھتے گئے۔

اندر لان کے پاس کھڑی صالحہ بیگم نے جب فرقان
صاحب کو ایسے نیچے بیٹھتے ہوئے دیکھا تو وہ دیوانہ وار
- بھاگتی ہوئی می باہر آئی یں

رنم کے چہرے نگاہ پڑتے ہی وہ زار و قطار روتے ہوئے
- اپنا سر پیٹنے لگی

رنم کے چہرے کے زخم اس کے ساتھ ہونے والے ظلم
- کا چیخ چیخ کر اعلان کر رہے تھے

روحان نے احتشام کو اشارہ کیا وہ ریسکیو اہلکاروں کے

ساتھ اسٹیج^ٹ اندر لے جانے لگا

روحان فرقان صاحب سہارا دے کر گھر کے اندر لایا تھا

فرزانہ بی بی صالحہ بیگم کو بامشکل گھر کے اندر لائی ہیں

تھیں - خود فرزانہ بی بی بھی رخم کی ڈیڈ باڈی دیکھ

کر اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکیں تھیں - وہ بھی بہت رو

رہیں تھیں۔ مگر اس وقت ان کو اپنے حواس سے بیگانی
ہوتی صالحہ بیگم کو سنبھالنا تھا

دانیال ابھی تک وہی کالونی کی سڑک پر بیٹھا ہوا تھا
اس کی آنکھیں جیسے پھتر کی ہوگی تھی ایک بھی آنسو نہیں
گرا تھا۔

روحان نے فرقان صاحب کو بیٹھا کر پانی پلایا اور خود
باہر جا کر انتظامات کے لیے بلال اور زاہد کو فون کرنے

لگا۔

کچھ دیر بعد سب لوگ آہستہ آہستہ جمع ہوتے گئے
ہر ایک آنکھ نم تھی سوائے دانیال کے جس کو اس
کے دوست اور شجاع بہت مشکل سے گھر کے اندر لائے
تھے۔

وہ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا اس کو جیسے کسی کے
رونے سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بالکل
خشک تھی ایک آنسو بھی اس کی آنکھ سے نہیں گرا تھا

#####

جنازہ ہو گیا اور وہ لوگ قبرستان میں تھے جب وہ لوگ
رغم کی میت کو قبر میں اتار رہے تھے۔ تب جاکر دانیال
کا سکتہ ٹوٹا تھا۔

نا کرو میری بہن کو مت اتارو اس قبر میں خدا کے " لیے کیسے رہ گی یہ یہاں تنہا یہ ڈرتی ہے - ہاں یہ ڈرتی ہے، اندھیرے سے اکیلے ہونے سے، وہ دیکھو وہ لال " بیگ ہیں ادھر یہ کیسے رہ گی ادھر

وہ ایک طرف اشارہ کر کے بولا

- وہ دیوانہ ہو رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا کیا بولا رہا ہے

یہ ظلم مت کرو میری بہن کے ساتھ، میں معافی "

مانگتا ہوں۔ آپ سب اس کی طرف سے مجھے اس کو گھر

لے جانے دو خدا کے لیے۔ یہ کس طرح رہے گی

یہاں مٹی میں اس کو تو مٹی سے الرزجی ہے، ہاں میں سچ

"۔ بول رہا ہوں یہ نہیں رہ سکتی یہاں

"۔ بس کرو دانیال ہوش کرو "

روحان اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا

آپ معاف کر دیں اس کو اس کو منال کی بدعا لگ "

"-گی ہے تب ہی یہ انجام ہوا ہے اس کا

وہ یہ بول کر بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگا

قبرستان میں موجود لوگ اس کی حالت دیکھ بہت افسردہ

ہو گئے - ایک تو جوان بہن کی موت اور اس کے ساتھ

-ہونے والے حادثہ جو کسی سے چھپا ہوا نہیں تھا

- اس پر دانیال کی یہ حالت ہر آنکھ اشک بار تھی

تدفین کے بعد سب لوٹ گئے تھے ماسوائے دانیال اور
- روحان کے فرقان صاحب کو بھی شجاع لے گیا تھا
روحان دانیال کی حالت کے پیش نظر اس کے ساتھ تھا

کہیں وہ خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا لے اس کی دماغی
حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ کبھی وہ
رونے لگ جاتا اور کبھی منال کا نام لے کر معافی مانگتا

اور کبھی روحان سے معافی مانگتا اور کبھی ہنسنے لگا جاتا۔ اور
کبھی ایسے باتیں کرتا جیسے رنم اس کے سامنے بیٹھی
ہوئی ہو۔

#####

- رنم منال کی شادی کی رات گھر سے باہر گی تھی

اپنی دوستوں کے ساتھ کلب گئی تھی ۔ وہ سب دوست
اپنی باتوں مگن تھی جب کچھ لڑکے ان کے پاس آئے اور
اس کے ساتھ بدتمیزی کرنے لگے جس میں سے ایک کو
رنم نے تھپڑ مارتا تھا وہ لڑکا کچھ کرتا اس سے پہلے انتظامیہ
نے معاملہ سنبھالا تھا ۔

کچھ دیر بعد ان لڑکوں نے اس کے جوس میں ڈرگز ملا
دی اور اس کو ویٹر کے ذریعے وہ جوس کا گلاس بھیجا جس

کے لیے ان لڑکوں نے ایک اچھی خاصی رقم اس ویٹر کی
- مٹھی میں دی تھی

جب رنم وہاں سے جانے کے لیے باہر گی تو ان لڑکوں
- نے اس کا تعاقب کرے لگے

جب وہ قدرے ویران جگہ سے گزر رہی تھی - ان لڑکوں
نے اپنی گاڑی کو اس کی گاڑی سے ٹیک اوور کیا اور

اس کو نیم بے ہوشی کی حالت میں اغوا کر کے اپنے

- ساتھ لے گے

اور اپنے کسی دوست کے قریبی فارم ہاوس لے جا کر اس

کے ساتھ بے ہوشی حالت میں اس کی بے حرمتی

کر کے اس کو بے دردی سے اس کا گلہ کاٹ کر اس

کو کچھ دور سڑک کے کنارے پھینک کر وہاں سے فرار

- ہو گئے تھے

- جب انسپکٹر توصیف کو رنم کی گاڑی ملی تھی
وہی پاس موجود ایک بوتیک کے سی سی ٹی وی
کیمرے کی فوج سے رنم کے اغوا اور ان لڑکوں کی
گاڑی کا نمبر پتا چلا۔ جب انسپکٹر نے ان لڑکوں کو پکڑا اور
تفتیش کی تو ساری وجہ سامنے آگئی کہ کیسے انہوں نے
رنم سے تھپڑ کا بدلہ لینے کے لے اس کے جوس میں
ڈرگز ملا کر اس کو نیم بے ہوشی کی حالت میں اغوا کیا

اور اس کی بے حرمتی کے بعد اس کا گلہ کاٹ کر اس
کو سڑک پر پھینک دیا تھا۔ ان سب لڑکوں کو انسپکٹر
توصیف نہ بروقت گرفتار کیا تھا بلکہ ان کو ان کڑی سے
۔ کڑی سزا دلانے کے لیے پورا کیس تیار کر لیا تھا

#####

چار سال بعد

روح کہاں ہیں آپ؟ ابھی تک تیار نہیں حد ہے "

کتنے ست ہیں کون مان سکتا ہے کہ آپ آرمی کے آفیسر

ہیں۔ میری کون سنتا ہے اس گھر میں ہر ایک کی اپنی

مرضی ہے مجال ہے کوئی می کام پر ٹائی م ہوتا ہو اُس

"۔ گھر میں حد ہے اب دیکھو تو

منال ساڑھی سنبھال کر چلتے ہوئے اپنے کمرے میں
آئی جہاں کا منظر دیکھ کر اس کی فرائے سے چلتی
- ہوئی می زبان کو بریک لگی تھی

"-؟ یہ کیا ہے سب"

- وہ کمرے کا حشر دیکھ کر چلائی می تھی
پورا کمرہ جو کچھ دیر پہلے وہ چمکا کر ہر چیز نفاست سے سجا
- کر گئی تھی

کوئی دیکھ کر نہیں کہہ سکتا تھا یہ کمر کبھی صاف اور
چمکتا ہوا تھا۔ جا بجا کھلونے اور کپڑے کشن پڑے
ہوئے ایسے لگتا جیسے کمرے میں زلزلہ آیا تھا ہر چیز اپنی
جگہ سے ہجرت کرے زمین بوس ہوگی تھی
تکیے جن کو وہ بڑے اسٹائل سے بیڈ پر سیٹ کر کے
گی تھی اب فرش پر اپنی ناقدری کا رونا رو رہے تھے۔

----- روح "

- "کہاں ہیں یہ یاجوج ماجوج کی قوم

وہ غصے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی

بات سنو! کتنی بار کہا ان کو یہ یاجوج ماجوج نہ بولا کرو "

"- اور کبھی تو میرا نام سیدھا لیا کرو کیا یہ روح بولتی ہو

روحان نے اس کے حسین سا روپ دیکھ کر بولا

"ویسے بہت پیاری لگ رہی ہوں جانِ روحان "

وہ اس کے چہرے پر آتی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے پیار

سے بولا

مکھن نہ لگائی میں مجھے ان شیطانوں کا بتائی میں کہاں "

ہیں؟ وہ اور میری مرضی میں آپ کو جو مرضی بلا لیا کروں

"

وہ ناک پر انگلی مسل کر ادا سے بولی

روح کیا ہوتا ہے یار روحان بولا کرو یہ کیا کبھی روح "
 کبھی حان کبھی پورا نام نہیں لیتی تم میرا آدھا آدھا
 نام لیتی ہو آج تک میں تمہاری یہ لاجک سمجھ نہیں سکا
 -"

روحان منال کی کمر کے دائی میں بائی میں اپنے دونوں
 ہاتھ رکھ کر بولا

ایک منٹ کیا بولا تھا تم نے ابھی میں مکھن لگا "
 رہا تھا۔۔۔۔ ذرا احساس نہیں تمیں میری محبت ، میری
 "۔ توجہ کا ، مکھن بول رہی ہو جھلی لڑکی
 - روحان منال کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا
 اور ہمیشہ کی طرح منال نے اپنی آنکھیں بند کی تھی
 جس کا روحان نے فائی دہ اٹھا کر اپنے دونوں بچوں کو
 - بھاگنے کا اشارہ کیا

جی ہاں

منال اور روحان کی اولاد وہ بھی ٹونیز بے بی

بیٹا "منان" اور بیٹی "روحال" جو تین سال کے انتہا

- کے شرارتی اور کیوٹ بچے تھے

"- یہ آپ نے مجھے پھر جھلی لڑکی کہا"

وہ منہ بنا کر بولی

اور جو تم مجھے روح اور حان بولتی ہو وہ کیا، اس کا کیا "

"- ہے

"- مجھے سے تو آپ کا نام نہیں لیا جاتا"

وہ شرما کر بولی

اچھا جی اور کیوں نہیں لیا جاتا آج یہ بھی بتا دوں جان "

"- روحان

- وہ منال کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر بولا تھا

کیوں کہ میں آپ سے بہت محبت کرتی اور آپ کا " نہایت احترام کرتی ہوں تب ہی آپ کا نام نہیں لے سکتی۔ "

اچھا جی اور جو پہلی بار ملی تب کیا کہا تھا وہ یاد ہے " آپ کو میڈم

وہ ہنستے ہوئے بولا

"- اب بس کردیں اس کی وہ تو ایسے ہی بول دیا تھا"

منال شرمندہ سی بولی

ویسے تم پہلی تھی جو اس طرح بول گی تھی مجھے کچھ "

اور سچ بتاؤں مجھے برا بھی نہیں لگا بلکہ میں تو بہت ہنسا

"- تھا تمہاری بات پر

سچ میں۔"؟ وہ سر اٹھا کر بولی"

- "جی سچ "

وہ اس کو اپنی نظروں میں بھرتے ہوئے بولا

"- اچھا تو پھر وہاں مری میں غصہ کیوں ہوئے تھے "

وہ پرانی بات یاد کر کے بولی

بس تمھاری ضد پر غصہ آیا تھا۔ اور تمھاری حرکت پر "

فضول ان لڑکوں سے الجھی تھی تم ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

تمہیں اگر میں وہاں نہ آتا تو کیا ہوتا، اور کتنا بولا تھا آکر

"۔ بیٹھو گاڑی میں مگر تم ٹھہری جھلی لڑکی

وہ منال کو سمجھاتے ہوئے بولا

"۔ میں منہ توڑ دیتی ان کا

منال نے جس طرح سے کہا روحان نے بامشکل اپنی
ہنسی روکی تھی ۔

بس تمہاری اس حرکت کی وجہ سے آج تک تمہیں جھلی "

لڑکی بولتا ہوں ۔

اب جلدی سے میرے کپڑے دو ورنہ ابھی تمہارا دیور پلس
بھائی آجائے گا میری جان کھانے کہ ساری دیر میری
"۔ وجہ سے ہو رہی ہے

جی جلدی کریں آپ اپنی باتوں میں مجھے بھی بھولا دیا "

میں کیا کرنے آئی می تھی۔ اور وہ دو کہاں ان کو تو میں

"۔ ابھی پوچھتی ہوں

وہ دونوں تو گے اپنے سیف ہاوس ان کی فکر نہ کرو "

"۔ بس مجھے تیار ہونے میں مدد کرو

روحان مسکرا کر بولا

"روح-----آپ نا۔ وہی ہیں"

وہ وہاں سے غصہ میں جانے لگی

"کیا ہوں میں اب"

روحان شوخی سے بولا

"مجھے نہیں پتا"

وہ پاؤں چٹخ کر اس کے کپڑے نکالنے لگی

"جھلی لڑکی"

وہ بول کر واش روم چلا گیا

#####

یہ ایک شادی ہال کا منظر ہے - جہاں صبا ء سی
- گرین کلر کے لہنگے میں دلہن بنی بیٹھی تھی
اس کے برابر میں لائی بہ جو مہرون کلر کے فراک
- شرارے میں دلہن بنی غضب ڈھا رہی تھی

آج صباء اور شجاع کے ساتھ ساتھ لائی بہ اور دانیال

- کی شادی تھی

رغم کی دیتھ کے بعد صالحہ بیگم کا غرور اکڑ سب ختم

ہو گیا تھا۔ اب وہ منال کے ساتھ اچھے سے پیش آتیں

تھیں۔ دانیال بھی اس واقعہ کے بعد بہت تبدیل

ہو گیا تھا۔ فرقان صاحب آج بھی رغم کی موت کے اثر

- سے نہیں نکلے تھے

مگر منال اور اس کے چنوں منوں منان اور روحال کو

دیکھ کر وہ ہمیشہ بہت خوش ہو جاتے تھے

فرزانہ بی بی آج منال کو خوش دیکھ کر روحان کے لیے

- ڈھیروں دعائیں دیتیں تھیں

جس پر منال ان کو کہتی تھی آپ کو بیٹی سے زیادہ اپنا

- داماد پیارا ہے

ادھر حاجرہ خاتون نے کبھی منال کو بہو نہیں سمجھا تھا
ان کی منال کے ساتھ اتنی گہری دوستی اور محبت دیکھ
- شجاع منال کو چھیڑتا تھا

کہ آپ نے مجھے پر اور میرے ماں باپ پر کالا جادو "
"- کر دیا ہے اور بھائی ی پر تو کوئی ی پکا عمل کیا ہے
- فیروز احمد کو تو منال کو دیکھ کر اپنا دوست یاد آتا تھا

اور اب جب ان کے پاس روحال اور منان تھے منال
- ان کو اور بھی پیاری ہوگی تھی

لائی بہ اور منال کو دیکھ کوئی می یہ بول ہی نہیں سکتا
تھا۔ کہ نند بھا بھی ہیں ان کی دوستی آج بھی ویسے
قائم تھی۔ اور آج جب وہ دانیال کی دلہن بنی ہوئی می
تھی اب ان تینوں ایک نئی رشتے میں بندھنے
- والے تھے

سب دعا گو تھے کہ یہ نئی رشتے پہلے کی طرح پیار

محبت اور عزت احساس سے پروان چڑھے

وہ تینوں بیٹھی کسی بات پر ہنس رہی تھی جب روحان

- شجاع کو لے اسٹیج پر آیا

کیا بات ہے بہت ہنس رہی ہو تم تینوں دوست کچھ "

بے چارے دولہے کا بھی خیال کر لو کبھی اس بے

"- چارے نے تمہیں بہن بنایا تھا

روحان نے منال کو شجاع سے رشتہ یاد دلایا

ہاں جی یہ دیور بھی اور اب میرا بہنوئی می بھی اور آپ "

اس کو ایسے کیسے لے آئے ہیں اسٹیج پر میں نے ابھی

"- اس سے نیگ بھی نہیں لیا

منال اپنی کمر کے دونوں طرف ہاتھ رکھ کر لڑکا انداز میں

بولی

بس کر دیں بھابھی ! کبھی بہن، اور کبھی بھابھی " "
بن کر صبح سے مجھے پیسے بٹور رہی ہیں اور اب یہ سالی
" "۔ نا بابا میں باز آیا

شجاع کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا
چھوڑ دو منال جانے دو اس کو دیکھو کوئی می اور ہوگا " "
"۔ اس ہال میں جاو اس کو دولہا بنا لاو

صبا نے کہا تو شجاع اس کو جلا دینے والی نظروں سے
دیکھنے لگا

تو بہ ہے تم پر۔۔۔۔ پوری آفت ہو بات بات پر "
"۔ دھمکی دیتی ہو دے رہا ہو پیسے

وہ معصوم سامنے بنا کر بولا

بولیں کتنے پیسے چاہے میری سالی پلس بھا بھی پلس "
"۔ بہن کو

"تم ایسا کرو اپنا والٹ مجھے دے دو"

منال نے بڑے آرام سے شجاع کے ہاتھ والٹ لیا
دیکھو اب بار بار مانگتی ہوئی می اچھی تو نہیں لگتی نا۔۔۔"
وہ اٹھلا کر بولی اور اسٹیج سے اتر کر چلی گی شجاع بے
- چارہ سامنے بنا کر روحان کو دیکھنے لگا
جس پر روحان کندھے اچکا کر رہ گیا

کچھ دیر بعد فرقان صاحب صالحہ بیگم اور فرزانہ بی بی
اور کچھ قریبی رشتے داروں کے ساتھ بارات لے کر آگے
براون کلر کی شیروانی میں دانیال بہت ڈیسنٹ لگا رہا
تھا۔ سب کا استقبال کرنے بعد منال نے دانیال کے
ساتھ بھی شجاع والا سلوک کیا جس پر وہ بھی خاموشی
سے عمل کر گیا کیوں آج کل ہر جگہ منال کا سکھ چل
رہا تھا ۔

دو جوڑیوں کا نکاح ہو گیا کھانے کے دور کے بعد رخصتی
- کے بعد جب سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گے
منان اور روحال بھی دادی اور دادا کے ساتھ جا چکے تھے

منال اور روحان الگ گاڑی میں گھر جانے لگے تب وہ
روحان کے سامنے آکر کھڑی ہوئی اور اپنی ہتھیلی اس

کے سامنے پھیلا کر منال روحان کی آنکھوں میں دیکھنے
لگی۔

تب روحان نے مسکرا کر سر ہلایا اور اپنا فون والٹ اور
گاڑی کی چابی ایک ساتھ سب اس کے ہاتھ میں رکھ دی
جس کو منال نے اٹھا کر گاڑی کے اندر سیٹ پر رکھ کر
۔ پھر سے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا

کچھ دیر بعد سمجھ آنے پر روحان نے اپنا ہاتھ اس کی نرم
سی ہتھیلی پر رکھ دیا جس کو منال نے مضبوطی سے
تھام لیا تھا۔

اس طرح میرا ہاتھ تھام کر رکھنا روح کبھی بھی میرا ہاتھ "
مت چھوڑنا

وہ وعدہ لیتے ہوئے بولی

جانِ روحان یہ ہاتھ صرف میری موت ہی میرے ہاتھ "
"۔ سے جدا کر سکتی ہے

وہ منال کو پیار بھری نظروں سے دیکھ کر بولا
اس کی بات پر منال نے خفگی سے اس کو دیکھا اور اس
کے سینے پر اپنا سر رکھ کر بولی
اللہ آپ کا ساتھ قائم رکھے میرے ساتھ ہمارا ساتھ "
"۔ جنت تک کا ہو

"آمین"

وہ دونوں بیک وقت بولے تھے اور ایک دوسرے کو

-دیکھ کر ہنسے تھے

روحان نے منال کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھ میں تھام

کر اس کے ماتھے پر بڑے احترام سے اپنے پیار کی مہر

-ثبت کی تھی

نظم شد